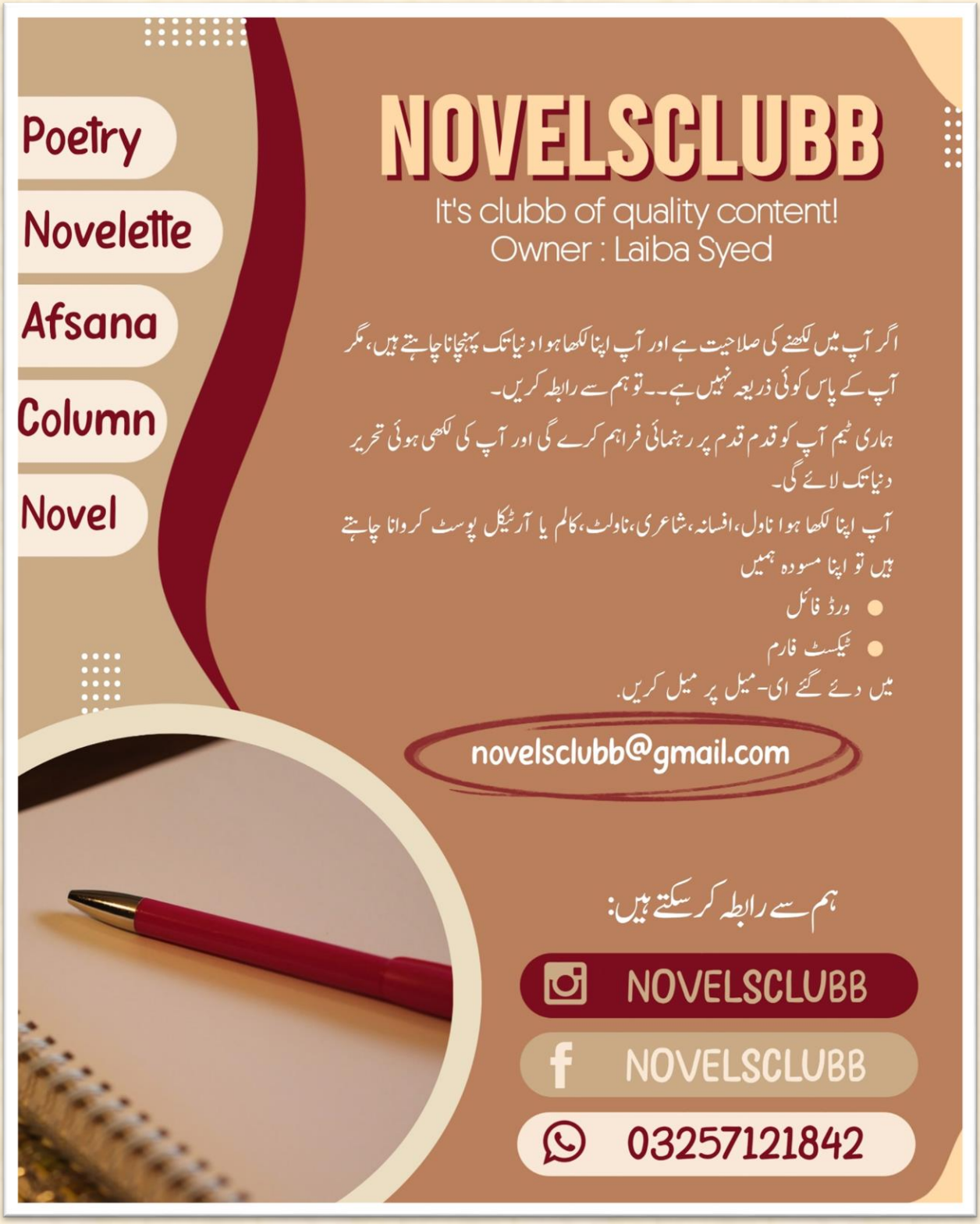

www.novelsclubb.com
مہر النساء
صوفیہ ایمان
ناولز کلب
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842


Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

مہر النساء

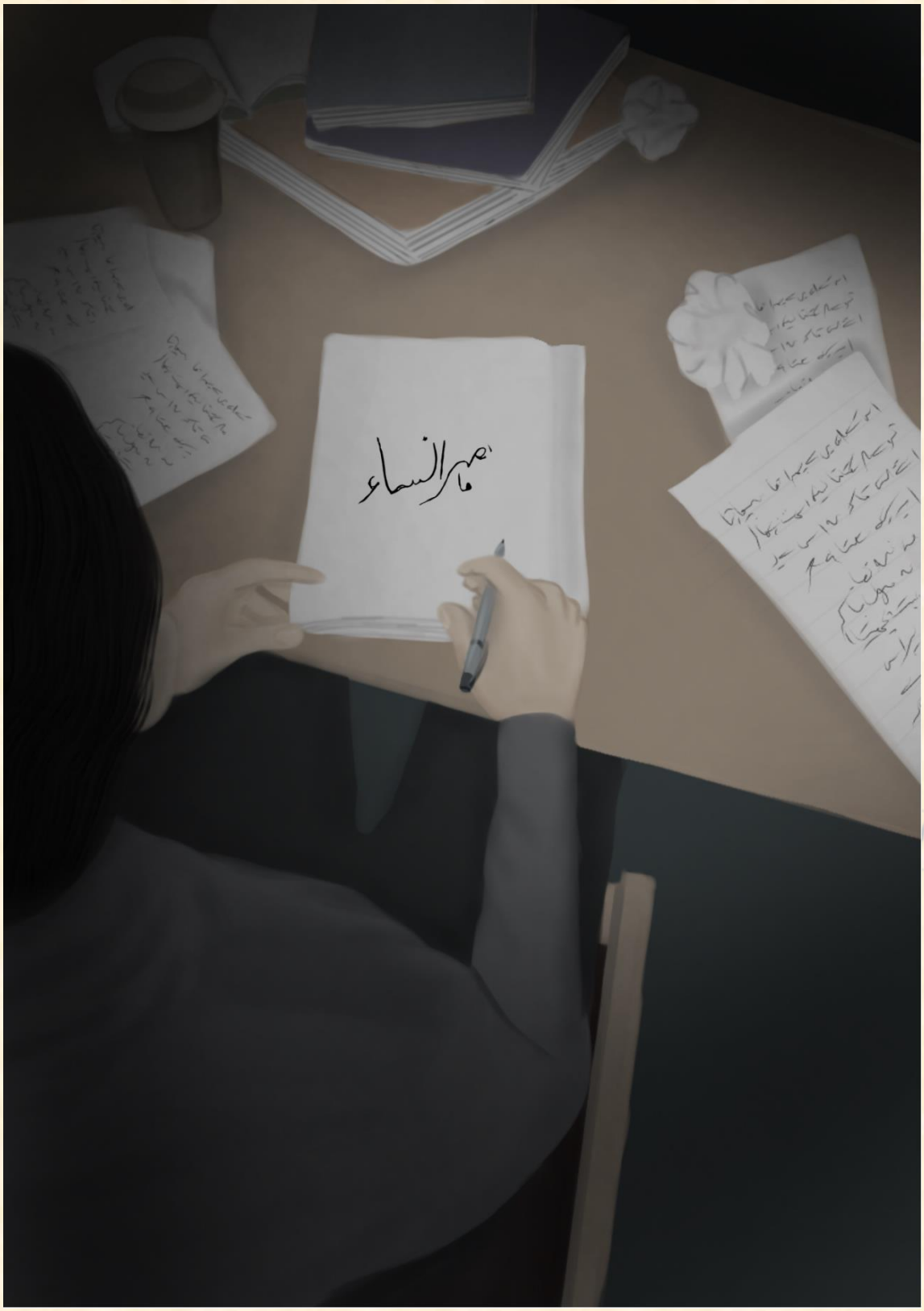
از قلم

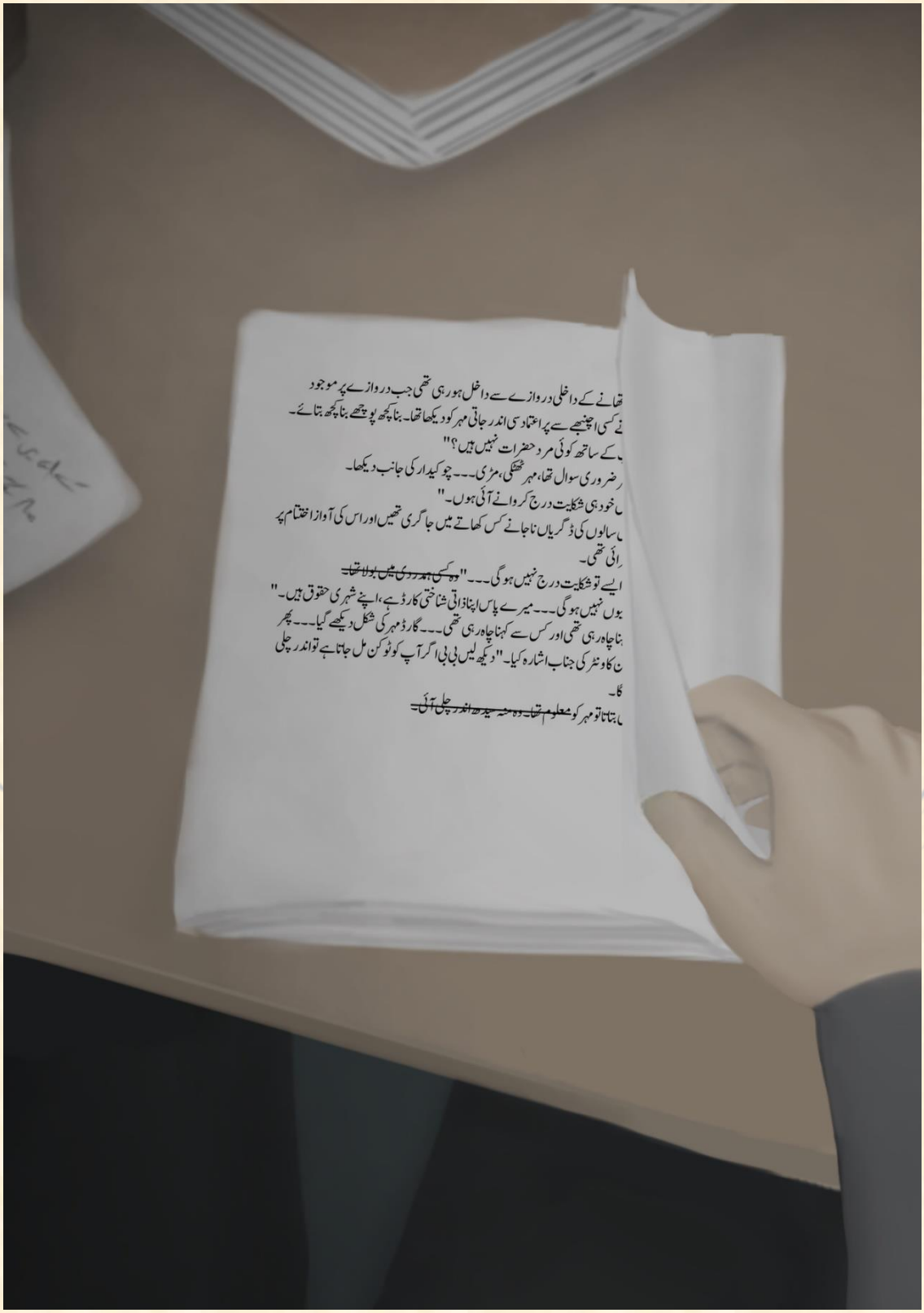
صوفیہ ایمان

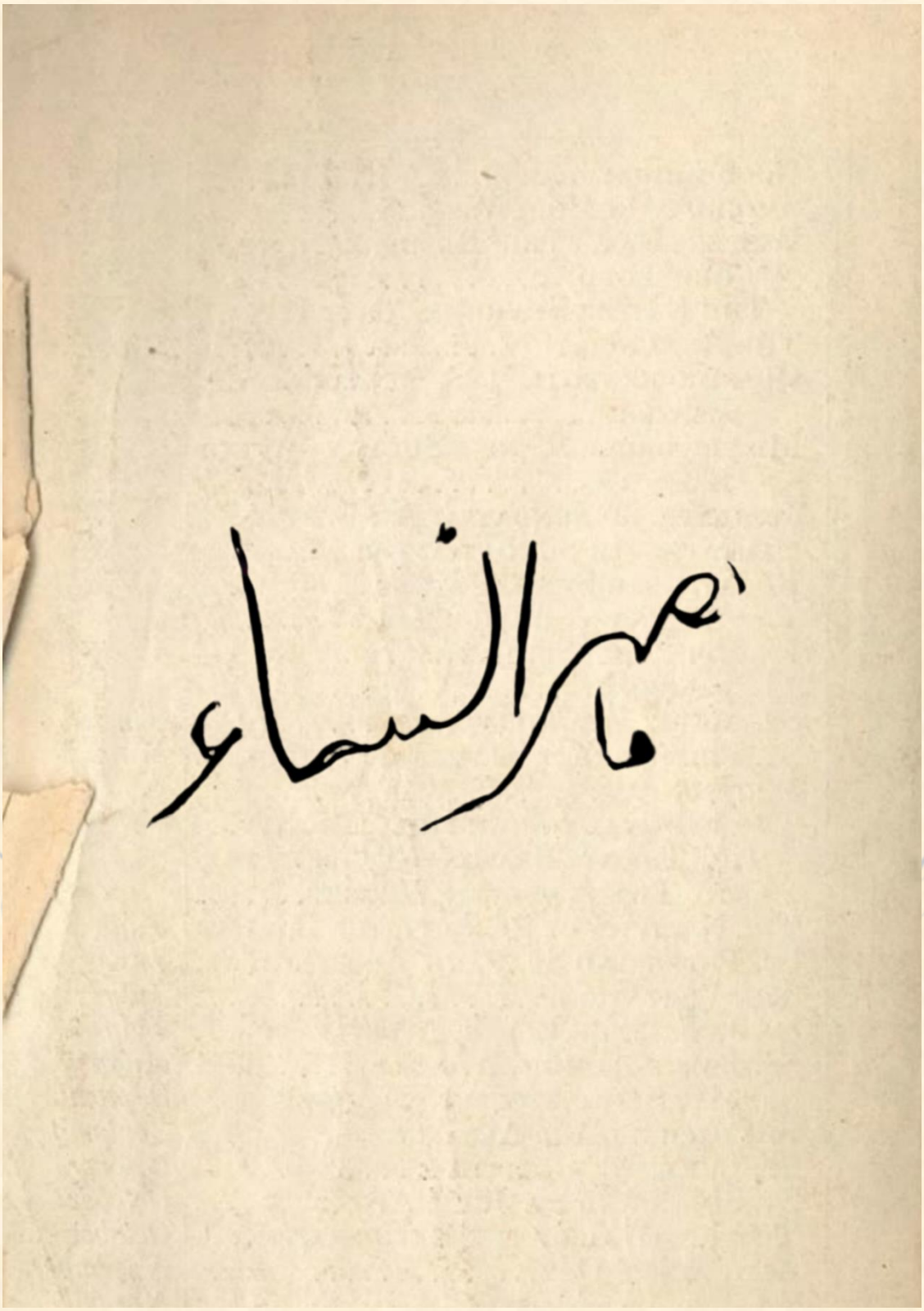
ناول "مہر لنساء" کے تمام جملہ حق لکھاری "صوفیہ ایمان" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

اس کہانی کے تمام کردار اور واقعات فرضی ہیں، حقیقت سے کسی بھی قسم کی مماثلت محض اتفاق ہو گا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content


مہر النساء


تھانے کے داخلی دروازے سے داخل ہو رہی تھی جب دروازے پر موجود
نے کسی اجنبی سے پر اعتماد سی اندر جاتی مہر کو دیکھا تھا۔ بنا کچھ پوچھے بنا کچھ بتائے۔
کے ساتھ کوئی مرد حضرات نہیں ہیں؟"
ر ضروری سوال تھا، مہر ٹھٹکی، مڑی۔۔۔ چوکیدار کی جانب دیکھا۔
ں خود ہی شکایت درج کروانے آئی ہوں۔"
ں سالوں کی ڈگریاں نا جانے کس کھاتے میں جا گری تھیں اور اس کی آواز اختتام پر
رائی تھی۔
ایسے تو شکایت درج نہیں ہو گی۔۔۔ "وہ کسی ہمدردی میں بولا تھا۔
یوں نہیں ہو گی۔۔۔ میرے پاس اپنا ذاتی شناختی کارڈ ہے، اپنے شہری حقوق ہیں۔"
بنا چاہ رہی تھی اور کس سے کہنا چاہ رہی تھی۔۔۔ گارڈ مہر کی شکل دیکھے گیا۔۔۔ پھر
ن کاونٹر کی جناب اشارہ کیا۔ "دیکھ لیں بی بی اگر آپ کو ٹوکن مل جاتا ہے تو اندر چلی
گا۔
ں بتاتا تو مہر کو معلوم تھا۔ وہ منہ پھیر اندر چل آئی۔



بقلم صوفیہ ایمان

یہ مسودے کا آغاز ہے۔ اگر جو آپ یہاں سے ہٹ کے تھوڑی دور پڑے میرے پچھلے دو مسودے دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ میں کس انداز میں اپنی کہانی کا آغاز کرتا ہوں۔ پر نہیں آپ وہ مسودے نہیں دیکھ سکتے، وہ کافی تاریکی میں پڑے ہیں، ابھی روشنی میں صرف میں اور میرے قلم کاغذ ہی موجود ہیں۔ کچھ کہانیاں ہیں جنہیں صرف میں ہی لکھ سکتا ہوں، کیونکہ انھیں صرف میں ہی سمجھ سکتا ہوں۔

مہر النساء بھی ایسی ہی ایک کہانی ہے

مہر النساء کی کہانی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ جن کا ماننا ہے کہ

"ہر ذی روح جوڑے میں نہیں اُتاری گئی۔ کچھ لوگ بس اپنے ہوتے ہیں، اپنے خود کے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مہر سیدھی تھانے کے داخلی دروازے سے داخل ہو رہی تھی جب دروازے پر موجود چوکیدا رنے کسی اچنبھے سے پر اعتماد سی اندر جاتی مہر کو دیکھا تھا۔بنا کچھ پوچھے بنا کچھ بتائے۔

"بی بی آپ کے ساتھ کوئی مرد حضرات نہیں ہیں؟"

وہ ایک غیر ضروری سوال تھا، مہر ٹھٹکی، مڑی۔۔۔چوکیدار کی جانب دیکھا۔

"نہیں میں خود ہی شکایت درج کروانے آئی ہوں۔"

مہر کی بیس سالوں کی ڈگریاں نا جانے کس کھاتے میں جا گری تھیں اور اس کی آواز اختتام پر ذرا لڑکھڑائی تھی۔

"پر بی بی ایسے تو شکایت درج نہیں ہو گی۔۔۔"وہ کسی ہمدردی میں بولا تھا۔

"ایسے کیوں نہیں ہوگی؟۔۔۔ میرے پاس اپنا ذاتی شناختی کارڈ ہے، اپنے شہری حقوق ہیں ۔"

مہر کیا کہنا چاہ رہی تھی اور کس سے کہنا چاہ رہی تھی۔۔۔ گارڈ مہر کی شکل دیکھے گیا۔۔۔ پھر دور ٹوکن کاونٹر کی جناب اشارہ کیا۔ "دیکھ لیں بی بی اگر آپ کو ٹوکن مل جاتا ہے تو اندر چلی جایئے گا۔"

وہ نا بھی بتاتا تو مہر کو معلوم تھا۔ وہ منہ سیدھ اندر چلی آئی۔

ٹوکن کیسے نا ملتا، مہر کوئی مجرم تھوڑی تھی۔۔۔ وہ ٹوکن لے کر ویٹنگ ایریا میں بیٹھ گئی جہاں فرنٹ ڈیسک پر اسے شکایت درج کروانے کا ایک فارم دیا گیا تھا۔

مہر نے واقعات کی تفصیلات لکھیں، اپنی معلومات پُر کیں اور فارم واپس فرنٹ ڈیسک پر جمع کروایا۔

"میری شکایت پر کب ایکشن لیا جائے گا؟"

فرنٹ ڈیسک پر بیٹھے لڑکے نے ایک جانچتی نگاہ سے مہر کو دیکھا تھا۔۔۔

"کیا شکایت ہے آپکی؟کوئی کتابی گم گیا ہے آپکا؟"

مہر ماتھے پر بل پڑے تھے۔"میری اسٹاکنگ کی کمپلین ہے۔"

جواباً وہ کھسیانا سا ہنستا پھر خاموش ہو گیا۔

اس سے پہلے کے مہر دوبارہ منہ کھولتی،لڑکے نے ایک پرچہ مہر کی جانب بڑھا دیا۔

"آپکی شکایت ہر یسمنٹ کمپلین ڈیسک کی جانب بھیج دی گئی ہے،یہ آپکا ٹوکن ہے،اپنی باری کا انتظار کریں،آپکو جلد اندر طلب کر لیا جائے گا۔۔۔

اس کی باری آئی تو اسے اندر کیبن میں بھیجا گیا جہاں اسے اپنی شکایت درج کروانی تھی۔

کیبن میں ایک عدد خاتون کانسٹیبل موجود تھیں۔

انھوں نے مہر کو بیٹھنے کا کہا اور اس سے اسکی شکایت کے متعلق سوال کیا۔

ساتھ ساتھ ہاتھ میں پکڑی مہر کی شکایت پر ایک سرسری سی نگاہ ڈالنے لگی۔مہر نے اپنے ارد گرد ہوتے تمام واقعات کہہ ڈالے تھے،فون میں کھینچی تصاویر اور ٹیکسٹ میسج کانسٹیبل کے

سامنے رکھے۔ جس پر کانسٹیبل کے چہرے پر ایک رنگ سا گزرا تھا۔ جو ایک اکتاہٹ میں بدل کر ٹھہر سا گیا۔

مہر خاموشی سے انھیں دیکھے گئی۔ اسکی گود میں دھرے ہاتھ بھیگ رہے تھے۔

"مس مہر، میری بات غور سے سنیں۔ یہ ایک اسٹاکنگ کیس ہے۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ہمیں ایک شخص چاہیئے جس کے خلاف ہم رپورٹ کھول سکیں۔"

"پر میں نہیں جانتی وہ کون ہے؟"

جواباً کانسٹیبل مہر کی شکل دیکھے گئی۔۔۔

"تو آپ کس کے خلاف شکایت درج کروانے آئی ہیں؟" لہجہ ایک مسلسل اکتاہٹ لیے ہوئے تھا۔

مہر کو سانپ سونگھا۔ کانسٹیبل نے ایک گہرہ سانس خارج کیا۔

"بی بی آپکے کیس کو ایک انفرادی اسٹا کنگ کیس کے طور پر کھولنے سے پہلے ہمیں کسی ملزم کی ضرورت ہے۔" ایک ناگواریت سی مہر کی نظروں میں اتری تھی۔ اسے کانسٹیبل کا رویہ کچھ خاص پسند نہیں آیا تھا۔ آخر وہ مہر کی بات کو سنجیدہ کیوں نہیں لے رہی؟

کیا مہر کی بات واقعی سنجیدہ لیے جانے کے قابل ہے؟

اس سوال کا جواب جاننے کے لیے ہم وقت میں کچھ دن پیچھے جاتے ہیں۔

تمام واقعات کا عین مہر کی نظر سے مشاہدہ کرتے ہیں، تب ہی معلوم ہو پائے گا کہ یہ مہر کا وہم تھا یا کوئی حقیقی اسٹا کر۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

باب نمبر ا

کلفٹن کراچی کی بلند عمارتوں میں اس ایک عمارت پر زوم کرتے ہیں۔

ڈیجیٹل فلو۔۔۔وہ ایک سوفٹ ویئر کمپنی ہے۔

شام اب اُترنے کو تھی۔ لفٹ عمارت کے گراونڈ فلور پر آکر رُکی اور مہر نے باقی کولیگز کے ہمراہ باہر کا رُخ کیا، مہر پچھلے تین سال سے ایک اچھی پوسٹ پر اس فرم میں جاب کر رہی ہے۔ جو کہ اسے معاشرے میں ایک مکمل شہری ہونے کی شناخت دیتا تھا۔

"مجھے تو خود یقین نہیں آرہا کہ اُس نے مجھے ڈائمنڈ رِنگ سے پرپوز کیا ہے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آواز اس کے برابر میں اُبھری تھی جہاں ثانیہ باقی کولیگز کو اپنے منگیتر کے بارے میں بتا رہی تھی۔

"تم تو ابھی اپنے کریئر پر فوکس کرنے والی تھی نا تو یہ شادی بیچ میں کہاں سے آ گئی؟"

تیسری آواز گونجی۔

"یار تم نہیں سمجھو گی، یہ کریئر وغیرہ تو بس ایک بہانا تھا، حقیقت میں تو میں خود کو اُس کے قابل بنا رہی تھی، اب میں اپنے خاندان کی سب سے قابل لڑکی ہوں، بھلا وہ مجھ سے شادی نا کرتا تو اور کس سے کرتا۔" کہتی ثانیہ چہکی تھی۔

مہر انکی باتیں سنتی زیرِ لب مسکرا دی۔ وہ لوگ عمارت کے پارکنگ لاٹ میں آ چکے تھے۔ اپنا شولڈر بیگ درست کیا اور سست روی سے چلتی رہی۔ اب وہ چہکتی آوازیں مدھم پڑتی پیچھے رہ گئی تھیں۔

"مہر مہر۔۔۔ ویٹ۔۔۔ ویٹ۔" وہ سارا تھی اور اس کے سر پر آ کر چلائی تھی۔

"مہر آج ثانیہ کی طرف سے ڈنر ٹریٹ ہے، تم کہاں جا رہی ہو؟ سب اُدھر ہیں۔"

"سارا مجھے آج ضروری کام سے لازمی وقت پر گھر جانا ہے، تم ثانیہ کو بتا دینا، مبارک باد کا تحفہ میں اسے بعد میں دے دوں گی۔"

"پر میں اکیلی کیا کروں گی؟ صرف تم ہی تو میری دوست ہو یہاں۔" چوبیس سالہ سارا نے ہونٹ نکالے تھے۔

مہر کے نزدیک ایک چوبیس سالہ لڑکی کے لیے یہ ایک بچگانہ عمل تھا، کہ وہ اکیلی کسی تقریب میں شمولیت نہیں کر سکتی۔

"آئم رئیلی سوری سارا تمہیں تو پتا ہے، گھر پہ سب میرا ویٹ کر رہے ہوتے ہیں، فیملی ٹائم یو نو ۔۔۔ میں ضرور آتی لیکن آج ممکن نہیں ہو پائے گا۔"

سارا نے مصنوعی آنسو پونچھے۔ مہر نے ہنستے ہوئے اسے نرمی سے دھکیلا جس پر سارا واقعی وہاں سے چل دی۔

سارا کو واپس آتا دیکھ کسی نے سرگوشی کی تھی۔۔۔ "پر مہر تو اکیلی رہتی ہے نا، تو پھر اسے گھر بھاگنے کی اتنی جلدی کیوں ہوتی ہے؟ ہے کون وہاں؟"

عمارت سے باہر آ کر مہر کا راستہ باقی کولیگز سے جدا ہوا اور وہ مصروف شاہرہ کے دہانے آن کھڑی ہوئی جہاں سے اسے اپنا پوائنٹ پکڑنا تھا۔

یہ پاکستان کا ایک مصروف اور بڑا شہر ہے۔ مہر اپنے تنہا رہنے کی خبر کو حتی المقدور دبا کر ہی رکھتی تھی،۔ اُسے سارے جہان میں یہ معلومات عام نہیں کرنی تھی۔ مہر ذہین ہے۔

اندرونِ شہر چلنے والی آن روٹ بسیں، خواتین کے لیے ایک بہت بڑی سہولت تھی۔ مہر اپنے معمول کے پوائنٹ سے بنا سواریاں بدلے ایک ہی روٹ پر اپنے کام سے گھر پہنچ جاتی تھی۔ تحافظ کا تقاضہ تھا۔

تھکا ماندہ دن اب خاموشی سے اتر جانا چاہتا تھا، شام کی ہوائیں جلد از جلد اپنے گھروں کو پہنچ جانا چاہتی تھی اور سو اِن ہواوں تلے بھاگتی مخلوقات۔ اپریل کی اوائل دنوں کا سرمئی پن اب شام کی نارنجی میں گھل کر ماحول کو گلابی کیئے دے رہا ہے۔

کھلی سڑک پر چلتی ہوا سے مہر کے کرتے کا دامن پھڑ پھڑایا۔ مہندی رنگ کے کاٹن کا سادہ کُرتا شلوار اور کندھے پر اسکا بیگ، ہلکے گھنگریالے سیاہ بال کھلے تھے لیکن ان پر ڈھیلے سے

انداز میں اسکارف باندھ رکھا تھا جو کہ بالوں کو ہوا کے دوش پر بکھرنے سے بچائے ہوئے تھا۔ کانوں میں پڑی چاندی کی جھمکیاں اسکے پھڑ پھڑاتے اسکارف میں ہی کہیں الجھ رہی تھیں۔ صاف گندمی رنگت پر ناک کے اطراف میں ننھے بھورے فریکلز جا بجا دھرے تھے ۔بالوں سے ہم رنگ گہری سیاہ آنکھیں اور ان پر موجود لمبی گھنی پلکیں جن پر مسکارے کا کچھ بھار تھا۔

سب کچھ ایک معمول کی طرح تھا۔

سالوں کا معمول۔

یہ جاب، یہ دعوتوں میں شرکت نا کرنا، ہر دفعہ کے بہانے۔

پوئنٹ اسکے عین سامنے رُکا، مہر اپنا بیگ پکڑتی بس کا زینہ پھلانگتی بس میں داخل ہوئی، کچھ اور سواریاں اور پھر وہ بس واپس اپنے روٹ پر رواں ہو گئی۔

دوست؟ دوستی؟

نظریں کھڑکی سے باہر سامنے بھگاتی گاڑیوں پر تھیں۔ پھر اچانک مہر نے اپنا فون نکالا، اپنا نوٹس ایپ کھولا اور اس میں کچھ درج کرنے لگی۔۔ کسی عادت کی طرح

نجانے کیوں پر کچھ ہے دوستی کے بارے میں جو میں نہیں جانتی، یا کچھ ایسا ہے جو کہ باقی سب نہیں جانتے۔

گلابی شام اب رات کے بھاری نیل تلے دب رہی تھی۔

شہر کی مصنوعی روشنیاں تیز ہو رہی تھیں جو اب کسی مزاج پر گراں گزرے گیں تو کسی مزاج کے لیے دن کا آغاز ہو گا۔

وہ مزید ٹائپ کرنے لگی۔

جب لوگ آپکو دوست مان لیتے ہیں نا تو پھر وہ آپکو ایک convenience سمجھ لیتے ہیں۔ مجھے ایسی convenience نہیں چاہیئے، اور نا ہی مجھے کسی کے لیے ایسی convenience بننا ہے۔ وہ آپ سے تواقعات رکھتے ہیں، ڈیمانڈز رکھتے ہیں، وہ آپکو اپنے جذبات کے لیے ذمہ دار ٹھہراتے ہیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

لکھ کر کچھ دیر وہ اپنے ٹائپ کیے الفاظ دیکھتی رہی، پھر فون بند کر کے سر بس کے شیشے سے ٹکا لیا۔

تھکاوٹ اسکے وجود کو آہستہ آہستہ اپنی آغوش میں لے رہی تھی۔

آدھے گھنٹے بعد وہ اپنی سوسائٹی کے سامنے موجود تھی۔ پوائنٹ اُسے اتار کر واپس اپنے روٹ پر جا چکا تھا۔ وہ نئی نئی بنی سوسائیٹی تھی۔ وہاں ابھی کچھ زیادہ گھر نہیں تھے، کچھ زیرِ تعمیر تھے کچھ مکمل۔

سوسائٹی کا مین روڈ صرف پختہ تھا باقی اس سے اترتی گلیوں کی سڑکیں ابھی کچی تھیں اور زیرِ تعمیر تھیں۔

مہر کے ابا نے دوسری شادی سے پہلے اپنی اولاد کو وراثت میں سے انکا حصہ دے دیا تھا ۔شاید یہ ایک ان کہا اعلان تھا کہ اب دونوں فریقین پچھلے رابطے ختم کر کے اپنی اپنی نئی زندگیوں کا آغاز کریں۔

مہر کی صرف ایک بہن ہے۔ مائدہ میر۔ مائدہ شادی شدہ ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مہر نے اپنے حصے میں آئی رقم سے اپنی بہن اور بہنوئی کے ساتھ مل کر یہاں ایک گھر لیا تھا ۔۔ مہر کی والدہ اس کے تعلیمی سالوں میں فوت ہو چکی تھیں۔ شاید تب ہی سے اس کے ابا نے دوسری شادی کے خواب دیکھنے شروع کر دیئے تھے اور ابھی اس کے ابا اپنی دوسری بیوی اور انکے بچوں کے ساتھ رہ رہے تھے۔

مہر کو یہ سب اسی طرح پسند تھا۔ ستائس سالہ مہر نے اپنے لیے ایک بہترین آزاد زندگی ترتیب دی تھی، جس میں صرف ایک ہی کردار تھا۔ مہر النساء میر۔ اور وہ کردار مکمل اور خوش تھا۔

اگر مہر کے مکمل اختیار میں ہوتا تو وہ کبھی مائدہ اور اسکے شوہر کے ساتھ مشترکہ گھر نا لیتی ۔۔۔ لیکن پاکستان میں رہتے ہوئے ایک عورت کا اکیلے رہنا جتنا بڑا اڈراونا خواب ہے، مہر نے اپنی طاقت اس میں ضائع کرنا فیلوقت فضول سمجھا۔

وہ بس سے اتری اور سوسائٹی کا گیٹ عبور کر گئی، وہاں داخل ہوتے ہی ایک عدد گارڈ اپنی ڈیوٹی پر موجود تھا جسے مہر نے دور سے سر ہلا کر سلام کیا۔۔۔ اور تب ہی اس کے پیچھے پیچھے

کوئی اندر داخل ہوا۔ مہر اپنی لے میں چلتی رہی جب ایک انجانے احساس کے تحت ٹھٹکی ۔ پیچھے سے آنے والے کی چال مہر کو اپنی چال سے ملتی معلوم ہوئی تھی۔

وہاں ایک دبی دبی سی گنگناہٹ تھی۔

مہر رُکی،

فوراً پلٹی۔۔۔

سامنے راخی کھڑی ہنس رہی تھی۔

مہر کے چہرے پر مانوسیت کی لہر دوڑی،

ویسے مہر ایک محتاط انسان ہے لیکن پھر بھی کبھی کبھی وہ غیر ضروری لوگوں پر اعتماد کر لیتی ہے۔ اور وہ اس کے نتائج نہیں سمجھتی۔

اعصاب ڈھیلے پڑے۔

راخی وہاں کا مقامی خواجہ سرا تھا جو کہ شام سے رات تک گلیوں میں مانگنے نکلتا تھا۔

"بیٹی گھر آ رہی ہے؟"

"جی" مہر نے کہتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔ پھر اپنے قدم جاری رکھے۔

وہاں جگہ جگہ ابھی چٹیل پڑے پلاٹ تھے اور گلیاں عموماً خالی رہتی تھیں۔

"بہن کیسی ہے؟"

"ٹھیک ہے، خوش ہے۔"

"ہاں رب بس خوش رکھے سلامت رکھے، میری باجیوں کو۔ حفاظت میں رکھے۔" کچھ فاصلے پر جا کر راخی دوسری گلی میں مڑ گئی۔

چند منٹ کا پیدل سفر طے کر کے مہر بھی اپنے گھر کے سامنے موجود تھی، گھر دو منزلہ تھا ۔دروازے میں چابی لگاتے ہوئے اسکی نگاہ دروازے کے ساتھ پڑے گملے پر گئی تھی۔

ایک اکتاہٹ سی اسکے چہرے پر دوڑی، وہ گملہ پھر اپنی جگہ سے ہلا ہوا تھا، تھوڑا بہت بھی نہیں اچھا خاصہ۔۔۔۔

سوسائیٹی کے بچے بہت شیطان ہیں، اور اس امر سے سب ہی آشنا تھے۔ گملے کو اسکی جگہ پر واپس سیٹ کیا اور دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی۔

وہ ایک چھوٹا سا صحن تھا جس کے کونے میں ایک بوڑھا آم کا درخت موجود تھا۔

گھر کی تعمیر کے دوران کاٹے نا جانے کی بدولت وہ ابھی بھی اپنی مکمل قد و ساخت کے ساتھ کھڑا تھا۔

صحن عبور کرتے ہی مائدہ کے پورشن کے داخلی دروازے کو ہاتھ پڑتا، جو کہ لاونج میں کُھلتا تھا۔

"اسلام و علیکم۔"

مہر نے اونچے سے کہا، جواباً اسکی بہن نے جواب دیا تھا جو کہ باہر صحن تک صاف سنائی دیا تھا۔

"مہر تم نے میرا پارسل پوسٹ کر دیا تھا؟" مائدہ قدرے اونچی بولتی تھی۔

"ہاں کر دیا تھا، بھائی نہیں آئے آج گھر؟" البتہ مہر کی آواز مدھم تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عموماً مہر کا بہنوئی اس سے پہلے گھر آجاتا تھا۔ سو وہ یہاں آنے کی بجائے سیدھی اوپر اپنے پورشن میں ہی جاتی تھی، پر آج باہر بہنوئی کی گاڑی کھڑی ناپا کر وہ سیدھی مائدہ کے پورشن میں چلی گئی۔

"نہیں آج عدیل کو اچانک آوٹ آف سٹی جانا پڑ گیا، کل رات تک واپس آئیں گے۔"

باہر ایک مسلسل کائیں کائیں تھی۔

"یہ کوے اتنا شور کیوں مچا رہے ہیں؟" مہر اکتاہٹ سے بولی تھی۔

"ارے اللہ جانے صبح سے انھوں نے دماغ خراب کر رکھا ہے۔ ناجانے کون سی آفت آنے کو ہے، میرا تو دل ہی بیٹھا جا رہا تھا اتنا شور مچا رہے تھے نا۔۔۔ میں نے کہا بھی تھا کہ اس درخت کو کٹوا دیتے ہیں، تم نے اور عدیل نے نہیں کاٹنے دیا، اب بھگتو ان پرندوں کا دن بھر کا شور۔"

مہر لاونج کے جالی دار دروازے کے ساتھ کھڑی باہر اترتے اندھیرے میں صحن میں لگے درخت پر بیٹھے کووں کا شور سنتی رہی۔

مہر نے ایک گہری آہ لی۔

اس دنیا میں ایک چیز ہے جو کبھی غلط ثابت نہیں ہوتی۔۔۔جانوروں کی پیشن گوئی، کیسے جانور ہمیشہ جان جاتے ہیں کہ کوئی زلزلہ یا سیلاب آنے والا ہے۔جانور اپنی قسمت بہت اچھے سے جان جاتے ہیں،یہ تو بس ہم انسان جو سخت بے خبر ہیں۔اپنی قسمت سے اور اپنی قسمت کی نحوست سے۔

"اچھا میں اوپر جا رہی ہوں۔" کہتی مہر باہر آ گئی۔

"ارے بیٹھ جاو،عدیل بھی نہیں ہے،ڈنر آج ایک ساتھ کر لیتے ہیں۔"

"نہیں مجھے ذرا کچھ ضروری ای میلز بھیجنی ہیں،دیر ہو رہی ہے،میں بعد میں کھانا کھا لوں گی۔"

"ایک تو تم دونوں کے ایمرجینسی کام کبھی ختم ہی نہیں ہوتے۔اور ہاں مجھے یاد آیا تم نے مجھے جواب نہیں دیا کہ تمہارا عدیل کے دوست کے بارے میں کیا خیال ہے،عدیل دو دفعہ مجھ سے پوچھ چکے ہیں؟"

مہر مائدہ کے پورشن کے دروازے میں ہی رُکی تھی، کچھ لمحے لیے پھر "میں مزید سوچ کر بتاوں گی۔"

"اور کتنا سوچنا ہے تمہیں مہر، اتنا پرفیکٹ رشتہ ہے۔ تم نے کہا تھا اس سال تم لازمی شادی کر لوگی۔ ابا بھی مجھے ہی سناتے رہتے ہیں کہ میں نے تمہیں شے دے رکھی ہے اور عدیل بھی مجھے ہی باتیں سناتے ہیں۔ آخر ہمیشہ تو تم اکیلی نہیں رہنے والی نا، کبھی تو شادی کرنی ہے نا۔"

"ہاں، ہاں میں سوچ کر بتاتی ہوں۔ یار مائدہ مجھے تھوڑا ٹائم تو دو، پیچھے مت پڑو بھئی۔"

مہر مصنوعی خفگی سے کہتی دروازہ بند کر کے سیڑھیاں چڑھتی اوپر اپنے پورشن میں آ گئی۔ ایک لاونج، اس سے منسلک کچن، دو کمرے اور صحن کی جانب ایک بڑا اسا ٹیرس جس میں درخت کی شاخیں مکمل پھیلی ہوئی تھیں، کسی جادوئی بونوں کی ریاست کی طرح۔ جسے مہر نے واقعتاً ننھے ننھے ٹرنکلیٹس اور فیگرین سے سجا رکھا تھا اور یہی وجہ تھی کہ مہر نے وہ درخت کاٹنے سے منع کیا تھا۔

اپنے پورشن میں داخل ہو کر، لاونج میں خاموشی سے صوفے پر آ بیٹھی۔ بتیاں بجھی ہی رہنے دیں۔

صوفے کے ساتھ موجود لیمپ کی ڈور کھینچی جس کی روشنی کے عین تلے دھرا اسٹول اور اس پر رکھا گیا فش باول روشن ہو گیا۔ شیشے کے اس گولے میں پھدکتی مچھلی ایک دم سے ہوئی روشنی پر مزید پھدکنے لگی تھی۔

کچھ لمحے یوں ہی گزر گئے، آہستہ آہستہ سانس لیتے۔

اسے کسی فیملی ٹائم میں نہیں پہنچنا تھا، اسے کوئی ضروری ایمیلز نہیں بھیجنی تھیں۔

اسے بس خاموشی سے اپنے گھر میں آ کر اپنے صوفے پر بیٹھ کر سکون کی سانس لینی تھی۔

مہر کا گھر۔

مہر کا صوفہ۔

مہر کی خاموشی۔

مہر کی آزادی۔

وہ سب جس کے لیے اس نے سب سے زیادہ خواہش کی تھی۔

اور اب جب کے اسے اسکی تنہائی مل گئی تھی۔اب وہ اسے ہر چیز سے زیادہ عزیز تھی۔

ہر ذی روح کی آزادی کی تعریف مختلف ہے۔۔۔کسی کی بھی آزادی چھوٹی یا بڑی نہیں

۔۔۔۔یہ مہر کی آزادی تھی۔

مائدہ اس سے ہمیشہ پوچھتی تھی کہ وہ ابا سے پیسے کیوں نہیں مانگتی۔اور مہر اسے کبھی سمجھا

نہیں پائی تھی کہ کسی کے احسان سے پوری کی گئی خواہشات دم گھوٹتی ہیں۔مائدہ اسے

ضرورت سے زیادہ حساس کہتی تھی۔اور حساس لوگوں کی حساسیت ان کی زندگی کا سب سے

بڑا جرم ہے جس کی سزا انھیں بے دریغ دی جاتی ہے۔

فریش ہو کر مہر نے اپنا ڈنر تیار کیا،لاونج اور کچن کی مدھم پیلی بتیاں روشن تھیں،اور پسِ

منظر میں ایک انگیریزی گانے کا مدھم وائلن پلے چل رہا تھا۔اپریل کی اوائل دن تھے

۔باہر صحن میں لگے پھولوں کی خوشبو ہوا کے دوش پر اسکے ٹیرس سے ہوتی اس کے کچن

میں آرہی تھی۔

وائلن کے سُر کے ساتھ ساتھ گنگناتی اسکے ہونٹوں پر ایک مسکراہٹ دوڑی تھی۔ڈنر کا پلیٹر تیار کر کے میز پر رکھا تھا،جب اسکے لاونج کا دروازہ کھلا اور کوئی اندر داخل ہوا،مہر مڑی ۔۔۔سامنے مائدہ تھی۔۔۔وہ کہیں جانے کو تیار کھڑی تھی۔مہر نے سوالیہ انداز میں اسے دیکھا۔

"یار میں امی(ساس)کی طرف جا رہی ہوں،میری نند آئی ہوئی ہے نا عمرہ کر کے تو امی نے کہا ہے آ کر مل جاوں۔"

مائدہ اکتاہٹ سے بولی تھی۔

مائدہ کا جسم ذرا بھاری تھا،رنگت قدرے سفید۔چہرے پر موجود تکان بتاتی تھی کہ اسے سیڑھیاں چڑھنا کچھ خاص پسند نہیں تھا،

مہر ہنسی اثبات میں سر ہلایا اور ہاتھ جھلا کر اسے جانے کا کہا۔

ناولز کلب
Clubbey Quality Content

مہر کے پورشن میں سامان قدرے کم تھا۔عام طور پر یہاں صرف مہر ہی ہوتی تھی تو کوئی بولنے والا نہیں۔خاموشی آرام سے رہتی ہے لیکن اگر کوئی دوسرا بندہ آجائے اور بولے تو اسکی آواز پورے پورشن میں گونجتی تھی۔کسی گھنٹے گھر کی طرح۔

مائدہ کی آواز کی گونج ختم ہوئی جب مہر اپنا پلیٹر لے کر ٹی وی کے آگے آکر بیٹھ گئی اور اپنا پینڈنگ شو آن کیا۔

شاید خالی جگہوں میں آوازیں گونجتی ہیں تاکہ وہ اس جگہ کو بھر سکیں۔

قدرت اور اطراف سچ بولتے ہیں،وہ آپکو اشارے دیتے ہیں،وہ بنا چھوئے آپکو کچھ پتانا اور دیکھانا چاہتے ہیں۔

کوئی بھی تنہائی نہیں چاہتا،حتی کہ دیواریں بھی نہیں۔

پر ان دیواروں کے مکیں نے توجہ نہیں دی تھی۔

اور رات خاموشی سے اُتر گئی جیسا کہ وہ اپنے تسلسل میں اُترتی ہے۔

تھوڑا منظر زوم آوٹ کرتے ہیں،

مہر کے پورشن کے ٹیرس سے باہر آتے اب کے وہ گھر خاموش ہے۔ صحن میں جلتا بلب صحن کو قابلِ بصارت بنا رہا ہے۔ رات کے کسی پرندے کی کھوئی کھوئی سی کوک ہے اور صحن میں لگے اس بڑے سے درخت کی سب سے مضبوط شاخ پر بیٹھ کر ٹیرس سے اندر لاونج میں جھانکنا قدرے آسان ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

باب نمبر ۲

ٹھنڈی صبح کی خاموشی،

اور کچھ ابھی اس وسیع سنسان پڑی آبادی میں فجر کی آذانیں اور مرغوں کی بانگ مہر کے ٹیرس میں کھلتی کھڑکی سے اندر آرہی تھی۔

رات مہر جلدی سونے لیٹ گئی تھی سو آنکھ بھی خود ہی جلدی کھل گئی۔ فون دیکھا تو الارم بجنے میں ابھی وقت تھا۔

بستر سے نکلی اور اپنی مسواک لے کر سیڑھیاں اترتی باہر صحن میں آگئی، آسمان رات کی سیاہی جذب کر رہا تھا، چڑھتے دن کی ہلکی ہلکی نیلاہٹ ماحول میں پھیلنے لگی۔

صحن میں موجود درخت اب خاموش تھا۔ کوے شور نہیں مچا رہے تھے۔ آم کی شاخوں پر چڑیوں کی چہچہاٹ سنائی دیتی تھی۔ نیم وا آنکھوں سے مہر نے جہاں تک ممکن ہوا اس نیلے آسمان پر نگاہ دوڑائی۔

مائدہ کا پورشن لاک تھا، یقیناً وہ رات اا اپنی ساس کی طرف ہی رُک گئی ہو گی۔

مہر نے صحن میں جلتا بلب بجھا دیا جو کہ رات بھر کے لیے جلتا چھوڑا جاتا تھا۔

تب ہی مہر کو دروازے پر کچھ ہلچل سی محسوس ہوئی۔ وہ اخبار والے کا اخبار دے کر جانے کا وقت تھا۔

مسواک منہ میں دابے ایک ہاتھ سے دروازے کا لاک کھولنے لگی، لیکن اس سے پہلے عادتاً دروازے کے سوراخ (peephole) سے باہر جھانکا،

سامنے گلی خالی تھی،

نظر ابھی مکمل ہٹائی نہیں تھی کہ اسکی آنکھ کی پتلی کے سامنے سوراخ کے دوسرے پار ایک سیاہ آنکھ کی پتلی آن چپکی۔۔۔۔

مہر کی دبی دبی سی چیخ نکلی۔۔۔

۔

دو قدم پیچھے ہوئی۔۔۔

۔

اگلے ہی لمحے حیرت نے آلیا۔۔۔

وہ آنکھ سوراخ میں ہی ٹکی تھی۔ تیز تیز حرکت کرتی پتلی جیسے جلدی جلدی کوئی جائزہ لے رہی ہو۔ مہر نے چہرے پر ہاتھ رکھا، پھٹی آنکھوں سے دیکھے گئی اور پھر کچھ لمحوں بعد جھٹ سے وہ آنکھ دروازے کے سوراخ سے ہٹ گئی اور ایک سایا سا دروازے سے دور بھاگ گیا۔ اس لمحے میں وحشت تھی۔ اگر آم کے درخت پر سے بیٹھ کر دیکھا جائے تو صاف دیکھائی دیا تھا کہ وہاں باہر کون تھا۔ اس کا وہاں سے بھاگ کر جانا وہ بھڑکیلا لباس کسی جھلک کی طرح صاف دیکھائی دیا تھا۔

مہر بجلی کی سی تیزی سے اندر بھاگی تھی۔اپنے پورشن میں آکر دم لیا۔یوں جیسے وہ رُکی تو کوئی اسکی پشت پر اسے جالے گا۔لاونج کا دروازہ اندر سے بند کیا۔

ایک دم ایک محفوظ سا احساس ہوا اور خوف جاتا رہا۔

دور کہیں آلارم کی دبی دبی آواز اسکی سماعت سے ٹکرائی تھی جسے وہ بند کرنا بھول گئی تھی۔

تنفس بھاری تھا۔ہاتھوں میں کپکپاہٹ تھی۔

چند لمحے خود کو پر سکون کرنے میں گزارے۔

کچھ دیر بعد ٹیرس میں آکر نیچے جھانکا، گھر کے سامنے سڑک خالی تھی،دروازے کے سامنے بھی جگہ خالی تھی۔

دن کی روشنی اب حق سے پھیل رہی تھی۔۔۔خوف اُس روشنی کے ساتھ ہی کہیں تحلیل ہو گیا۔

آفس میں لنچ ٹائم تھا جب سارا مہر کے برابر آن بیٹھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مہر کسی گم سم سے خیال سے جاگی،سارا کی جانب دیکھ کر عادتاً مسکرائی جو کہ اسکی جاب کی اخلاقیات کا حصہ تھا۔

"مہر میں تمہیں کیا بتاوں جو ثانیہ کا فیانسی ہے۔۔او ہو،او ہو۔۔۔پورا شہزادہ ہے۔۔۔باہر سے بزنس کی ڈگری لے کر آیا ہے اور اپنے باپ کا بزنس سنبھال رہا ہے،اور سب سے مزے کی بات۔۔وہ ثانیہ کا دور کا کزن ہے۔۔۔پتہ ہے جب میں نے اسکی تصویر دیکھی تو میں تو حیران ہی رہ گئی،ثانیہ تو اسکے سامنے کچھ بھی نہیں ہے۔"

مہر نے سامنے موجود پانی کا پورا گلاس اپنے حلق میں انڈیل لیا۔پھر گویا ہوئی۔

"اچھی بات ہے،ہر لڑکی چاہتی ہے کہ اسے ایک شہزادہ ملے۔اور پھر مردوں کو عورت کی ظاہری خوبصورتی سے کچھ خاص فرق نہیں پڑتا۔۔۔ثانیہ گرومڈ ہے،ایجوکیٹڈ ہے۔ایک مرد کے لیے پرفیکٹ ہے۔"

مہر نے وہ کھوکھلے الفاظ نہایت توازن سے ایک مسکراہٹ کے ساتھ ادا کئے تھے۔

"مہر تم کب شادی کر رہی ہو؟" یہ موضوع ایک دم مہر کیسے بن گئی، مہر ٹھٹکی۔۔۔ذرا گڑبڑائی۔۔۔ پھر واپس خود کو کمپوز کیا۔ ہنستے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔

"میں شادی مٹیریل نہیں ہوں۔ مجھ اکیلے رہنا زیادہ پسند ہے۔"

"ارے بھئی یہ تم کہاں رہ کر، کہاں کی باتیں کر رہی ہو، نہایت ہی امیچیور۔" سارا بھرے منہ سے بولی تھی۔ اور اس امر سے ناواقف کے اسکا یہ تنقیدی جملہ مہر کو کس قدر گراں گزر سکتا ہے۔

"سارا ہر عورت مرد کے لیے نہیں بنی ہوتی، کچھ عورتیں بس اپنی ہوتی، اپنی خود کی۔"

"نووو۔۔۔میں تو تصور بھی نہیں کر سکتی کہ میں اپنی زندگی کسی مرد کے بغیر گزاروں۔ ایک عورت اکیلی کیا کرے گی ساری عمر۔" سارا نے کہتے نوالہ نگلا۔

مہر ہنسی، "بلکل۔۔۔اور فکر مت کرو تمہیں ایک جینٹل مین ملے گا۔"

"امین، امین، امین۔۔" سارا نے جلدی سے کہا، گویا مہر کی بات کوئی اٹل پیشن گوئی ہو اور سارا ہر حال میں اسے اپنے حق میں پکڑ کر رکھنا چاہتی ہو۔

مہر اب کے کھل کر ہنس دی۔ ہنستے ہوئے آنکھوں کے کنارے صاف کئے۔

ایک لمحہ تھا، گزر گیا۔

سارا کی اگلی بات پر اسکی سوچ بکھری۔"اور اگر تمہیں کسی سے محبت ہو گئی تو؟"

مہر خاموش رہی، ہونٹوں پر ایک مسکراہٹ مسلسل تھی۔

"سارا جب آپکی فرنٹل لوب ڈویلیپ ہو جاتی ہے نا تو اسکے بعد آپ کو محبتیں نہیں ہوتی۔ اور محبت کی وجہ سے شادی کون کرتا ہے۔ شادی کا تعلق پریکٹکیلٹی سے ہے۔ محبت ایک الگ افسانوی جہاں ہے۔"

زماں نے ایک افسوس بھری نگاہ مہر پر ڈالی تھی۔ چچ۔ ایک آہ بھری تھی۔۔۔ مہر کی دنیا کے ان تمام کونوں کُھدروں کو دیکھا جہاں کریدنے کے نشان تھے، جیسے کچھ کھرچ کھرچ کر صاف کر دیا گیا ہو۔۔۔ نکال باہر پھینک دیا گیا ہو۔

زماں کا گھڑیال مہر النساء میر پر اکثر افسوس کی آہ بھرا کرتا تھا۔

"مہر تم نے کبھی محبت کی بھی ہے؟ آئی بیٹ تم نے کبھی نہیں کی۔"سارا کہتی ہنستی چلی گئی۔

مہر بھی ساتھ ہنستی گئی۔

لنچ کے بعد وہ اپنے کیبن میں آئی تھی، جب کچھ یاد آنے پر اپنا فون کھولا اور نوٹس ایپ میں پھر اپنے خیالات درج کرنے لگی۔

شادی کے نام پر کسی دوسرے مکمل انسان کے ساتھ اپنی زندگی بانٹنا ایک سوحان روح تصور ہے، ناممکنات سا، جیسے کچھ بہت عزیز ہے جو مجھ سے بدلے میں چھین لیا جائے گا۔

کیا ایسا نہیں ہو سکتا ہے؟

کیا ایسا نہیں ہو سکتا ہے کہ آپ کسی کے منتظر نا ہوں۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا ہے کہ آپ خود میں مکمل ہوں؟ اور خوش ہوں؟

سارا کی آخری بات اسکے دماغ میں ابھری۔۔ "محبت؟"

انسان عموماً یہیں مات کھاتے ہیں اور یہیں انکی لاجک جواب دے جاتی ہے۔

ٹائپنگ مکمل ہو چکی تو ایپ بند کیا، فون رکھا اور اپنی کرسی سیدھی کر رہی تھی جب کوئی عین اس کے سر پر آن کھڑا ہوا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"آپ کو ایچ آر آفس میں طلب کیا گیا ہے۔"ساتھی کولیگ کی آواز پر مہر چونکی۔

مہر نے ایسا کیا کر دیا؟"اوہ۔۔۔اوکے۔۔۔میں دیکھتی ہوں۔۔۔"وہ اچنبھے میں ایچ آر آفس آئی۔

"جی سر، آپ نے مجھے بلایا تھا۔"

سامنے بیٹھے ایچ آر آفیسر نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ پھر گویا ہوا۔

"مس مہر النساء، مجھے لگتا ہے آپ اپنے اطراف سے کچھ ضرورت سے زیادہ بے خبر ہیں۔"

ایچ آر کی بات پر مہر کی بھنویں ذرا سکڑی تھیں۔ایک ناگوار سا احساس۔

"اگر آپ مجھے آسان الفاظ میں سمجھا سکیں تو۔۔۔میں پہیلیوں میں اچھی نہیں ہوں۔"

پروفیشنل لہجہ قائم رکھا۔

"دیکھیں مجھے اندازہ ہے کہ آپ کو اپنے اطراف سے کچھ خاص فرق نہیں پڑتا، لیکن اگر آپکی ذاتیات کمپنی کی سیکیورٹی کو کسی قسم کا تھریٹ دیتی ہے تو پھر ہمیں ایکشن لینا ہو گا۔"

ایچ آر نے بولتے ہوئے لیپ ٹاپ کی اسکرین مہر کی جانب گھمائی۔

وہاں ایک کلپ چل رہا تھا جس میں مہر پارکنگ لاٹ کی لفٹ میں داخل ہوئی تھی اور پھر لفٹ بند ہونے کے بعد سامنے کوئی کھڑا تھا اور مسلسل اطراف میں دیکھ رہا تھا۔ اور پھر ویسا ہی ایک اور کلپ تھا، اور پھر اور پھر۔۔۔ جیسے ہر روز کا ایک معمول ہو۔

مہر کی آنکھیں ہر گزرتے کلپ کے ساتھ پھیلتی جا رہی تھیں۔ اس نے اسکرین پاز کی، سر اٹھایا۔

"مجھے نہیں معلوم یہ شخص کون ہے۔ اور آپکو کیوں لگا اس کا مجھ سے کوئی تعلق ہے، آپ کو اگر کچھ غیر قانونی لگ رہا ہے تو آپ اسے اپنی طرح سے ڈیل کریں۔ آپ مجھے انوالو کیوں کرنا چاہ رہے ہیں مجھے بلکل سمجھ نہیں آ رہی۔"

اب کے مہر کو یہ ساری بات قدرے ناگوار لگی تھی۔

"مس مہر صاف معلوم ہو رہا ہے کہ وہ آپکا اسٹاکر ہے۔ اب آپ اسے جانتی ہیں یا نہیں یہ تو آپکو معلوم ہو گا، ہاں مگر ایک بات میں ضرور جانتا ہوں کہ آپ عورتوں کو نا جانے کونسی فینٹسیز ہوتی ہے۔ یقین رکھیئے ان اسٹاکرز میں کوئی خیر نہیں ہوتی۔"

مہر ایچ آر کی شکل دیکھے گئی۔وہ لاجواب تھی۔

"سر آپ کو جو بہتر لگے آپ کریں،اگر مجھے اپنے ارد گرد کوئی غیر ضروری حرکات محسوس۔۔۔۔"وہ بول ہی رہی تھی جب ایک دم یاداشت میں کچھ ابھرا۔۔۔

ایک لمحے کو وہ خاموش ہوئی تھی۔۔۔

ایک سناٹا سا در آیا۔۔۔

"تو۔۔تو میں۔۔دیکھ لوں گی بہت شکریہ۔۔۔آپ کی فکر کرنے کا شکریہ۔" کہتی مہر گم سم سی وہاں سے اٹھ گئی۔

آفس کے بعد گھر تک کا رستہ آج معمول سے مختلف کٹا تھا۔۔آج اسکا دماغ پر سکون نہیں تھا۔۔۔ایچ آر نے اسکے دماغ میں عجیب ہی فکر ڈال دی تھی۔

کسی روبوٹ کی طرح دروازہ کھولا،اندر داخل ہوئی اور مرے ہاتھوں سے دروازہ واپس بند کرتی، صحن عبور کرتی اندر آ گئی۔

مائدہ کا پورشن لاک تھا۔

"اوہ" اسے ایک دم یاد آیا۔

مائدہ نے کہا تھا کہ عدیل بھی آج امی کی طرف ہی سیدھے آئیں گے اور پھر وہ دونوں رات ذرا دیر تک گھر آئیں گے۔

اپنے پورشن میں آکر مہر نے سامان رکھا، چینج کیا اور ڈنر تیار کرنے لگی۔ پاستے کا ایک باول بنایا اور لے کر لاونج میں آبیٹھی۔ سامنے لیپ ٹاپ پر اپنی پینڈنگ سیریز لگائی اور کھانے لگی۔

ساتھ پڑے فون پر بپ ہوئی تھی۔

اسکا نوالہ بیچ میں ہی رہ گیا۔

مہر نے ایک اچٹتی سی نگاہ روشن ہوئی اسکرین پر ڈالی۔

مہر کی بھنویں ذرا سکڑیں، کانٹا باول میں واپس رکھا، فون اٹھایا، میسج کھولا۔ مہر کی پُتلیاں پھیلیں۔

"تمہارا دروازہ کھلا ہے، کچھ دھیان کرو، دیکھو کوئی اندر بھی آسکتا تھا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مہر کی ریڑھ میں ایک سرد لہر دوڑی تھی،اسکے گردن کے بال کھڑے ہوئے۔

وہ فوراً اٹھی لاونج کا دروازہ پار کرتی،سیڑھیاں پھلانگتی صحن میں آئی اور مین ڈور چیک کیا،اسکا لاک واقعی کھلا رہ گیا تھا۔مہر نے بجلی کی سی تیزی سے اسے بند کیا۔۔۔۔

اتھل پتھل سانس کے ساتھ چہرہ ذرا نیچے کیا تو نظریں وہیں جم گئیں۔

وہاں گیٹ کے اندر صحن کے فرش پر بڑے بڑے مٹی سے اٹے جوتوں کے نشان تھے۔

وہ اندر کی جانب جا رہے تھے،نگاہ نے انکا پیچھا کیا،نشان سیڑھیوں کے دروازے پر جا کر واپس پلٹ آئے تھے۔اور پھر گھر کے داخلی گیٹ پر آ کر ختم ہو گئے۔

کانوں میں ایک سنسنی دوڑی،

وہ قدم اندر آئے تھے،اور واپس باہر جا چکے تھے۔

مہر نے اپنا سانس روک رکھا تھا۔کانپتے ہاتھوں سے فون آن کیا،15 پر کال ملانے لگی جب ایک اور میسج موصول ہوا۔

۔

کچھ لمحے سرکے۔۔۔

کانپتے ہاتھوں سے اسے کھولا۔۔۔

"فکر مت کرو،میں نے چیک کرلیا ہے،کوئی اندر نہیں آیا،تم محفوظ ہو۔آئندہ خیال رکھنا

۔"

فون اسکے ہاتھ سے چھوٹتا زمین بوس ہو گیا۔

کچھ دیر وہ زمین پر اوندھا پڑا فون دیکھتی رہی،اچانک آکسیجن کی کمی کا احساس ہوا تو ایک گہرا سانس لیا،اور سانس واپس بحال ہوا۔

فون اٹھایا،اور اب کے زیادہ ٹھوس ہاتھوں سے اسے تھاما،صحن میں موجود جوتوں کے نشان کی تصاویر اتاریں اور پھر فوراً اندر چلی گئی،لاونج کا دروازہ اچھے سے لاک کیا جالی کے آگے پردہ کیا اور اپنے کمرے میں جا کر دروازہ اندر سے لاک کرلیا۔

دماغ بلکل خالی تھا۔

مہر نہیں جانتی تھی مہر کو کیا کرنا ہے۔

اپنے گرد بنایا گیا حفاظتی حصار جس پر مہر کو مکمل اعتماد تھا،اس میں یہ پہلی دراڑ تھی۔اور اس دراڑ سے ایک خوف کی جڑ،رینگتی اندر داخل ہوئی۔"مہر النساء میر محفوظ نہیں ہے۔"

عورت محفوظ نہیں ہے یہ ایک امر ہے،ایک معمول ہے۔ساری عورتیں اس بات کو اجتمائی طور پر قبول کر چکی ہیں،لیکن۔۔مہر النساء میر محفوظ نہیں ہے۔۔۔یہ ایک بہت ہی مخصوص امر تھا۔

وہ بتانا چاہتی تھی۔۔۔مگر کسے۔۔۔عموماً تو وہ اپنے مسئلے خود ہی حل کرتی تھی،لیکن اگر کوئی ایسا مسئلہ ہو جس میں کسی مرد کا داخلہ لازمی ہو تو عدیل کی مدد لے لیتی۔۔لیکن یہ۔۔۔یہ بات وہ عدیل کو کیسے بتائے۔

کیا وہ سب سے پہلے مہر کی جاب اور آزادی پر ہاتھ نہیں اٹھائے گا؟

بلکے نہیں۔۔۔اس سے بھی پہلے وہ مائدہ کو طعنہ دے گا۔وہ مائدہ کو قصوروار ٹھہرائے گا۔

مہر ایسا کوئی ارادہ نہیں رکھتی تھی۔

مہر کے دماغ میں فوراً ماضی کا ایک واقع گزرا تھا جب عدیل نے مہر کو گھر پر خود سے پلمبر بلانے پر کچھ عجیب سا طعنہ دیا تھا۔ عدیل ان مردوں میں سے تھا جنہیں آزاد عورتوں سے ایک چڑ سی تھی۔۔۔اور وہ یہ بات دبے دبے انداز میں مائدہ سے کئی دفعہ کہ بھی چکا تھا۔

مہر دروازہ لاک کر کے پردہ برابر کرتی اندر کمرے میں آ گئی۔۔۔ کمرے میں آ کر دروازہ لاک کیا۔اس کے آگے کچھ سامان دھرا۔۔۔اور انتظار کرنے لگی۔

صبح کا انتظار۔

کیونکہ کہتے ہیں رات کے خوف اور سائے صبح کی روشنی سہار نہیں پاتے۔بس صبح ہو جائے اور وہ محفوظ ہو جائے گی۔

باہر صحن میں رات اپنے آدھ کو پہنچ چکی تھی۔خاموشی نے اطراف سے آنکھیں موندھ رکھی تھیں۔

درخت کی مضبوط ٹہنی سے آج بھی سب ویسا ہی صاف دیکھائی دیتا ہے۔مہر کے کمرے کا ذرا ہٹا پردہ اور اندر اسکا اندھیرے میں ڈوبا کمرہ۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

صحن پار کر کے سیڑھیوں کی ہلکی جلتی روشنی میں لاونج کے دروازے تک آنا قدرے آسان ہے۔

دروازے کی جالی سے اگر جو چہرہ چپکا کر اندر دیکھا جائے تو صرف لاونج کی ہلکی سی جھلک دیکھائی پڑتی ہے۔جالی سے چپکے ہونٹ مسکراتے ہوئے سخت جالی سے ذرا رگڑ کھا جاتے ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

باب نمبر ۳

مہر صبح آفس کے اوقات سے کچھ قبل ہی نکل گئی تھی، آفس سے پہلے وہ پولیس اسٹیشن آئی ۔ عمارت کے سامنے کھڑے ناجانے کتنے ہی لمحے گزار دیئے۔

پھر مہر سیدھی تھانے کے داخلی دروازے سے داخل ہو رہی تھی جب دروازے پر موجود چوکیدار نے کسی اچنبھے سے پر اعتماد سی اندر جاتی مہر کو دیکھا تھا۔ بنا کچھ پوچھے بنا کچھ بتائے۔

"بی بی آپ کے ساتھ کوئی مرد حضرات نہیں ہیں؟"

وہ ایک غیر ضروری سوال تھا، مہر ٹھٹکی، مڑی۔۔۔ چوکیدار کی جانب دیکھا۔

"نہیں میں خود ہی شکایت درج کروانے آئی ہوں۔"

مہر کی بیس سالوں کی ڈگریاں نا جانے کس کھاتے میں جا گری تھیں اور اس کی آواز اختتام پر ذرا لڑکھڑائی تھی۔

"پر بی بی ایسے تو شکایت درج نہیں ہو گی۔۔۔"وہ کسی ہمدردی میں بولا تھا۔

"ایسے کیوں نہیں ہو گی۔۔۔ میرے پاس اپنا ذاتی شناختی کارڈ ہے، اپنے شہری حقوق ہیں ۔"

مہر کیا کہنا چاہ رہی تھی اور کس سے کہنا چاہ رہی تھی۔۔۔ گارڈ مہر کی شکل دیکھے گیا۔۔۔ پھر دور ٹوکن کاونٹر کی جناب اشارہ کیا۔"دیکھ لیں بی بی اگر آپ کو ٹوکن مل جاتا ہے تو اندر چلی جایئے گا۔

وہ نا بھی بتاتا تو مہر کو معلوم تھا۔ وہ منہ سیدھ اندر چلی آئی۔

ٹوکن کیسے نا ملتا، مہر کوئی مجرم تھوڑی تھی۔۔۔۔ وہ ٹوکن لے کر ویٹنگ ایریا میں بیٹھ گئی جہاں فرنٹ ڈیسک پر اسے شکایت درج کروانے کا ایک فارم دیا گیا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مہر نے واقعات کی تفصیلات لکھیں، اپنی معلومات درج کیں اور فارم واپس فرنٹ ڈیسک پر جمع کروایا۔

"میری شکایت پر کب ایکشن لیا جائے گا؟"

فرنٹ ڈیسک پر بیٹھے لڑکے نے ایک جانچتی نگاہ سے مہر کو دیکھا تھا۔۔۔

"کیا شکایت ہے آپکی؟ کوئی کتا بلی گم گیا ہے آپکا؟"

مہر کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔ "میری اسٹاکنگ کی کمپلین ہے۔ سمجھے۔۔۔۔۔۔۔ کیا میرا اور تمہارا کوئی مزاق ہے؟"

جواباً وہ کھسیانا سا ہنسا، پھر خاموش ہو گیا۔

اب کے مہر دوبارہ منہ کھولتی، لڑکے نے ایک پرچہ مہر کی جانب بڑھا دیا۔

"آپکی شکایت ہریسمنٹ کمپلین ڈیسک کی جانب بھیج دی گئی ہے، یہ آپکا ٹوکن ہے، اپنی باری کا انتظار کریں، آپکو جلد اندر طلب کر لیا جائے گا۔۔۔

اس کی باری آئی تو اسے اندر کیبن میں بھیجا گیا جہاں اسے اپنی شکایت درج کروانی تھی۔

کیبن میں ایک عدد خاتون کانسٹیبل موجود تھیں۔

انھوں نے مہر کو بیٹھنے کا کہا اور اس سے اسکی شکایت کے متعلق سوال کیا۔

ساتھ ساتھ ہاتھ میں پکڑی مہر کی شکایت پر ایک سرسری سی نگاہ ڈالنے لگی۔ مہر نے اپنے ارد گرد ہوتے تمام واقعات کہہ ڈالے تھے، فون میں کھینچی تصاویر اور ٹیکسٹ میسج کانسٹیبل کے سامنے رکھے۔ جس پر کانسٹیبل کے چہرے پر ایک رنگ سا گزرا تھا۔ جو ایک اکتاہٹ میں بدل کر ٹھہر سا گیا۔

مہر خاموشی سے انھیں دیکھے گئی۔ اسکی گود میں دھرے ہاتھ بھیگ رہے تھے۔

"مس مہر، میری بات غور سے سنیں۔ یہ ایک اسٹاکنگ کیس ہے۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ہمیں ایک شخص چاہیئے جس کے خلاف ہم رپورٹ کھول سکیں۔"

"پر میں نہیں جانتی وہ کون ہے؟"

جواباً کانسٹیبل مہر کی شکل دیکھے گئی۔۔۔

"تو آپ کس کے خلاف شکایت درج کروانے آئی ہیں؟ کیا آپ یہاں ہم دونوں کا وقت ضائع کروانے آئی ہیں؟" لہجہ ایک مسلسل اکتاہٹ لیے ہوئے تھا۔

مہر کو سانپ سونگھا۔ کانسٹیبل نے ایک گہرہ سانس خارج کیا۔

"بی بی آپکے کیس کو ایک انفرادی اسٹاکنگ کیس کے طور پر کھولنے سے پہلے ہمیں کسی ملزم کی ضرورت ہے۔" ایک ناگواریت سی مہر کی نظروں میں اتری تھی۔ اسے کانسٹیبل کا رویہ کچھ خاص پسند نہیں آیا تھا۔ آخر وہ مہر کی بات کو سنجیدہ کیوں نہیں لے رہی؟

"مجھے شک ہے کہ آپ اکیلی رہتی ہیں؟"

مہر نے اثبات میں سر ہلایا۔ کانسٹیبل کی نظر میں کچھ تھا جیسے اسکا کوئی شک صحیح ثابت ہو گیا ہو

۔

"لیکن میرے نیچے والے پورشن میں میری بہن اور بہنوئی رہتے ہیں۔"

"کوشش کریں کے ابھی آپ اپنے گھر میں رہیں، اپنی فیملی کے ساتھ۔"

مہر لاجواب سی کانسٹیبل کو دیکھے گئی جس نے بات مکمل کر کے مہر کی شکایت کے فارم کو ایک طرف کر دیا تھا۔

مہر اسٹیشن سے باہر آ گئی،

ایک مصروف صبح کی بھیڑ چال سڑکوں پر رواں تھی۔

اسٹیشن کی عمارت کے باہر، مصروف بھاگتی دنیا میں وہ اپنا بیگ کا سٹرپ سختی سے پکڑے دوسرے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے اسی ہاتھ کا انگوٹھا چھیلتی خاموش کھڑی تھی۔

یہ زندگی میں پہلی دفعہ تھا جب اسنے اپنی تنہائی ایک الگ انداز میں محسوس کی تھی۔ جیسے وہ بہت چھوٹی ہے۔ جیسے وہ بہت کمزور ہے۔ اور یہ کسی تذلیل کے مترادف تھا۔

شاید کوئی کمی رہ گئی تھی، اسے دھیان رکھنا چاہئے اسے اپنے گرد حفاظت کا خیال رکھنا چاہئے۔

"بی بی یہاں کھڑے نہیں رہ سکتے وہاں جا کر بیٹھ جاو۔" پیچھے بیٹھے گارڈ نے اسے بیچ گیٹ سے ہٹ کر دور دیوار کے ساتھ نصب نشستوں پر بیٹھنے کا کہا تھا۔

مہر فوراً وہاں سے ہٹ گئی۔

نگاہ سڑک پر دوڑتی گاڑیوں میں سے ایک عدد آٹو کی تلاش میں تھی۔

ایک آٹو اسے کھڑا پا کر اس کے نزدیک آن رکا

"جی باجی کہاں جانا ہے۔"

مہر جاگی تھی،"اوہ۔۔وہاں۔۔"اپنی کمپنی کا پتا بتایا اور رکشے میں بیٹھ گئی۔

شور لوٹ آیا تھا۔لمحے بھر کو امڈا وہ احساس واپس تحلیل ہو چکا تھا۔

رکشہ باقی کی بھیڑ میں جا ملا۔

اور دنیا جاری رہی۔

جیسا کہ اسکا دستور رہے۔

عین جہاں وہ کھڑی تھی اس سے کچھ پیچھے جایا جائے،اتنا فاصلہ کہ اسٹیشن کی عمارت کا داخلی گیٹ آجائے جو کہ ریسپشن پر کھلتا تھا۔۔

گیٹ کی چوکھٹ سے کندھے کی ٹیک لگائے،ایس ایچ او کی وردی میں ملبوس،بازو سینے پر باندھ رکھے تھے یوں کے ایک ہاتھ میں کیپ پکڑی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہاں وہ کھڑا وجود، اب اس خالی جگہ کو دیکھ رہا تھا جہاں کچھ دیر پہلے مہر موجود تھی۔

"ایس ایچ او صاحب آپ ابھی تک یہاں کیوں کھڑے ہیں اندر آپکے استقبال کے لیے میٹنگ تیار کی گئی ہے، بریفنگ کا آغاز کرنے کے لیے آپکا انتظار ہے،" جونیر کانسٹیبل جو کہ اسے ڈھونڈتا باہر آیا تھا، داخلی ایریا میں کھڑا پکار کر بولا۔

ایس ایچ او نے ٹیک چھوڑی، ہاتھ میں پکڑی کیپ سیدھی کر کے سر پر جماتا بولا۔

"پتا ہے ناصر کسی کہنے والے نے کہا ہے کہ اگر آپکو کسی کو معاف کرنا ہو، سمجھنا ہو، چاہنا ہو تو ایک لمبے عرصے تک آپ اس شخص کی پشت دیکھتے رہو، انکی جھکی پشت سے جھلکتی تنہائی آپکو اور کچھ نہیں تو کم از کم ایک بات ضرور باور کروادے گی۔"

ناصر کی جانب مڑا۔۔۔

"کہ وہ تنہا ہیں۔"

ناصر ایس ایچ او کی بات تو نا سمجھ پایا لیکن ایس ایچ او کو اسکا نام پتا ہے اس بات پر حیرت سے اسکا منہ کھلا کا کھلا، رہ گیا، سو وہ بس اثبات میں سر ہلا سکا۔

"کیا آپ اس باجی کی بات کر رہے ہیں جو ابھی وہاں اکیلی کھڑی تھیں؟ آپ انھیں جانتے ہیں؟"

"سارے تنہا لوگوں کے سائے ایک سے ہوتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ میں انھیں ذاتی طور پر جانتا بھی ہوں۔"

کہتا وہ ناصر کو اندر آنے کا اشارہ کرتا اندر کی جانب بڑھ گیا۔

سینٹرل ڈسٹرکٹ اسٹیشن میں نیا ایس ایچ او آلاٹ ہوا تھا۔

ایس ایچ او۔۔۔ تیمور عالم۔۔۔۔

تھانے جانے کے بعد سے آج تیسرا دن تھا اور اس دن کے بعد سے ساری راتیں پر سکون گئی تھیں، کچھ انہونا نہیں ہوا تھا،

آج سوسائٹی کے سامنے اتر کر مہر نے اپنا بیگ کندھے پر ڈالا اور اپنے گھر کی جانب چل دی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سوسائٹی کے آغاز پر سے ہی ایک ہیولہ بھی اندر داخل ہوا تھا۔ وہ ایک انجان ہیولہ تھا۔

چلتے چلتے اچانک ایک احساس جاگا،

کوئی اسکا پیچھا کر رہا تھا۔

مہر نے فوراً مڑ کر دیکھا۔۔۔ سڑک خالی تھی۔

وہم مان کر یہ خیال جھٹکا اور واپس چلنے لگی، اور اگلے چند لمحوں میں پھر کوئی اسکا پیچھا کر رہا تھا

۔اب کہ وہ رُکی نہیں چلتی رہی، اس کی پشت پر موجود وہ سایا قدم بڑھ رہا تھا وہ محسوس

کر سکتی تھی، اس کی موجودگی کا احساس قریب آتا جا رہا تھا۔ مہر نے سانس روک ایک ہاتھ

سے بیگ کی اسٹریپ بھینچی اور دوسرے سے بیگ میں موجود پیپر اسپرے ہاتھ میں پکڑی،

اس سے پہلے کے قدم بھی رفتار پکڑتے۔

"سانس اور چال متوازن رکھو۔"

آواز اسکے پہلو سے آئی تھی۔ وہ فوراً پلٹی۔ اور سامنے والے پر اسپرے کھول دیا۔ اسکی چیخ

نہیں نکل پائی تھی اور آنکھیں بھینچ رکھی تھیں۔ قدم لڑکھڑائے تھے۔۔۔

چند لمحے سرکے۔

"گڈ جاب۔"سامنے سے جواب آیا۔

مہر نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں۔

"اب بس کرنا یہ ہے کہ اگر محسوس ہو کوئی آپکا پیچھا کر رہا ہے تو دائرے میں چلنے لگو،اور اگر دو تین چکر پر بھی وہ پیچھا نا چھوڑے تو پھر سمجھ جاو وہ تعاقب کار ہے اور بلکل یوں ہی کچھ خطرناک سا اسکی جانب پھینک دو، تعاقب کاران اچانک کے حملوں کے لیے تیار نہیں ہوتے،وہ فوراً کمزور پڑ جاتے ہیں۔"

لیکن وہ کہنے والا مکمل تیار تھا۔

مہر آنکھیں پھاڑے اس ہدایات دیتے شخص کو دیکھے گئی جو چہرہ رومال سے ڈھانپے،یوں کے اسکی آنکھیں بھی ڈھکی ہوئی تھی،ضرور مرچوں سے بچنے کے لیے۔وہ چھ فٹ سے نکلتا ایتھلیٹک سڈول وجود جس پر سیاہ مکمل آستینوں کی کمپریشن شرٹ اور نیچے کارگو پہن رکھا تھا۔حلیے سے معلوم ہوتا تھا کہ یا تو وہ شخص جم سے آرہا ہے یا جم جا رہا ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اور میں کیسے مان لوں کے تم اسٹاکر نہیں ہو؟"

مہر نے جیسے کچھ یاد آنے پر فوراً اسپرے دوبارہ سامنے والے پر تان لی۔ دو قدم پیچھے ہوئی۔

سامنے والے نے رومال ہٹایا، چہرہ عیاں ہوا۔

اور وہ ایک لمحہ تھا۔

اور تو بہت سارا کچھ ایک ساتھ آیا اور گیا تھا لیکن۔۔۔

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ماضی کا ایک پرندہ کہیں سے اڑتا بھٹکتا آپ کے حال کی کھڑکی میں آن بیٹھتا ہے۔

"تیمو۔۔۔" وہ کہنے والی تھی کہ

"آپ ٹھیک ہیں؟" وہ پھر مخاتب ہوا تھا۔۔ "میں ایس ایچ او تیمور عالم، ڈریں مت، آپ محفوظ ہیں۔"

کچھ چھناکے سے ٹوٹا تھا۔

مہر کے چہرے پر ایک ساتھ کئی رنگ آئے اور گئے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ جانتی تھی کہ وقت کے زیرِ اثر چہرے بدل جاتے ہیں، پر کیا اسکا چہرہ اتنا بدل گیا تھا کہ وہ پہچان نہیں پایا۔

تیمور عالم، مہر النساء میر کو پہچان نہیں پایا۔

مہر نے اثبات میں سر ہلایا۔ اپنے تاثرات ٹھیک کئے، اسپرے بیگ میں واپس ڈالی۔۔

سامنے موجود شخص کے چہرے کے اعصاب نرم پڑے تھے۔ تنی نظر ڈھل سی گئی۔

وہ مہر کی جانب دیکھے گیا۔

مہر کے چہرے پر ایک مسکینیت تھی جو نا جانے کہاں سے اتر آئی تھی۔

ایک طویل خاموشی

اور پھر ایک گہرہ سانس۔۔۔

"شٹ۔۔۔۔"بلکل بدلے انداز میں بولا تھا۔

مہر نے اس اچانک لفظ پر سر اٹھایا لیکن اس سے پہلے کے وہ سامنے والے کے چہرے کا تاثر دیکھتی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سامنے والا وہیں اپنے پورے قد اور وجود کے ساتھ پنجوں کے بل بیٹھ گیا، ایک ہاتھ ہوا میں کھڑا تھا اور دوسرا بازو چہرے کے گرد لپیٹ لیا۔

ماضی کے اس پرندے کی پشت پر ایک پورا ٹائم پورٹل کھلا تھا۔ اور بے ارادی طور پر سارے اطراف نے ایک ساتھ اس پورٹل میں چھلانگ لگا دی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

باب نمبر ۴

(ماضی)

وہ پنجوں کے بل بیٹھا شخص واپس اٹھ کھڑا ہوا،اور ہاتھ میں پکڑی کنفیٹی پورے اسٹیج پر بکھیر دی،اور سامنے تماشائی پھر کسی نئے لطیفے سے محظوظ ہوتے ہنسی سے لوٹ پوٹ ہوئے تھے۔

اٹھارہ سالہ مہر کا یونی میں پہلا سیمسٹر تھا۔

اس نے آتے ہی وہاں ایک دو لوگوں سے جان پہچان بنالی تھی جو کہ اُس کے کام آسکتے تھے

۔

اس سے زیادہ ایک انسان دوسرے انسان کے لیے اور کیا ہی ہے،

ایک ریسورس،ایک بیک آپ پلین

صالح بھی انھیں میں سے ایک تھی۔ جو کہ پورا دن اس کے ساتھ لٹکی رہتی تھی۔ مہر نہیں جانتی کہ صالح کو ایسا کیا دیکھتا تھا مہر میں اور وہ کیوں سمجھتی تھی کہ مہر اسکی دوست ہے، حالانکہ مہر نے کبھی لفٹ کے آغاز پر اس کا انتظار نہیں کیا تھا اور نا ہی کلاس کے بعد اس کے اُٹھ جانے کا انتظار کرتی تھی۔ ادھر کلاس ختم ادھر وہ خاموشی سے باہر آجاتی تھی۔

آج مہر صرف ایک چھوٹی سی اسائمنٹ کی وجہ سے یونی آئی تھی اور صالح نے اسے جا پکڑا اور پھر زبردستی لاکھ منع کرنے کے باوجود اسے اپنے ساتھ آڈیٹوریم میں ہوتی ویلکم پارٹی میں لے گئی جو کہ سینئرز نے جونئرز کے لیے ارینج کی تھی۔

"وہ تیمور ہے۔

یہاں سب اسے ٹی اے بولتے ہیں، وہ ایونٹ سوسائٹی کا ہیڈ بھی ہے ۔"

صالح اسکے کان میں چلائی تھی، پہلے سیمسٹر کے اختتام پر سینئرز کی جانب سے میوزک نائٹ رکھی گئی تھی، جو کہ میوزک نائٹ کم اور کامیڈی نائٹ زیادہ تھی، ہر دو منٹ کے بعد وہ ایک

شخص اسٹیج پر موو جود ہوتا تھا اور سارا مجمع ہنسی میں لوٹ پوٹ۔ ابھی وہ واپس اسٹیج کی زمین پر سے کنفیٹی اکٹھی کر رہا تھا۔

ایونٹ ختم ہوا تو مہر صالح سے پہلے ہی وہاں سے اٹھ گئی۔

اسکی دلچسپی ختم ہو چکی تھی، اور اب وہ گھر کے لیے نکلنا چاہتی تھی۔ یونی کی بیسمینٹ میں آ کر صالح کو ایک میسج ڈارپ کر دیا اور فون بند کر کے بیگ میں گرا دیا۔

"اکبر علی فرسٹ ائر کی لڑکی اسٹاک کرتے ہوئے ایکسپوز۔" ایک خبر تھی جو کہ یونی کے فارم پر آج صبح سے چل رہی تھی۔

صالح نے مہر کو بھی وہ خبر دیکھائی۔

"یار شکل سے تو قدرے ثوبر معلوم ہوتا ہے، لیکن حرکتیں۔۔ ای ی یووو۔۔" صالح نے ناک چڑائی تھی۔

مہر کو اسٹوڈنٹ کانسل آفس میں طلب کیا گیا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

دراصل وہ شکایت مہر نے ہی درج کروائی تھی، لیکن اب وہ پچھتا رہی تھی۔۔۔اسے صرف اکبر سے پیچھا چھڑوانا تھا،اور اسے یہ ہی بہتر عمل لگا۔

مہر ایک کوفت کے ساتھ وہاں آئی تھی، آفس کا دروازہ کھولا تو سامنے کا منظر عجیب تھا ۔اسٹوڈنٹ کانسل کا آفس دراصل ایک کونے میں خیرات کے نام پر دیا گیا ایک چھوٹا سا کمرہ تھا،ہاں پر وہاں AC اور PC کی سہولت موجود تھی۔ایک طرف لگی الماری میں کاغزات اور فائلز کے جا بجا ڈھیر تھے۔جو دکھنے میں ردی معلوم ہوتی تھی۔

سامنے صوفے پر آڑے ترچھے پڑے دو وجود ہاتھوں میں پکڑے کنسولز پر گیمز کھیلنے میں مصروف تھے ایک لڑکی اور دوسرا لڑکا، قریب ایک ڈیسک پر موجود ایک لڑکا کمپیوٹر کے سامنے بیٹھا اس میں مصروف سا کی بورڈ پر انگلیاں چلا رہا تھا۔

تب ہی آفس سے منسلک باتھ روم کا دروازہ کھلا اور چوتھا وجود باہر آیا،

"یار میں نے ابھی دو دن پہلے یہاں ہینڈ واش رکھا تھا نا، تم لوگ ہینڈ واش سے ہاتھ دھوتے ہو یا اسے کھاتے ہوں؟ تنگ آ گیا ہوں میں تم لوگوں کی فضول خرچیوں سے۔"

پھر مہر کو دیکھ کر خاموش ہوا،اپنی عینک درست کی اور بنا الفاظ کے سوالیہ انداز میں مہر کی جانب دیکھا۔

اس سے پہلے کے مہر اپنا منہ کھولتی اسے اپنی پشت پر کسی کی موجودگی کا احساس ہوا تھا۔

"ارے تیمور آگئے؟" کنسول پر موجود لڑکی چلائی،اپنی جگہ سے اٹھی۔۔۔"یہ پکڑو یہ راونڈ جتو او میں ابھی اپنی اٹینڈینس لگوا کر آتی ہوں۔۔۔ہارے تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔" کہتی وہ اپنا جوتا اڑستی وہاں سے بھاگی اور مہر کے برابر سے نکلتی مہر کے پیچھے موجود شخص کو کنسول پکڑاتی وہاں سے بھاگ گئی۔

مہر مڑی تھی اس کے پیچھے موجود شخص اب اسکے عین سامنے اسکے چہرے پر تھا۔۔۔

"اوہ سوری۔۔۔"وہ لڑکھڑاتی دو قدم پیچھے ہوئی۔

تیمور جو بھاگ کر گئی لڑکی کو ابھی کچھ سنا ہی دینے والا تھا مہر کی شکل دیکھ کر ٹھٹکا۔

"آپ کو کوئی مدد چاہیئے؟"گویا ہوا

"مجھے یہاں آنے کا کہا گیا تھا۔"

تیمور نے مہر کے سر کے اوپر سے اندر جھانکا۔۔۔ کمپیوٹر کے سامنے موجود وجود کو آواز لگائی۔

"ادیب تم نے بلایا ہے انھیں؟"

وہ جیسے جاگا، سر اٹھا کر مہر اور تیمور کی جانب دیکھا۔۔۔"ہاں مجھے ان کا اکبر والے واقع سے متعلق بیان ریکارڈ کرنا تھا، میرے اگلے آرٹیکل کے لیے۔"

تم سے کس نے کہا اتنی گہری چھان بین کرنے کو، یونی ورسٹی والے کیا پیسے دیتے ہیں تمہیں اس صحافت کے؟"تیمور ذرا غصے سے بولا تھا۔

مہر اسکی اونچی آواز پر ذرا ٹھٹکی تھی۔ پھر خود ہی اندر داخل ہو گئی۔

ادیب نے اسے اپنے برابر موجود کرسی پر آ کر بیٹھنے کا کہا۔

تیمور نے ایک کوفت سے اسے دیکھا تھا۔ پھر ہاتھ میں پکڑے کنسول سمیت صوفے پر ڈھ گیا۔ مہر نے ایک اچٹتی سی نگاہ اس پر ڈالی تھی، وہ اسکی کوفت کی وجہ نہیں سمجھ پائی تھی۔

تیمور کنسول لے کر لڑکی کی چھوڑی گئی گیم واپس شروع کر چکا تھا۔اور باقی دونوں لڑکوں کے ساتھ باتوں میں مصروف تھا،وہ تینوں ہی سخت نالائق لگ رہے تھے،صرف چوتھا ادیب تھا جو کہ کچھ پروفیشنل معلوم ہوتا تھا۔

" by the way let me introduce ourselves"

ادیب نے بات کے آغاز سے پہلے اس تعارف کو ضروری سمجھا۔

"میں ادیب حسن،یونیورسٹی کے اندرونی میگزین کا اڈیٹر اور ساتھ ساتھ پارٹ ٹائم جرنلسٹ۔"

"اسٹوڈنٹ کانسل کے نام سے یہ کلب صرف کاغزات میں ہے تاکہ ہماری رپورٹ پر کچھ مزید اسٹارز لگ سکیں،ویسے بس یہاں کام کا بندہ میں ہی ہوں،اس کے علاوہ تیمور اور ثمن ایونٹس ارینج کروانے کے ہیڈ ہیں اور یہ باقی دونوں نمونے۔۔۔"ادیب نے ایک گہرہ سانس خارج کیا۔

"ان کے گھر اے سی نہیں ہے اس لیے یہ یہاں پائے جاتے ہیں۔"

مہر ادیب کو کوفت سے دیکھے گئی۔وہ ایک غیر ضروری تعارف تھا،اس کا دل اچاٹ ہو رہا تھا ،،وہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی۔پر پھر اپنا کام پہلے مکمل کیا اور ادیب کے عجیب و غریب سوالوں کے مکمل جواب دئے۔۔۔۔شاید سارے صحافی ایسے ہی عجیب و غریب ہوتے ہیں ۔وہ نہیں جانتی تھی۔یہ اسکا پہلا تجربہ تھا۔

اپنا کام مکمل کر کے وہ باہر آ گئی۔

تیمور بھی اپنا بیگ اٹھاتا مہر کے پیچھے باہر نکل آیا۔

مہر اپنے دھیان اپنی کلاس کے فلور پر جانے کے لیے لفٹ کی جانب جا رہی تھی لیکن اسنے محسوس کیا تھا۔۔۔جیسے تیمور ایک مخصوص فاصلہ رکھے اس کے پیچھے پیچھے ہی آ رہا تھا حتی کہ وہ لفٹ تک آ گئی اور تیمور سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا۔

مہر نے دو دو سیڑھیاں پھلانگ کر جاتے تیور کی پشت دیکھی تھی،ایک عام یونی کے دن پر بھی وہ جینز اور سفید شرٹ پر گہری میرون چیک والی کھلی شرٹ میں ملبوس تھا جس کے بٹن سامنے سے کھلے تھے،غضب یہ کہ وہ nerd بھی نہیں لگ رہا تھا۔

وہاں مہر نے قریب کھڑی لڑیوں میں چہ مگوئیاں ہوئی تھیں۔

" he is so hot yaaarrrr"

" i know rriigghhttt."

مہر کے حلق میں ایک کڑواہٹ سی گھلی، فوراً چہرہ جھٹکا اور لفٹ میں داخل ہو گئی۔

وہ جو بھی احساس تھا، مہر نے اسے مکمل لپیٹ کر ایک جانب ٹھونس دیا۔ جیسا کے وہ اپنے تمام احساسات کے ساتھ کرتی تھی۔

ہاں ٹھیک ہے، وہ اسکا saviour تھا۔۔۔ بس شاید اسی لیے اسکے دل میں تیمور کے لیے کوئی نرم کونا ابھرا ہو گا، لیکن یوں لڑکیوں کی توجہ کا مرکز بنا دیکھ کر دل واپس اچاٹ سا ہو گیا۔

یونی دو دن بعد واپس معمول پر آئی تھی،

لیکچر مکمل کر کے مہر کلاس سے باہر آئی اور کوریڈور سے ہوتی واپس لفٹ کی جانب جا رہی تھی جب کوڑیڈور کے درمیاں سے نکل کر جاتی سیڑھیوں کے سامنے ٹھٹکی وہ سیڑھیاں نیچے مین ہال کی طرف جاتی تھیں۔سیڑھیوں پر ایک جمِ غفیر سا تھا۔

اگلے ہی لمحے اسکا دل ایک دم ڈوبا،اسے لڑائی کی آواز آ رہی تھی جیسے کوئی زمین پر گتھم گتھا ہو۔۔۔مہر نے اس سے پہلے کبھی کوئی لڑائی فیس ٹو فیس نہیں دیکھی تھی۔

ذرا آگے ہو کر مہر نے ریلنگ سے نیچے جھانکا وہاں دو وجود ایک دوسرے کے کالر پکڑے ہوئے ایک دوسرے کے چہروں پر چلا رہے تھے،

بال اور کپڑے بے حال تھے،

مہر کی جائزہ لیتی نظر ٹھری۔

وہ تیمور تھا اور دوسرا میں اکبر۔۔۔

مہر وہ دونوں چہرے بہت اچھے سے پہچانتی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ایک انجانے احساس تلے مہر سیڑھیوں سے نیچے آئی۔۔۔ چلتی عین دونوں گتھم گتھا وجود کے نزدیک آ کر رکی۔۔

وہ دونوں بھی ٹھٹکے تھے۔

اکبر مسکرایا،"سی مہر مجھے پتا ہے تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے، میں نے سب کو ہماری چیٹس دیکھائی ہیں، سب جانتے ہیں کہ ہم اچھے دوست ہیں، تم اس کو بھی کیوں نہیں بتاتی کہ میں تمہیں اسٹالک نہیں کر رہا تھا اور یہ کہ ہم اچھے دوست ہیں۔"تیمور کی جانب اشارہ کیا۔

مہر ایک قدم آگے بڑھی اور کھینچ کر ایک تھپڑ اکبر کے چہرے پر جڑ دیا۔

"کیا تمہیں ذرا سی بھی شرم ہے، بجائے اس کے کہ تم اپنی حرکت کا ازالہ کرو تم ہڈ دھرمی پر اتر رہے ہو۔ کیا تم نے باونڈریز کے بارے میں سن رکھا ہے یا نہیں؟"

"باونڈریز کا پتا ہوتا تو اسٹاکنگ کیوں کرتا۔"تیمور عین مہر کے لہجے سے لہجہ ملاتا بولا تھا۔

کیا یہ دخل اندازی ضروری تھی؟

تب ہی مہر کی نگاہ اکبر کے پیروں میں بکھرے پمفلیٹس پر پڑی۔۔۔

مہر کا بولتا منہ بند ہوا۔ایک دم اسے احساس ہوا۔۔۔کہ وہ سو لوگوں کی نظروں کے عین درمیان کھڑی تھی۔

ڈین اور نتظامیہ آچکے تھے۔۔۔اور اکبر کو وہاں سے لے گئے۔

مہر نے ایک پمفلٹ اٹھایا۔اکبر نے وہ پمفلٹ اپنے اور مہر کے حق میں بنائے تھے،

چیزیں واضح کرنے کے لیے، کیونکہ لوگ باتوں کو جلد الٹا سیدھا مطلب دے دیتے ہیں،

ایک دم ایک احساس جاگا۔وہ صبح سے دو تین دفعہ یہ پمفلیٹس دیواروں پر لگے دیکھ چکی تھی

۔پر اس نے بلکل توجہ نہیں دی۔

لوگوں کا ہجوم وہاں سے چھٹنے لگا۔

مہر نے کسی طیش کے ساتھ زمین سے وہ پمفلٹ اکٹھے کیے جنہیں وہ ڈسپوز کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔

مڑی، تو تیمور وہیں اسکے سر پر کھڑا ہونکوں کی طرح اسے دیکھ رہا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میں نے باقی جگہوں سے یہ پمفلیٹس ہٹوا دیئے ہیں۔ بس یہی باقی ہیں۔"اوہ تو وہ واقعی اپنی ذمہ داری جانتا تھا۔

مہر کی آنکھ پھڑکی،دانت پیسے۔۔۔دل تو تھا کہ ایک مکا اس گدھے کے گال پر بھی جڑ دیتی پر پھر قابو کر گئی۔ آنکھوں میں ایک تری سی آئی تھی۔

چہرہ جھکاتی وہ تیمور کے برابر سے ہوتی وہاں سے نکل گئی۔"حد ہے۔"

تیمور نے مہر کی دور جاتی بڑبڑاہٹ سنی تھی۔

مڑ کر اسے دیکھا تھا،جب تک کہ وہ اسکی نظروں سے اوجھل نہیں ہو گئی۔۔۔

تیمور کو وہ لڑکی نہایت روڈ لگی تھی۔ آخر اسے دوسری لڑکیوں کی طرح توجہ یا ہمدردی کیوں نہیں چاہیئے۔اسے کیوں لگتا ہے کہ وہ سب اکیلے سنبھال سکتی ہے۔

وہ ایک اوسط درجے کی سوچ تھی جو کہ مہر کو جاننے والا کوئی بھی شخص بہت آسانی سے کر سکتا تھا۔

پھر کچھ سمجھ نہیں آئی تو زمین پر پڑے باقی پمفلٹس اٹھانے لگا۔

"میں نے خود مہر کو اکبر کے ساتھ بات چیت کرتے دیکھا ہے، ایک دفعہ تو وہ یہاں اسے لائبریری میں ٹیوشن دے رہی تھی اور ایک دفعہ وہاں دونوں باتیں کرتے ایک ساتھ لفٹ سے باہر آئے تھے، اور ان دونوں دفعہ میں وہ بالکل سیٹ تھی ہنس بول رہی تھی. تو پھر بھلا اک دم سے اکبر اس کا اسٹاکر کیسے ہو گیا. مجھے تو لگتا ہے مہر نے اس کے ساتھ غلط کیا ہے۔"

لائبریری میں ان لڑکیوں سے کچھ فاصلے پر موجود مہر انکی باتیں صاف سن سکتی تھی۔

کوئی بھی ذرا دھیان دیتا تو سن سکتا تھا۔۔۔میں بھی سن سکتا تھا۔

"پتا ہے میں نے اکبر کی طرف کی کہانی بھی سنی تھی....اس نے خود کہا ہے کہ وہ مہر کا بہت اچھا دوست ہے اور مہر اس پر الزام لگا رہی ہے۔"

پر وہ خاموشی سے ہتھیلی پر گال ٹکائے انکی گوسپ سنتی رہی۔۔۔اور تب ہی کوئی پوری لائبریری چھوڑ کر عین اسکے سامنے ان کھڑا ہوا تھا اور پھر دھپ سے کتابوں کا ایک بنڈل مہر کی میز پر رکھا۔

مہر نے چونک کر سر اٹھایا۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی۔۔۔وہ تیمور تھا۔

"ان پر نظر رکھنا۔۔میں ذرا آتا ہوں ابھی باہر سے ہو کر۔۔۔اگر لائبریرین کو پتا چلا کہ میں اپنا ذاتی سامان چھوڑ کر لائبریری سے غائب ہوں تو پھر وہ بنا جرمانا مجھے واپس نہیں لوٹائے گی۔

اور کہہ کر وہ وہاں سے چلا گیا۔

مہر کے ماتھے پر بل پڑے تھے،اندر کچھ کلسا۔۔۔

وہ لڑکیاں جن کی گوسپ وہ بہت سہل سے سن رہی تھی،اب وہ اٹھ کر وہاں سے جا چکی تھیں ۔ابھی اس نے مکمل کہانی تو سنی نہیں تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ادھر تیمور وہاں سے گیا اور اُدھر مہر نے تیمور کا اسارا سامان اٹھایا اور لے جا کر لائبریرین کے کاونٹر پر رکھا۔

"یہ کسی کا سامان ہے جو وہ لائبریری میں بھول گیا ہے، کائنڈلی آپ اسے دیکھ لیں۔"

لائبریرین نے وہ سامان اٹھا کر کاونٹر کے نیچے رکھا۔ اور اثبات میں سر ہلایا۔

مہر ہاتھ جھاڑتی اپنا بگ کندھے پر ڈالتی وہاں سے نکل گئی۔

کیا تیمور عالم نے ایک مدد کے بدلے مہر کو اپنا ڈاتی اسسٹنٹ سمجھ لیا تھا؟ وہ مدد جو اس نے مانگی بھی نہیں تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دو لیکچرز کے درمیان ایک کلاس جتنا بریک تھا، مہر گھر تو جا نہیں سکتی تھی سو جیسے تیسے کر کے وقت کاٹ رہی تھی۔۔

ابھی بھی وہ لائبریری سے آکر اب کیفیٹیریا میں اپنے پاستا کی پلیٹ لے کر ایک طرف کونے میں براجمان ہوئی تھی، دوسرے ہاتھ میں پکڑے فون کی اسکرین پر کوئی ویب ٹون اسکرول کرتی، وقفے وقفے سے پلیٹ میں ٹھونگے مارنے میں مصروف تھی۔

" تھینکس ٹو سم ون مجھے آج کے لنچ کی رقم سے ایک عدد بھاری بھرکم جرمانا بھرنا پڑا۔"

بولنے والا نے دھپ اپنا بیگ مہر کے سامنے ایک کرسی پر رکھا اور دوسری کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

مہر نے چہرہ اٹھانے میں ذرا وقت لیا تھا۔

پھر جب نگاہ اسکرین کے پار دوڑائی تو وہ سینے پر ہاتھ باندھے مہر کی پلیٹ کو گھور رہا تھا۔

"ایکسکیوزمی مسٹر تیمور عالم لیکن آپ کو خود عقل ہونی چاہیے کے کسی اجنبی کو اپنے سامان کی ذمہ داری نا دیں، آئی ہوپ آپکو آپکا سبق مل گیا ہو گا۔"

کہہ کر وہ واپس اسکرین میں گھس گئی .

"کیا تم اس مہینے کا صدقہ نکال چکی ہو؟ "

اب کے مہر نے عجیب نظروں سے نا سمجھی سے اسے دیکھا. چہرے پر سوال تھا .

"ارے بھئی لنچ کروادو اس غریب کو، لیڈی جسٹس۔"

مہر کچھ دیر اسکی جانب دیکھتی رہی، پھر اپنا لنچ کارڈ نکال کر اسکی جانب بڑھایا . جو اس نے ابھی کچھ کل ہی ریچارج کروایا تھا۔

عجیب انسان ہے. واپس اپنے کھانے میں مصروف ہو گی۔

اور وہ عجیب انسان واقعتاً اسکے کارڈ پر اپنا لنچ خرید کر اچکا تھا. اور واپس مہر کے سامنے آن بیٹھا تھا .

مہر نے اسے مکمل نظر انداز کیا. وہ نظر انداز کرنے کی ماہر تھی .

تبھی اس کے سامنے میز پر اسکا کارڈ واپس کھسکایا گیا. مہر اسے اٹھانے لگی تھی جب ٹھٹکی، ساتھ ایک اور کارڈ بھی تھا .

"یہ کیا ہے؟ "

"اسٹوڈنٹ کانسل آفس کا پاس." تیمور نے ہونٹوں پر انگلی رکھتے ہوئے کہا. "مجھے کچھ عرصہ اس کے کھوئے ہونے کا بہانہ کرنا ہے، سو تم تب تک اسے رکھ لو. کسی کو بتانا مت ".

کیا ہم پانچ سال کے بچے ہیں، کیا یہاں خزانے کی چھپن چھپائی چل رہی ہے؟

اس سے پہلے کے مہر کچھ کہنے کو منہ کھولتی ایک پورا ٹولہ کسی آندھی طوفان کی طرح انھیں کی میز کی جانب آیا تھا. تیمور نے آنکھ کے اشارے سے اسے فوراً وہ پاس چھپانے کا کہا اور موقع کے دباو تلے مہر نے واقعی اپنے لنچ کارڈ کے ساتھ پاس بھی اٹھالیا .

شٹ وہ اسکے حق میں پہلی غلطی تھی۔

تیمور کے فیلوز کا ہجوم اس کے سر پر آن پہنچا تھا. مہر نے خاموشی سے وہاں سے کھسکنے میں عافیت جانی تھی، وہ دس اور لوگوں کو لنچ نہیں کروانے والی تھی .

کیا مہر اس امر سے آشنا تھی کہ جس شخص کے لنچ کا ایک ادھار اتار کر اب وہ اس سے جان چھڑا چکی ہے، کسی بھی معمول کے ٹکراو کی طرح، کسی اجنبی کی طرح، اب وہ اس سے دوبارہ نہیں ٹکرائے گی؟

مہر کو پورا یقین تھا وہ نہیں ٹکرائے گی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

باب نمبر ۵

مہر نہیں جانتی تھی کہ جب ماضی کا کھویا کوئی پرندہ ایک دم سے آپکے سامنے آن بیٹھے تو اُسے کن نظروں سے دیکھا جاتا ہے، اسے کن ہاتھوں سے چھوا جاتا ہے، آیا اسے تھپکا جاتا ہے، شناسائی دیکھائی جاتی ہے یا اسے واپس اڑا دیا جاتا ہے۔

سامنے پنجوں کے بل بیٹھے شخص نے یوں ہی بیٹھے بیٹھے چہرہ نکال کر اوپر دیکھا، مہر ہونکوں کی طرح اسے دیکھ رہی تھی۔ اس ایس ایچ او کی آنکھوں میں مانوسیت تھی، جنموں کی مانوسیت۔

وہ اسے پہچانتا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مہر کا تجسس مہر کے قدم جکڑ رہا تھا،وہ پوچھنا چاہتی تھی،وہ جاننا چاہتی تھی کہ تیمور عالم ایک ایس ایچ او کا بیج لگائے یوں اچانک کہاں سے آن ٹپکا تھا، آج ہی کیوں،ایسے ہی کیوں،ابھی ہی کیوں۔

پر کچھ تھا جو اسکے تجسس پر حاوی آ گیا۔۔۔ایک شرمندگی،ایک بھاری بڑی شرمندگی،مہر کے اپنے ہی قدموں پر بھار بڑھنے لگا۔چہرے پر آیا تجسس مانند پڑ گیا۔

"آپکی ہدایات کا بہت بہت شکریہ ایس ایچ او تیمور عالم،اب میں چلتی ہوں،بہت بہت شکریہ،میں آگے اپنا خیال رکھ لوں گی۔"

اور وہ کہہ کر واقعی چل دی تھی۔

بنا پیچھے دیکھے،بنا کوئی شناسائی دیکھائے۔

اس پل میں وہ کس طرح اپنا وجود قائم رکھے ہوئے تھی صرف وہی جانتی تھی۔

ایس ایچ او تیمور عالم وہیں پنجوں کے بل بیٹھا رہا،

بازو پر گال ٹکائے یوں ہی اسے جاتا دیکھتا رہا،

تیمور عالم اور لاکھ کچھ جانتا ہو نا جانتا ہو۔۔۔ لیکن ایک بات کسی اٹل حقیقت کی طرح جانتا تھا،

چاہے ہر جنم میں۔۔۔ چاہے ایک ہی جنم کے کئی حصوں میں،

وہ جب بھی مہر النساء میر سے ٹکرائے گا، مہرا النساء میر اپنی اجنبیت کا لبادہ اوڑھے یوں ہی

تسلیمات اچھال کر پھر اپنی راہ چل دے گی۔

تین دن قبل

ایس ایچ او تیمور عالم بریفنگ کے بعد اپنے آفس میں داخل ہوا تھا، ناصر کو آج کی تمام

شکایات لانے کا کہا۔ "مسترد اور غیر مسترد شدہ، اس میں تمام شکایات ہونی چاہیے ہیں"

"پر سر مسترد شدہ شکایات۔۔۔"

تیمور نے اسے جانے کا اشارہ کیا۔ اپنی کیپ میز پر رکھے اسٹینڈ پر دھری اور میز کے پیچھے

آ کر اپنی کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔ میز کے شیشے پر ایک انگلی پھسلا کر چیک کی، وہ صاف تھی۔

ناصر فائلز لے کر اندر آیا اور تیمور کے سامنے میز پر دھریں۔

تیمور نے پہلی فائل کھولی۔۔ اور وہاں سب سے اوپر موجود کمپلین فارم پر لکھا نام پڑھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مہر لنساء میر۔وہاں اسکے شناختی کارڈ کی کاپی چسپاں تھی،وہ اس پر لگی مہر کی تصویر صاف دیکھ سکتا تھا۔

"ناصر۔۔۔"

"جی سر۔"

"میں غلط تھا،میں صرف اس دنیا میں ایک ہی تنہا پشت رکھنے والی باجی کو جانتا ہوں۔"

"جی سر؟"

ناصر ایک مرتبہ پھر نہیں سمجھ پایا تھا۔

واپس موجودہ دن

گھر میں داخل ہوتے ہی مہر نے دروازہ دھاڑ سے بند کیا،لاک ڈبل چیک کیا اور لاونج میں آکر دھڑام سے صوفے پر گر گئی۔

یہ کیا ہوا تھا۔

وہ تیمور عالم تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ تیمور تھا۔

وہ ٹھیک سے سوچ بھی نہیں پا رہی تھی۔

اور یقین بھی نہیں کر پا رہی تھی۔

اور وہ یوں ہی چت سیلنگ کو گھورتی رہی۔

دروازے پر بیل ہوئی جب مہر ماضی سے واپس لوٹی۔

اٹھی،ایک نگاہ ٹیرس کی جانب ڈالی،

نیچے والے پورشن کا دروازہ کھلتا محسوس ہوا،یقیناً مائدہ یا عدیل دیکھ لیں گے۔

اپنے خیالات جھٹکتی بال سمیٹ رہی تھی جب اسے سیڑھیوں پر چڑھتے قدموں کی آواز آئی،

کوئی اوپر آرہا تھا۔

مہر ٹھٹکی،اس وقت کون آگیا۔۔۔

تب ہی مائدہ نے اسکا لاونج کا دروازہ دھکیل کر اندر آنا چاہا ہر وہ ٹکراتی تقریباً گرتے گرتے بچی۔

دروازہ لاک تھا۔ جو کہ معمول نہیں تھا۔

"مہر یار دروازہ کھولو، بند کیوں ہے؟"

مائدہ کی آواز سن کر مہر کا خوف واپس بیٹھا۔ نا جانے کیوں اب اسے بیٹھے بیٹھے ہر آہٹ پہ انجانے خوف آنے لگے تھے۔ اٹھ کر فوراً دروازہ کھولا۔

مائدہ کے ہاتھ میں ایک بڑا سا باکس تھا۔ "یہ تمہارے نام ایک پارسل آیا ہے۔ پکڑو۔"

پارسل لاونج کی درمیانی میز پر رکھا۔ مہر کی بھنویں سکڑیں، پر میں نے کچھ آرڈر نہیں کیا تھا

۔

"یار تمہارا برتھ ڈے آرہا ہے نا، کسی نے تحفہ بھیجا ہو گا۔"

مائدہ ازل کی سیدھی عورت تھی۔ مہر کی سالگرہ صرف مہر ہی جانتی ہے۔

مائدہ تجسس سے باکس دیکھے گئی۔

"کھولو گی نہیں؟"

مہر نے سر پر ہاتھ مارا۔ "تم ہی کھول لو اتنا تجسس ہو رہا ہے تو۔"

"نہیں میں کیوں کھولوں۔۔۔اندر تمہارے لیے سرپرائز ہو گا نا۔"

"ہاں تو پھر چھوڑ دو میں فارغ ہو کر کھول لوں گی۔"

مائدہ نے ذرا منہ بنایا،اسکا تجسس مر گیا۔پھر ہاتھ جھلاتی واپس چلی گئی۔

مہر نے ایک گہری آہ بھری۔

کچھ لمحے سرکے

نظر واپس پارسل پر گئی تو ایک دم جیسے چہرہ ماند پڑا۔ ایک سوالیہ نشان ابھرا۔

پارسل اپنی جانب کھسکایا،اس پر معلوماتی فورم نہیں تھا۔پر مہر کا نام مکمل نام ضرور درج تھا

۔

بیگ سے پیپر کٹر نکالا اور پارسل کی ٹیپ کاٹی،ڈبہ کھولا تو اندر ایک پارباسی نیم شفاف بیگ تھا،جیسے کسی برانڈڈ لباس کا بیگ ہو بہت ترتیب سے رکھا گیا یوں کہ اسکی زپ اوپر کی جانب تھی۔

مہر نے زپ کھولی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اور چند لمحوں کے فاصلے سے ایک تیز بو اسکے نتھنوں سے ٹکرائی، گلے گوشت کی بو، پرانے خون کی بو، موت کی بو۔

لیکن اس سب سے پہلے اس کی نگاہ اس بیگ کے اندر پڑے لباس پر پڑی تھی۔

وہ لال عروسی جوڑا تھا۔

لال، بھڑکیلا

اور موت کی بُو لیے۔

مہر کی آنکھیں کسی سلو موشن میں پھیلی تھیں، معدے میں پڑا کھانا واپس باہر امڈا۔

مہر فوراً قہہ کرنے کو باتھ روم کی جانب بھاگی تھی۔

باب نمبر ٦

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

دوپہر تین بجے کے اوقات۔

ایس ایچ او تیمور عالم (سینئر انسپکٹر) کا آفس۔

ایک سنجیدہ کرخت سے ماحول میں میز کے سربراہی نشست کے برابر کھڑے ایس ایچ او عالم، دونوں ہتھیلیاں میز پر ٹکی تھی، نظریں سامنے موجود فائلز پر گڑی تھیں، چہرے پر ایک مسلسل سنجیدگی تھی۔

اسکی عادت تھی، وہ فوکس بڑھانے کو کھڑا ہو جاتا تھا۔

کمرے کی بتیاں ضرورت سے مدھم معلوم ہوتی تھیں، پر اتنی کے بصارت قائم رہے۔

بتیس سالہ، وجود پر tan جلد لیے جو کہ ایک مسلسل مصروف زندگی اور رعب کا ثبوت تھی۔

رگوں میں کچھ دوڑا تھا۔۔۔ جو کہ بازو کی ابھرتی، معدوم ہوتی نسوں میں صاف دکھا تھا

۔۔۔۔ پر چہرے پر تنا ہوا سکوت تھا،

فضا میں خنکی تھی

اور ایک عجلت سی،

وہ دونوں مل کہ ماحول میں ایک مسلسل کھچاو بنا رہے تھے، جسے آنے والا کوئی بھی شخص فوراً محسوس کر سکتا تھا۔ ماتھے پر کنپٹیوں کے قریب نسیں تنی ہوئی تھیں۔

ہر وقت ایک سخت تنا ہوا وجود، رکھنا اسکا معمول تھا۔ اسکی عجلت اور ذمہ داریوں کا تقاضہ۔

تیمور نے اپنے بند کف کھولے اور کُہنیوں تک موڑے تھے۔ سامنے موجود کافی کا کپ اٹھانے لگا، تو معلوم ہوا وہ خالی ہے۔۔۔۔۔ مصروف سے انداز میں کپ ایک طرف کیا اور میز پر موجود ایک بیل پر ہاتھ مارا۔

وہ اگلی کافی کا آرڈر تھا۔

سیدھے ہاتھ کی جانب موجود فائلز کھسکا کر اپنے سامنے کی۔۔۔ وہ اس کے اپروول اور اسائنمنٹ کے لیے آئے نئے کیسسز تھے۔۔۔ ابھی سب سے اوپر والی فائل اٹھائی ہی تھی کہ نگاہ سامنے موجود اس فائل پر پڑی جو کہ ابھی کچھ دیر قبل کانسٹیبل صباحت اسے دے کر گئی تھی۔

مہر النساء میر۔ عمر ستائیس سال، آفس ورکر۔ یونگ الون سیلف ڈیپنڈنٹ وومن۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تیمور نے اس کیس کو باقاعدہ کھولنے کا آرڈر دیا تھا۔

دنیا گول ہے، اسے ایک دفعہ کسی نے بتایا تھا۔

اس کی تنی نسوں کی ساخت نرم پڑی تھی۔

یہاں کھوئی ہوئی چیزیں مل جایا کرتی ہیں۔ شاید ان پر گزرے وقت کے کچھ آثار ہوں، شاید وہ کچھ بھولے بھٹکے سے معلوم ہوں، پر اگر وہ تم سے کوئی تعلق رکھتی تھی تو کسی دن ، کہیں، یوں ہی واپس مل جائے گی۔

جونئر کانسٹیبل کمرے میں داخل ہوا تھا، جب تیمور نے فائل سے سر اٹھایا۔

سر بھٹی کیس کے دو نئے سسپکٹ کی انٹیروگیشن کا وقت ہو جاتا ہے۔ تب ہی چپڑاسی تیمور کی کافی لے کر آچکا تھا۔

تیمور نے فائل پہلے صفحے پر ہی واپس بند کر دی۔

کافی کا وہ ننھا سا کپ، شہادت کی انگلی اور انگوٹھے کے درمیان پکڑا اور میز کے پیچھے سے نکل آیا۔

"ہاں چلو، میں دیکھتا ہوں۔"

مصروف سے انداز میں کہتا ناصر کے پیچھے نکل گیا۔

مہر النساء کیس کی فائل وہیں کھلی رہی۔

جیسا کہ تیمور کی عادت تھی۔

مہر النساء میر نامی باب اسکی زندگی میں کبھی بند ہوا ہی نہیں تھا۔

"میں نے خود مہر کو اکبر کے ساتھ بات چیت کرتے دیکھا ہے، ایک دفعہ تو وہ یہاں اسے لائبریری میں ٹیوشن دے رہی تھی اور ایک دفعہ وہاں دونوں باتیں کرتے ایک ساتھیوں لفٹ سے باہر آئے تھے، اور ان دونوں دفعہ میں وہ بالکل سیٹ تھی ہنس بول رہی تھی. تو پھر بھلا اک دم سے اکبر اس کا اسٹاکر کیسے ہو گیا. مجھے تو لگتا ہے مہر نے اس کے ساتھ غلط کیا ہے" .

تیمور یونیورسٹی لائبریری میں موجود تھا۔

ضرورت کی تمام کتابیں اور نوٹس نکال کر وہ اب انھیں ری چیک کر رہا تھا جب ساتھ والی میز پر موجود لڑکیوں کی گوسپ اس کے کانوں میں پڑی تھی۔

وہ ذرا مزید آگے کو کھسکا تا کہ سارا ماجرا ٹھیک سے سن سکے۔

"پتا ہے میں نے اکبر کی طرف کی کہانی بھی سنی تھی.... اس نے خود کہا ہے کہ وہ مہر کا بہت اچھا دوست ہے اور مہر اس پر الزام لگا رہی ہے ".

تیمور نے سنتے ہوئے نہایت دلچسپی سے ہونٹ مصنوعی حیرت میں گول کئے تھے،

ایڑیوں کے بل گھوما، مڑا تا کہ ان لڑکیوں کی شکل دیکھ سکے، پر اس سے پہلے کہ وہ لڑکیوں کی شکل دیکھتا، نگاہ ان سے پیچھے موجود وجود پر جا ٹکی وہ مہر تھی، ان لڑکیوں کی پچھلی میز پر کتاب کھولے بیٹھی تھی، چہرہ ایک طرف کو گرائے ہتھیلی پر گال جمار کھا تھا، دوسرا ہاتھ میز پر دھرا تھا جس کے انگوٹھے کی جلد وہ مسلسل شہادت کی انگلی سے کھرونچ رہی تھی۔

شک؟ تیمور کو سو فیصد یقین تھا کہ وہ ان لڑکیوں کی گوسپ سن رہی ہے۔

تیمور نے اپنی کتابیں اٹھائیں اور عین لے جا کر مہر کی میز پر پٹخیں۔

شور پر آگے بیٹھی لڑکیوں نے ڈر کر پیچھے دیکھا تھا .

مہر کو دیکھ کر ٹھٹھکیں،اپنی آواز فوراً مدھم کی اور پھر کچھ سرگوشی کرتیں وہاں سے اٹھ گئیں ..

اپنی اس حرکت پر تیمور کے منہ میں جو بہانا آیا بنایا اور وہاں سے کھسک لیا .

دوسری نظر بھی مہر کی ہکا بکا شکل پر نہیں ڈالی تھی .

باہر آکر سیدھا ادیب سے ٹکرایا،ادیب جو کہ لائبریری جانے کو ابھی ابھی اس فلور پر لفٹ اسے باہر نکلا تھا،تیمور نے اسے واپس اندر کھینچا اور لفٹ کے بٹن دبا دیئے .

ادیب خاموشی سے اسکی جانب دیکھے گیا،پھر منہ کھولا .

تیمور نے فوراً اسکا منہ بند کیا جیسے کسی پرندے کی طرح چونچ دبا کر بند کی جاتی ہے .

"ابھی کچھ مت پوچھنا ہم ذرا کام سے جا رہے ہیں۔"

ہمیشہ کی طرح تیمور پھر کوئی نئی شرط ہارا تھا۔

نتیجے میں ایوینٹ سوسائٹی کے آفس کا پاس تیمور نے باقیوں کو دینا تھا۔

"یار میرے بیگ میں ہے اور میرا بیگ نیچے کیفیٹیریا میں ہے. جب جاوں گا تو لا کر دے دوں گا۔"

"تمہارا بیگ بھی اپنا ذاتی معدہ رکھتا ہے ہاں، بہانے مت کرو ابھی جاو اور لے کر آو، ہمیں گیم کا ٹورنمنٹ لگانا ہے.۔"

تیمور ان سے جان بچاتا نیچے آیا تھا جب کیفیٹیریا میں اسکی نگاہ کونے کی میز پر بیٹھی مہر پر پڑی ۔

آخر یہ لڑکی ہمیشہ کونے کھدروں میں اکیلی کیوں پائی جاتی ہے؟ پہلی سوچ جو مہر کو دیکھتے اسکے دماغ میں امڈی تھی۔

لائبریری والا جرمانہ یاد آیا، تن تناتا مہر کے سر پر پہنچا۔

"تھینکس ٹو سم ون مجھے آج کے لنچ کی رقم سے ایک عدد بھاری بھرکم جرمانا بھرنا پڑا۔"

بول کر دھپ اپنا بیگ مہر کے سامنے ایک کرسی پر رکھا اور دوسری کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

مہر نے کسی فرصت سے چہرہ اٹھایا تھا، اسی فرصت سے اٹھی پلکوں تلے سوالیہ نگاہیں لیے تیمور کی جانب دیکھا۔

تیمور نے ان سوالیہ آنکھوں کا سیاہ رنگ دیکھا تھا۔

بھرا سیاہ رنگ۔

ایک طلسم بندھا۔

"اکسکیوزمی مسٹر تیمور عالم لیکن آپ کو خود عقل ہونی چاہیے کے کسی اجنبی کو اپنے سامان کی ذمہ داری نا دیں، آئی ہوپ آپکو آپکا سبق مل گیا ہو گا۔"

کہہ کر وہ واپس چہرہ جھکا گئی۔

وہ سیاہ بھری آنکھیں پلکوں تلے غائب ہوئیں تو تیمور جاگا۔

طلسم ٹوٹا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کیا وہ ابھی کسی بات پر غصہ تھا؟ یاد نہیں ۔ دماغ نے جلدی جلدی ایک نئی اسکیم بُنی۔

"کیا تم اس مہینے کا صدقہ نکال چکی ہو؟ "

وہ بس اسکی پلکیں دوبارہ اٹھوانا چاہتا تھا۔۔

مہر نے چہرہ اٹھایا ۔

مہر کچھ دیر اسکی جانب دیکھتی رہی، پھر اپنا لنچ کارڈ نکال کر اسکی جانب بڑھایا۔۔

اور وہ واقعی اسکے کارڈ پر لنچ لے بھی آیا۔

ابھی واپس بیٹھا ہی تھا کہ کسی منحوس طوفان کی آمد، دور ہی سے بھانپ گیا، وہی لوگ اسکا پیچھا کرتے آن پہنچے تھے ۔

تیمور نے مہر کے کارڈ کے ساتھ آفس کا پاس بھی اسکی جانب کھسکا دیا ۔

"یہ کیا ہے؟ "

"اسٹوڈنٹ کانسل آفس کا پاس۔" تیمور نے ہونٹوں پر انگلی رکھتے ہوئے کہا. "مجھے کچھ عرصہ اس کے کھوئے ہونے کا بہانہ کرنا ہے، سو تم تب تک اسے رکھ لو۔ کسی کو بتانا مت۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ لوگ سر پر پہنچ چکے تھے سو وہ بس مسکینیت بھری آنکھ سے ہی اشارہ کر پایا۔

اور پھر مہر کے اگلے عمل پر وہ خود بے یقین سارہ گیا۔

مہر نے واقعی کسی خفیہ اتحاد کی طرح کارڈ اٹھالیا تھا اور وہاں سے چلی گئی۔

"ابے کمینے ہمیں پتا تھا تو یہاں اپنی ہی رنگ رلیوں میں مصروف ہے. آفس کا پاس دینا تھا نا تجھے؟"

اس گروپ کی اکلوتی لڑکی نے وہاں سے اُٹھ کر جاتی مہر کو دیکھا تھا،اور پھر چہرہ موڑے وہ مہر کو جاتا دیکھتی رہی حتی کہ وہ نظروں سے غائب ہو گئی۔ پھر واپس تیمور کی جانب دیکھا۔۔۔ جس کے چہرے کا رنگ بدلہ ہوا تھا۔

اسکی حساسیات میں کچھ ٹھٹکا تھا۔

تفتیشی دورہ نپٹانے کے بعد تیمور اپنی آج کی ڈیوٹی یہیں ختم کر کے باہر آیا تھا،یہاں سے اسے سینیٹر شہادت کی پوتی کی سالگرہ پر جانا تھا۔

ناصر تیمور کا دعوت نامہ لے کر ابھی ابھی آفس میں داخل ہوا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تیمور کا عجلت میں تبدیل کیا گیا لباس ابھی ملگجہ سا تھا، شرٹ کے بٹن ابھی تک کھلے تھے اور گلے میں لٹکتی ٹائی باندھے جانے کی منتظر، جسے تیمور نے کسی مفلر کی طرح گردن پر بل مار کر پیچھے کی جانب پھینک رکھا تھا۔

ناصر کو دیکھ کر تیمور کی آنکھیں چمکیں۔

"ناصر تمہیں بٹن ٹانکنا آتا ہے؟"

ناصر گڑبڑایا۔۔۔"جی آتا تو ہے۔۔پر جی میں نے کبھی کسی کا بٹن نہیں ٹانکا۔"

تیمور نے اپنا بازو اسکے سامنے کیا۔جہاں ایک کف کا بٹن لٹک رہا تھا۔دوسرے ہاتھ میں پکڑے فون پر مصروف سا کچھ ٹائپ کر رہا تھا۔

"کوئی بات نہیں جب شادی ہو گی تو اپنی بیوی کے ٹانک لینا، تب تک میرے کپڑوں پر مشق کر لو۔"

ناصر کہیں سے دھاگہ سوئی ڈھونڈ لایا اور کسی مسکین شکل کے ساتھ تیمور کا بٹن ٹانکنا شروع کیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تیمور نے فون بند کر کے میز پر دھرا،ناصر کی شکل دیکھ کر ہنسا۔

"ایسے دِکھتے ہیں دو کنوارے۔۔۔"اور پھر اپنی ہی بات پر ہنستا چلا گیا۔

کچھ دیر میں وہ سینیٹر کے گھر موجود تھا جہاں لان میں سینیٹر کی پہلی نواسی کی سالگرہ کی تقریب رکھی گئی تھی۔

وہاں اور بھی کئی عہدے دار اور اتھارٹی آفیسرز موجود تھے۔

تیمور اپنی تسلیمات ادا کر کے ایک طرف کچھ جونیئر آفیسرز کے ساتھ موجود تھا جب سینیٹر صاحب نے خود اسے ہجوم میں آن پکڑا۔

تیمور انھیں دیکھ کر مسکرایا۔

"ارے بھئی ایس ایچ او صاحب تو جب سے پوسٹنگ ہوئی ہے عید کا چاند ہو گئے ہیں۔"

"ایسی تو کوئی بات نہیں شہادت صاحب، آپ آج کہیں ہم آج آپ کی خدمت میں حاضر ہیں۔"تیمور نے ایک ہاتھ سینے پر رکھتے ایک بڑی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا۔اسکی مسکراہٹ میں سکوت تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تب ہی ایک نوجوان دوشیزہ، سینیٹر صاحب کے اشارے پر اُسی جانب آئی تھی۔

وہ سینیٹر صاحب کی سب سے چھوٹی بیٹی تھی۔ شیزہ شہادت۔

اسکے وجود پر نہایت نفیس لباس اور چہرے پر ایک مسلسل مسکراہٹ تھی، اسکی نظروں میں ایک معصومیت تھی۔

شیزہ نے تیمور سے مصافحہ کیا۔ انداز سے ایک مانوسیت جھلکتی تھی۔

تیمور بھی جواباً اسی شناسائی سے مسکرایا تھا۔

تو شناسائی دو طرفہ تھی۔

ایک نرم مصافحے کے بعد ہاتھ جدا ہوئے۔

وہ جانے لگی تو سینیٹر صاحب نے اسکے کان میں ایک ادھوری سی سرگوشی کی جس پر وہ مسکرا کر سر اثبات میں ہلاتی ایک جانب کو نکل گئی۔ سب لوگوں کی نظروں کے درمیان سے وہ کسی بے نیازی سے گزری تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تقریب اختتام کی جانب گامزن تھی جب تیمور ایک فون کال موصول کرتا لوگوں سے ذرا دور آیا۔

کال مکمل کر کے واپس ہجوم میں آملنے کی بجائے دور وہیں ایک جانب موجود صوفوں میں ایک صوفے پر براجمان ہو گیا۔ صوفے کے بازو پر کہنی ٹکائے، دوسرے ہاتھ سے فون اسکرول کرتا اسکی توجہ اطراف سے ذرا ہٹی تھی۔

قریب کچھ فاصلے پر ایک آدھ خواتین دور گوسپ میں مصروف تھی۔

عصر کا وقت سرکنے لگا اور دن اب اپنی مصروفیات سمیٹ رہا تھا۔ تیمور نے صوفے کی پشت سے ٹیک لگائی۔

تب وہ نفیس لباس زیب تن کئے وجود غیر محسوس انداز میں کسی نزاکت سے تیمور کے برابر میں آن بیٹھا تھا۔

نازک کمر سیدھی اور اٹھی تھوڑی کے ساتھ سامنے دیکھتے چہرے پر ایک وقار تھا جو کہ شہزادیوں کے ہوا کرتا ہے۔ پر اب اسکی مسکراہٹ مدھم تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

شزہ شہادت۔

جب آپ ہار جاتے ہیں لیکن پھر بھی دل ابھی مکمل دستبردار نہیں ہو پاتا۔

تیمور نے بھی اب چہرہ اٹھایا اور فون بند کر کے دونوں کے درمیان سافے پر موجود خلاء میں

دھرا۔

اب کے وہ دونوں ہی دور سامنے اپنی نواسی اٹھائے اس کے ساتھ اٹھکلیاں کرتے سینیٹر

صاحب کو دیکھ رہے تھے۔

"آپ ڈیڈ کو صاف الفاظ میں منع کر دیں گے؟" اسکی آواز بھی اتنی شائستہ تھی۔

"جب وہ مجھ سے ڈائریکٹ بات کریں گے تو میں نہایت احترام سے انکار کر دوں گا۔"

بولتے ہوئے تیمور نے ٹانگ پر ٹانگ رکھی اور دونوں ہاتھ گھٹنوں کے آگے باندھ

لئے۔ تیمور کا کلون بہت فرصت سے اسکے اطراف میں بیٹھ رہا تھا۔

"آپ مجھے ایک چانس دے سکتے تھے ایس ایچ او صاحب، آئی سویر میں اتنا بُرا آپشن نہیں تھی

"۔

تیمور نے جوتے کی نوک ذرا جھلائی تھی۔

"کسی کی acceptance یا rejection آپکی قیمت کا فیصلہ نہیں کرتی۔ میں جانتا ہوں آپ بہت بہترین آپشن ہیں مس شزہ۔۔۔۔ لیکن میرے لیے نہیں۔"

"پر میں نے پوری کوشش کی تھی، آپ کا دل نرم کرنے کی، آپکو اپنی موجودگی کا احساس دلانے کی، میں نے ان تین سالوں میں اپنی مکمل کوشش کی ہے۔۔۔۔۔ آخر ایک انسان کا دل کس قدر مضبوط ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی جگہ سے ہل کر ہی نہیں دے رہا۔"

تیمور نے ایک گہرہ سانس خارج کیا۔ بازو اب اپنے سینے پر باندھ لیے، شام کی اترتی دھوپ آس پاس موجود کسی شیشے سے ٹکراتی عین تیمور کی آنکھ میں پڑی تھی، اسکی بھوری آنکھ میں کچھ جھملایا تھا۔ پر ان بھوری آنکھوں کو وہ چمک گراں گزری تیمور نے اپنا پہلو ذرا بدلا۔ روشنی کی کرن غائب ہو گئی۔

"کوئی آپ سے محبت کرے گا۔۔۔ یا نہیں۔۔۔۔۔" وہ ٹھہر ٹھہر کا بولا تھا۔۔۔ "کتنی کرے گا۔۔۔۔ یا کیونکر ہی کرے گا۔۔۔۔۔ یہ سب آپ کے بس میں نہیں اور نا ہی آپ اس

سب کے بارے میں سوچ کر کچھ حاصل کر سکتے ہیں ہاں البتہ آپ کا اپنا ذہنی سکون اور سیلف اسٹیم ضرور متاثر ہو گی۔

جو امر کرنے کا ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے کس سے، کب اور کتنی محبت کرنی ہے۔

جو محبت کی جاتی وہ نکھارتی ہے۔

محبت کرنے کا عمل ہے کروانے کا نہیں۔"

اب کے ساتھ بیٹھی دوشیزہ نے ایک آہ بھری۔

شہزادیوں پر آہیں کچھ خاص نہیں جچتیں۔

"آپ قصور کا کچھ حصہ تو رکھیں، آخر محبت میں مبتلا آپ نے کیا تھا۔"

"ہاں میں اپنے وجود کی existence کا مجرم ہوں، اسکا اختیار میرے ہاتھ میں نہیں۔ پر میں اس existence کے حقوق کسی کو بہت پہلے تھما چکا ہوں۔"

وہ ہنسی تھی،

"اوہ تو ایسے خوشنصیب لوگ بھی وجود رکھتے ہیں۔"

وہ جواباً مسکرایا تھا، آنکھیں سکیڑی تھیں کیونکہ روشنی کی کرن پھر گھوم پھر کر اس کی آنکھوں میں لگ رہی تھی۔

"مس شزہ آپ نے پینلوپ کے بارے میں سن رکھا ہے؟"

ایک نازک گہری آہ کے ساتھ سانس خارج کیا گیا آہستگی سے، نفی میں سر ہلا، یہ شخص ہمیشہ کی طرح پھر کوئی قصہ سُنے گا، پھر کوئی نتیجہ نکالے گا اور پھر شزہ کو اسے پسند کرنے کی ایک نئی وجہ تھما دے گا۔

"پینلوپ ایک یونانی شہزادی تھی جس نے اپنے شوہر کو کسی جنگ میں کھو دیا تھا۔

پینلوپ ایک خوبصورت مگر مغرور شہزادی مانی جاتی تھی، جو کہ اپنے لیے آنے والا ہر رشتہ ٹھکرا دیتی تھی، اب چاہے وہ بادشاہوں کا ہی کیوں نا ہو۔

اس نے اپنا ایک محل بنا رکھا تھا۔ اور اس میں بیٹھ کر دن بھر وہ بُنائی کرتی رہتی۔ لوگوں کی اپنے بارے میں چغلیاں اور افواہیں سنتی۔ اور بس مصروف رہتی۔

لیکن کوئی نہیں سمجھ سکا۔

کہ پینلوپ بیوقوف نہیں ہے پینلوپ منتظر ہے۔"

"آپ صرف باتیں کرنا جانتے ہیں مسٹر تیمور، آپ بس لفظوں ہی کی بُنائی کے ماہر ہیں۔"

"مجھ سے متعلق جو تعریف آپ کو بھلی معلوم ہو آپ اپنے پاس رکھ لیں۔" ایک مدھم ہنسی تلے کہا گیا تھا۔

وہ وہاں سے اٹھ گئی۔ بنا کسی الودع یا تسلیمات کے۔

دور جاتا اسکا وجود خاموش تھا، کندے ذرا ڈھلکے ہوئے تھے، جیسے کہ شہزادیوں کو بلکل زیب نہیں دیتے۔ پر تیمور کی نگاہ ابھی تک سینیٹر صاحب پر ہی ٹکی تھی۔ اسے ایک شہزادی کو دھتکار کر کسی قسم کا رنج نہیں تھا۔

لوگ عموماً منتظر لوگوں کی فلاسفی نہیں سمجھ سکتے۔ وہ نہیں سمجھ سکتے کے انکا انتظار انکا معدہ بھرنے کو کافی ہے۔ وہ ایک سودا کر چکے ہیں اور وہ اس سودے کے ساتھ مطمئن ہیں۔

لوگ بس اچنبھا کرتے ہیں۔

لیکن وہ نہیں سمجھتے کہ پینلوپ بیوقوف نہیں ہے پینلوپ منتظر ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

باب نمبر ۷

سنٹرل پولیس اسٹیشن میں دن اپنے معمول کے مطابق چڑھا تھا۔ گہما گہمی، بول بولیاں، آوازیں اور پرچے، فرنٹ ڈیسک کے اس سب شور شرابے سے ہوتے اگر اندر جایا جائے جہاں لیڈی کانسٹیبل کا کیبن تھا۔

پارسل کا ڈبہ ہیڈ کانسٹیبل کی میز پر موجود تھا۔ جو کہ مہر کو کل موصول ہوا تھا۔

وہ نہیں جانتی اگر آج بھی اسکی شکایت خارج کر دی جائے گی یا نہیں۔۔ آج مہر نے اپنے تعین شکایت کو اسٹاکنگ سے بدل کر ہریسمنٹ میں بدل دیا تھا، کسی مثبت نتائج کی امید تو ابھی بھی نہیں تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کسی سے بات مکمل کر کے لیڈی کانسٹیبل نے فون واپس ڈائلر پر پٹخا اور پھر ناک ڈھانکے بھی پارسل کو دیکھتی، بھی مہر کو۔

"بی بی آپ کا کیس ایس ایچ او صاحب نے باقاعدہ خود کھولا ہے۔ آپ کو ڈائریکٹ ان کے ساتھ تعاون کرنا ہو گا۔"

ایس ایچ او کیبن میں داخل ہوا۔

کانسٹیبل فوراً اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی۔

تیمور نے سیدھا آ کر ڈبہ کھولا۔ اپنے پین کی نوک سے لال جوڑے کے ذرا باہر نکال کر دیکھا ۔

ایک مختصر تجزیہ اور پھر جوڑے کے بیگ کی زپ واپس بند کر دی۔

"فارنسک آفیسر آتے ہی ہونگے سر، باقی رپورٹس آپ کو آپ کی میز پر بھجوا دی جائیں گی ۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اپنی جانب سے لیڈی کانسٹیبل نے بات ختم کی تھی،اور ایس ایچ او کے ان کہے سوال کا جواب دیا تھا۔

مہر سوالیہ انداز میں کانسٹیبل کی جانب دیکھ رہی تھی،گویا اپنے لیے اگلے حکم کی منتظر ہو۔

"باقی بی بی آپ۔۔۔"کانسٹیبل کی بات ابھی بیچ میں تھی۔

"مس مہر آپ میرے آفس میں آئیں۔"تیمور نے قدرے سنجیدگی سے کہا تھا۔

کانسٹیبل ذرا ٹھٹکی۔۔۔کیا یہاں کوئی پہلے سے موجود تعلق تھا؟

مہر کھڑی ہوئی،پھر کسی ٹرانس میں تیمور کے پیچھے باہر نکل گئی۔وہ کل والا تیمور نہیں لگ رہا تھا۔

آج وہ کرخت تھا،اسکی حرکات میں عجلت تھی۔

"آپ کو اندازہ ہے کہ اس وقت آپ کس قسم کے خطرے میں ہیں؟"وہ دونوں تیمور کے آفس میں موجود تھے۔

لہجہ سنجیدہ اور پروفیشنل تھا۔

Clubb of Quality Content

مہر کچھ دیر خاموشی سے تیمور کی جانب دیکھے گئی۔

اس کے ہاتھ ابھی بھی بھیگ رہے تھے،دل ابھی بھی بیٹھ رہا تھا۔

"مجھے اندازہ ہے،اور میں وہی کر رہی ہوں جو مجھے ایسے حالات میں کرنا چاہیے۔"

"آپ کے ساتھ کوئی مرد کیوں نہیں ہے؟"وہ معمول سے انداز میں بولا تھا۔

مہر کو کچھ چبھا تھا۔تیمور طعنہ نہیں مار رہا تھا وہ جانتی تھی،لیکن اس کے پاس اس سوال کا جواب بھی نہیں تھا۔

"آئی تھنک میں اس معاملے میں پنی فیملی کے کسی مرد کو اعتماد میں نہیں لے سکتی یہ میرا ذاتی مسئلہ ہے۔"

تیمور خاموش رہا۔اسکی حرکات تھمی ہوئی تھیں۔

"مجھے اندازہ تھا۔"پھر آہستگی سے بولا۔"اگر تم نے پہلی دفعہ میں یہ شکایت کسی مرد کے ساتھ آکر درج کروائی ہوتی تو شاید وہ خارج نا کی جاتی اور اسے تھوڑی بہت اہمیت دی جاتی،یہ امریکا نہیں ہے۔۔۔۔مہر کیا تم سمجھ رہی ہو میں کیا کہہ رہا ہوں؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مہر ٹھٹکی تھی۔۔۔یہ ایس ایچ او کا لہجہ ایک دم کیوں بدلا تھا۔۔۔وہ ایسے کیوں بات کر رہا تھا جیسا وہ مہر سے کوئی شناسائی رکھتا ہو۔

"مہر تم نے پہلے کبھی ایسا کچھ فیس نہیں کیا۔یہ اتنا آسان نہیں جتنا تم سوچ رہی ہو۔"

وہ مہر کے سامنے جو تاثر بھی بنائے ہوئے تھا،اب وہ ڈھ چکا تھا۔

بولتے ہوئے تیمور نے عادتاً چہرہ اٹھایا تو وہیں ساکت ہوا۔مہر کا چہرہ دیکھا،

وہ تیمور کو ایسے کیوں دیکھ رہی تھی جیسے کوئی تیمور نے اسے کسی جنگ میں دغا دے دیا ہو۔

۔وہ بے بسی اور طیش کا امتزاج تھا۔کیا وہ بد گمانی تھی؟

تیمور خاموش ہو جانا چاہتا تھا۔۔۔وہ ایک لفظ بھی اور ادا نہیں کرنا چاہتا تھا جو مہر کو طیش دلاتا یا جو مہر کو بد گمان کرتا۔پر کہنا ضروری تھا۔وہ نہیں جانتا تھا کہ ان سات سالوں میں کیا بدلہ تھا اور کیا نہیں۔

مہر کہاں کھڑی تھی،کیوں مہر کے ساتھ دوسرے چکر میں بھی کوئی مرد نہیں تھا،آخر مہر میں تنہا رہنے کی اتنی ہمت کہاں سے آئی تھی؟پر بولتے بولتے اب اسکا لہجہ نرم پڑا تھا۔

"تعاقب کار کو لگتا ہے کہ آپکو اسکی ضرورت ہے، کہ اگر آپ اس سے ملے تو آپ فوراً اسکی محبت میں گرفتار ہو جاو گے۔ اسے آپ سے عزیم ہمدردی۔۔۔۔۔۔ جو کہ اس کے نزدیک بلکل درست عمل ہے" وہ سمجھا رہا تھا۔۔۔

اور

"تیمور تم واقعی ایک پویس آفیسر لگ رہے ہو۔" وہ سنجیدگی سے بولی تھی۔

تیمور ٹھٹکا تھا۔ چہرہ اٹھا کر مہر کی جانب دیکھا۔ وہ اسے کیا بتا رہا تھا اور وہ اس سے کیا کہہ رہی تھی۔

جو وہ نہیں سمجھ سکا وہ یہ کہ وہ اسے بتا رہی تھی کہ وہ بھی اس تھانے میں موجود باقی لوگوں جیسا ہے۔

"ویل۔۔۔" تیمور کی آواز مدھم پڑی تھی، "مہر۔۔۔" آواز اور مزید ڈوب گئی۔۔۔

وہ خاموش ہو گیا۔ کچھ لمحے یوں ہی سرک گئے۔ اور اس پورے وقت میں مہر کی نگاہ تیمور پر ہی جمی تھی اور تیمور کی نگاہ نیچے کھلی فائل پر۔

"تمہارے کیس کو لے کر میرے کچھ شکوک ہیں جو کہ اس لال جوڑے کی ڈی این اے رپو رٹ آنے پر صحیح یا غلط ثابت ہو جائیں گے۔ تب تک کے لیے، تمہیں تاکید کی جاتی ہے ہو سکے تو اپنی کسی دوست یا رشتہ دار کے گھر رہو، اپنا آفس آنے جانے کا روٹ بدلو اور اگر ہو سکے تو کسی کے ساتھ سفر کرو۔ تعاقب کار کے لیے تمہاری تنہائی ایک بڑا ٹریگر ہے۔"

مہر نے اثبات میں سر ہلایا پھر اپنا بیگ کندھے پر ڈالتی اٹھ کھڑی ہوئی۔ تو وہ شناسائی یوں کھولنے والا تھا، وہ پہلی ملاقات میں ہی بتا سکتا تھا کہ وہ مہر کو جانتا ہے، آخر اتنا احتراز بھی کیوں برتا گیا۔ "تھینک یو سو مچ، ایس ایچ او عالم۔۔۔ میں تاکید کا خیال رکھوں گی۔" وہ کچھ نالاں تھی، کہتی اٹھ گئی۔

اس عورت کو ہمیشہ بھاگنے کی اتنی جلدی کیوں ہوتی ہے۔ تیمور کا بولتا منہ واپس بند ہو گیا۔ وہ نہیں بدلی تھی، وہ پچھلے سات سالوں میں بھی نہیں بدلی تھی۔

مہر وہاں سے جا چکی تھی۔

تیمور نے ایک گہرہ سانس خارج کیا پھر پاس پڑے فون پر کال ملانے لگا۔

تھانے سے باہر آ کر مہر نے اپنے آفس کے لیے آٹو پکڑا،اور معمول کی طرح اس میں بیٹھ گئی۔

دوسری دفعہ یہاں آنا اتنا خوفناک نہیں تھا۔

چلتے آٹو میں اسکی نگاہ باہر سڑک پر دوڑتی گاڑیوں میں کہیں کھونے لگی۔

مہر کو اِس شخص سے جُڑا اپنا ہی ماضی کسی اور کی کتھا لگ رہا تھا،اور دور کھڑے ہو کر دیکھنے میں نا جانے کیوں اسے ہنسی آ رہی تھی۔ جیسے ایک بھولا بھٹکا خواب تھا،جو کسی ٹریگر پر ایک دم سے واپس یاد آ گیا تھا،

جو چیزیں آپ ماضی میں چھوڑ دیتے ہیں انھیں ماضی میں رہ جانا چاہیئے،کوئی تُک نہیں بنتی کہ وہ یوں کبھی ایک دن کی بیتی دوپہر میں اپنی مکمل مانوسیت لے کر آپ کے سامنے آن کھڑی ہوں۔

شاید مہر اس امر سے ناواقف تھی۔۔۔ کہ دنیا گول ہے۔

لنچ کے بعد مہر اپنے کیبن میں آ کر بیٹھی تھی،اسکا کیبن بلکل کھڑکی کے ساتھ جو کہ اسکی جاب کے بارے میں اسکی سب سے پسندیدہ چیز تھی،اس سے پہلے وہ دوبارہ ایک دفعہ ایچ آر آفس گئی تھی،وہاں اس نے دوبارہ معلوم کرنا چاہا اگر کوئی مشکوک شخص سی سی ٹی وی فوٹیج میں پکڑا گیا ہو۔

معلوم ہوا تھا کہ اس دن کے بعد سے ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔

مہر ایک تکان کے ساتھ وہاں سے باہر آ کر اپنے آفس میں بیٹھی تھی۔

پولیتھین کپ ہونٹوں کو لگائے،کافی کے سپ لیتی وہ کھڑکی سے باہر کی دنیا دیکھ رہی تھی،

کھڑے دن اور لوگوں کے عین درمیان بیٹھ کر اس کا خوف اتنا بڑا معلوم نہیں ہوتا تھا

۔تنہائی کا خوف،تعاقب کار کا خوف۔۔۔اور پھر سیلف ڈفینس کا سامان تو وہ ویسے ہی اپنے پاس رکھتی ہی ہے،اور اسی سب سوچوں کے ساتھ وہ واپس اپنے معمول پر آ گئی۔

دن معمول کے مطابق ختم کیا آف کے بعد باہر نکل آئی۔

"مہر کیا میں نے صحیح سُنا ہے؟"

سارا اس کے ساتھ ساتھ باہر آئی تھی۔

"کس متعلق؟" اندر سے مہر کو سو فیصد یقین تھا کہ سارا کس متعلق بات کر رہی تھی۔

"کہ تمہارا بوائے فرینڈ یہاں کچنی کے باہر آتا ہے، بار بار، کسی سائکو اسٹاکر کی طرح؟"

مہر کی چال برقرار رہی۔۔۔"میرا کوئی بوئے فرینڈ بھی ہے؟ مجھے نہیں پتا تھا؟ اس آگاہی کا بہت بہت شکریہ سارا۔"

سارا نے ہونٹ نکالے۔۔"مطلب میں صحیح تھی، یہ افواہ ہی ہے۔ بھلا تم اکیلی رہتی ہو تم کیوں اس طرح کے لوگوں سے تعلق بناو گی اور میں جانتی ہوں تم بوئے فرینڈ شرینڈ نہیں رکھتی۔"

اگر سارا جانتی تھی تو پھر پوچھنے کی کیا ضرورت تھی، مہر نے کہا نہیں پر ایک کوفت سی ہوئی۔

ماضی کی ایک ریل سی اسکی یاداشت میں ابھری۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

لوگ بھولتے نہیں ہیں، لوگ خاموش نہیں رہتے، لوگوں کو بولنا ہے. بہت بولنا ہے اور فضول بولنا ہے۔ اندر بے وجہ ایک تلخی سی تھی۔ سارا سے راستہ جُدا ہوا اور وہ اپنے پوئنٹ کی جانب بڑھ گئی۔

پوئنٹ مہر کو سوسائٹی کے سامنے اُتار کر جا چکا تھا۔

دن کی روشنی مدھم ہو رہی تھی اور سوسائٹی کے داخلی دروازے پر موجود گارڈ غائب تھا، ہاں پر اسکی گن اور کرسی اسکی جگہ پر ہی موجود تھی۔ اچانک ایک گاڑی اس کے برابر میں آ کر رُکی۔ مہر ایک جھٹکے سے رُکی، مڑ کر دیکھا۔ وہ پولیس پیٹرول کار تھی۔

ایک پولیس آفیسر نے کھڑکی سے سر نکالا۔

"بی بی آپ سے کہا گیا تھا کہ کچھ عرصہ تنہائی سے گریز کریں۔ کیا آپ کے کوئی دوست یا رشتہ دار نہیں ہیں جہاں آپ کچھ عرصہ رُک سکیں؟" اس کے لہجے میں سختی تھی۔

"نہیں۔" مہر دوبدو بولی تھی۔ "میں بلکل ٹھیک ہوں اور اپنے گھر میں ہی سیٹ ہوں، آپ لوگ اپنی ڈیوٹی کریں۔"

"میڈم آپ نے تعاون نام کی کسی چیز کے بارے میں سن رکھا ہے؟"

"اگر مجھے ضرورت محسوس ہوگی تو میں کچھ نا کچھ کر لوں گی۔" کہتی وہ وہاں سے چل دی۔ تیز تیز قدم اٹھاتی، ایک شرمندگی سی اس کے وجود کا احاطہ کرنے لگی۔

وہ جانتی ہے تعاون کیا ہوتا ہے۔ وہ جانتی ہے وہ کس خطرے میں ہے،

چلتے چلتے مہر کے قدم سست پڑے، دماغ میں لنچ ٹائم کا منظر امڈ سا آیا۔

"سارا تم اکیلی رہتی ہو یا تمہارے ساتھ اور لڑکیاں بھی رہتی ہیں؟"

مہر نے لنچ کے دوران سارا سے اچٹتا سا پوچھا تھا، سارا کا آبائی گاوں دوسرے شہر میں تھا وہ یہاں جاب کے سلسلے میں کرائے پر رہتی تھی، کم ہی چانس تھے کہ وہ تنہا رہتی ہوں یقیناً وہ دوسری لڑکیوں کے ساتھ جگہ بانٹ کر رہتی تھی۔

"نہیں یار میرے ساتھ دو لڑکیاں اور بھی رہتی ہیں۔"

مہر اسے بتانا چاہتی تھی، اسٹاکر والا واقع اور پھر یہ کہ کیا وہ سارا کی طرف آسکتی ہے، کیونکہ وہ مائدہ اور عدیل بھائی کو پتا نہیں چلنے دے سکتی۔

"کیوں مہر تم کب سے انٹرسٹڈ ہو گئی میرے رہنے میں؟ کیا تم بھی گھر ڈھونڈ رہی ہو؟ پر تمہارا تو اپنا گھر ہے۔۔ہاو ولکی نایار۔۔ بلکہ ایک کام کرو تم نا مجھے اپنے ساتھ کرائے پر رکھ لو، بہت مزہ آئے گا۔"

اور ایک دم مہر کی طبیعت میں ایک ہچکچاہٹ سی ابھری، اس نے نفی مین سر ہلایا۔

"نہیں یار میں تو ایسے ہی پوچھ رہی تھی۔ میں کیوں کہیں اور جا کر رہوں گی جب میرا اپنا گھر ہے، آخر کو میں نے اپنا گھر لیا ہی کس لیے ہے۔"

جاب کی وجہ سے وہ زیادہ دور بھی نہیں جا سکتی تھی۔ اور پاس کا آپشن سارا کا ہی تھا وہ بھی نا ممکن ثابت ہو چکا تھا۔

سو گھر پہنچ کر مہر نے سارے لاکس ڈبل چیک کئے اور سارے پردے برابر کر کے پھر سکون سے بیٹھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ نیچے نہیں گئی تھی، نا ہی مائدہ سے ملی۔۔۔وہ مائدہ کو یہ سب نہیں بتا سکتی تھی۔اور نا ہی عدیل کو، بلکے کسی کو بھی نہیں۔۔۔ کیونکہ اگر جو کسی کو یہ بات معلوم ہو جاتی تو یہ اسکی آزادی پر پہلا طعنہ ہوتا۔

وہ خوف جو کھڑے دن کی روشنی میں لوگوں کے عین درمیان بیٹھ کر غائب ہو چکا تھا، اب خاموش گھر اور اکیلے پن میں واپس امڈ رہا تھا۔

کیا اتنا ضروری تھا، کہ اگر جو مہر نے اپنی ذات کے لیے کچھ چن ہی لیا تھا تو اب دنیا اس پر اس طرح مشکل کر دی جاتی۔ایک تنہا عورت کے لیے سکون کیوں نہیں رکھا گیا، کیوں اس کے لیے امتحانوں کا ایک انبار ہے اور نتائج میں بھی کسی قسم کا مارجن نہیں۔

پیٹرول آفیسرز تیسرے راونڈ پر رُک کر چائے پینے میں مصروف تھے جب ایک سیاہ suv عین اُن کے سامنے آ کے رکی۔ گاڑی کا دروازہ کھلا اور زمین پر اترتے قدم باہر آئے۔

جِم کے لباس میں وہ ایس ایچ او عالم تھے۔

"ارے سر آپ یہاں اس وقت، وہ بھی اپنی ذاتی کار میں؟ خیریت؟"

"تم لوگوں کی پیٹر ولنگ کہاں تک پہنچی؟"

"سر ابھی تک تو سب صاف ہے، ہمیں کوئی مشقوق حرکت معلوم نہیں ہوئی۔ پر وہ میڈم منع کرنے کے باوجود اپنے گھر ہی آ گئیں۔۔ایک تو یہ خواتین۔۔"اسکی بات ابھی بیچ میں تھی کہ تیمور کی شکل پر موجود تاثر دیکھ کر ٹھٹکا۔

تیمور کچھ دیر انکی جانب دیکھے گیا پھر آفیسر کے ہاتھ سے چائے کا کپ پکڑا اور اس کی ٹوپی کے اوپر رکھ دیا۔"یہ کپ تمہارے سر سے گرا اور یہاں تمہاری چھٹی۔" کہتا وہ واپس گاڑی کی جانب آیا فون پر ایڈریس چیک کرنے لگا اور پھر جاتے جاتے آفیسر کے پاس سے گزرا۔

"اور اگر خاتون کو کوئی نقصان پہنچا تو بھی تمہاری چھٹی۔"

فون جیب میں اڑستا، قدم اسی راہ پر ڈال دیئے جہاں سے کچھ دیر قبل مہر گزر کر اپنے گھر گئی تھی۔

راستے میں ایک وجود عین اسکے برابر میں آ کر رُکا تھا۔

تیمور رُکا، چہرہ اٹھا کر اسکی جانب دیکھا۔ وہ ایک خواجہ سرا تھا، اور وہ کسی تفصیلی جانچتی نگاہوں سے تیمور کو دیکھ رہا تھا۔

"کون ہیں آپ صاحب؟ پہلے تو آپ کو یہاں نہیں دیکھا راخی نے۔"

تیمور نے ایک نگاہ اطراف میں ڈالی پھر سیدھا ہوا۔ اپنا پولیس کارڈ اس کے سامنے لہرایا۔۔"

اسکا مطلب سمجھتے ہو؟"

راخی کچھ دیر تو اسے دیکھے گیا، پھر چہرہ جھٹکا۔۔۔ اور وہاں سے ہٹ گیا، لیکن دور جاتے جاتے تیمور کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے انگلیوں سے اشارہ کیا، گویا کہہ رہا ہو، میں تم پر نظر رکھے ہوئے ہوں۔

تیمور مطلوبہ پتے پر پہنچا۔۔۔ گھر سے کچھ فاصلے پر رُک کر ایک تفصیلی نگاہ ڈال رہا تھا جب جیب میں پڑا فون بجا۔ خبر اوپر پہنچ چکی تھی۔ سامنے گھر میں پھیلے آم کے درخت کے اختتام تک نگاہ دوڑائی۔

فون کان کو لگایا۔اور دوسری جانب ڈی ایس پی نے گلا پھاڑا۔جیسا کہ کچھ مردوں کو عادت ہوتی ہے۔

"تمہارا دماغ ٹھیک ہے،اور تمہیں یہی سب کرنا ہے تو ایس ایچ او کی وردی واپس کرو اور چوکیدار کی وردی میں خود تمہیں گفٹ کر دوں گا۔تمہیں پروٹوکول بھی پتا ہے یا نہیں؟"

"مجھے نہیں پتا آپ کو کیا خبر ملی ہے لیکن میں صرف اپنی جاگنگ پے ہوں۔"

"گھر سے ایک گھنٹہ دور اپنی سیاہ suv چلا کر تم جاگنگ کرنے گئے ہو؟مجھے بھی تو پتہ چلے اتنا کونسا عایشان گارڈن ہے؟"

عالم نے ایک نگاہ اپنے اطراف میں ڈالی۔

"عایشان کا تو پتا نہیں پر کافی پر سکون ہے۔"

دوسری طرف فون کھٹاک سے بند ہوا تھا۔

تیمور نے فوارً دوسری کال ملائی تھی۔جو کہ سیدھی سوسائٹی کے منظم نے اٹھائی تھی۔

"ارے جی ایس ایچ او صاحب آپ نے کیسے یاد کیا ہم بندہ ناچیز کو۔"

"اردالی صاحب جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے، آرمی کے فنڈز میں سے حصہ لے کر بنائی جانے والی اس سوسائٹی میں پیچھے تین ماہ پہلے سی سی ٹی وی کیمرے لگ جانے چاہیئے تھے ۔ خیریت ہے، کیا اب ان ویزیبل کیمرے آنے لگے ہیں مارکیٹ میں؟ کیا وہ زیادہ پائدار ہیں؟"

دوسری جانب اردالی صاحب کو اتھو چھڑ اتھا۔

"آپ۔۔۔ آپ سوسائٹی میں آئے ہوئے ہیں، آپ اکیلے کیوں آگئے، آپ مجھے بتاتے میں آپ کو اپنے ساتھ لے کر آتا۔۔۔ ویسے بھی ابھی تعمیراتی کام مکمل نہیں ہوا ہے۔۔۔ اور کیمروں کا نظام ابھی کچھ نقائص کی وجہ سے ذرا کھٹائی میں پڑا ہوا ہے۔۔۔ ورنہ ایسی تو کوئی دیر نہیں ہے۔۔۔ آپ رُکیں میں آتا ہوں وہیں آپ کے پاس۔۔"

"آپ اپنے لال ہجرے اور پیلی دھوتی میں ہی آرام فرمائیں اردالی صاحب۔ ایسا کچھ نیا نہیں ہے، یہ سب تو چلتا ہی رہتا ہے۔ کٹھائی کی دہی میں خود ہی بنالوں گا۔"

اردالی صاحب اپنے پیلے نائٹ سوٹ میں اڑتے پھڑتے اپنے ہجرے سے باہر کی جانب بھاگے تھے جہاں موجود عورتیں اس اچانک کی ہڑبڑائی پر ایک دوسرے کا منہ دیکھ رہی تھیں۔

کال بند کر کے تیمور نے کان کو لگا ڈیوائس آن کیا۔ دوسری جانب رابطہ ملا۔

"جی سر؟"

"عابد مجھے یہاں تین اینگلز پر کیمرے چاہئے ہیں، اتنی ہی خاموشی سے جتنی خاموشی سے تم اپنی کیسز کی فائلز گم کرتے ہو۔"

دوسری جانب سب انسپکٹر ذرا ہڑبڑایا تھا۔

"جی،، جی۔۔۔ سر میں ابھی بندے بھجواتا ہوں، بلکہ میں خود اپنی نگرانی میں کیمرے انسٹال کرواوں گا۔ آپ کو کل صبح ہی سے فوٹیج کا کنکشن مل جائے گا۔"

"جب تک کیمرے انسٹال نہیں ہوتے پیٹرول آفیسرز مکمل آلاٹ رہیں گے۔"

"جی سر۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ڈیوٹی کا وقت ختم ہوا جاتا تھا۔

وہ واپس اپنی suv کی جانب آیا۔

بات مکمل کر کے تیمور نے کان میں پڑی ڈیوائس نکال دی جو کہ اسکے کندھے سے پیچھے کی جانب لٹک گئی۔

دماغ کے نہاں خانوں میں ایک تصویر اُبھری۔ایک گھگڑی بناوجود ہسپتال وارڈ کے ٹھنڈے فرش پر پر سکون سا سو رہا تھا۔وہ اسے جگا نہیں سکتا تھا،وہ اسے کچھ اوڑھا نہیں سکتا تھا،وہ اسکے سر تلے کچھ دھر نہیں سکتا تھا،ہاں پر وہ دور کچھ فاصلے پر بیٹھ کے اسکی چوکیداری کر سکتا تھا۔

سات سال قبل،تیمور عالم کو کسی کی چوکیداری کا فرض تھمایا گیا تھا۔

سیاہ suv عالم شاہ ولا کے سامنے آ کر رکی تھی۔وہاں پہلے سے موجود گاڑیوں کے پیچھے گاڑی پارک کی گئی اور پھر تیمور اس سے نکلتا اندر بڑھ گیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

داخلی دروازے سے داخل ہوتے ہی ایک ملازم اسکے ساتھ ساتھ چلنے لگا تھا۔۔۔چلتے چلتے تیمور اپنی گھڑی، بریسلیٹس، انگوٹھی۔۔کارڈگن اور بٹوا ملازم کو پکڑاتا گیا تھا اور عین اسکے کمرے کے دروازے پر پہنچ کر ملازم پیچھے ہو گیا اور عالم اندر چلا گیا۔

پشت پر دروازہ بند کر کے وہ لمحے کو رُکا تھا۔چند گہرے سانس لیے۔

اسکے بیڈ کے عین سامنے لٹکتے گھڑیال پر رات کے گیارہ بج رہے تھے۔اپنی وردی کے بٹن کھولتا وہ شاور کی جانب بڑھ گیا۔

کمرہ کا خلاء واپس مکمل ہو گیا۔

وہ کمرہ تیمور کے مزاج سے مکمل میل کھاتا تھا۔

لکڑی کا انٹیریر اور بھورا رنگ ایک مصروف سا تاثر بنائے ہوئے تھے۔دیواروں پر جا بجا پرانے تاریخی گھڑیال اور شیلفوں پر انٹیک پیسز موجود تھے۔لیکن پھر بھی کمرے کی وسعت میں کوئی خاص کمی نہیں آئی تھی،

کمرے کے عین وسط میں وہ شاہانہ سا فانوس لٹک رہا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ اپنا مکمل وقت لے کر فریش ہو کر باہر آیا تھا۔

کھڑکی کے قریب میز پر دھرے کیسٹ پلیئر میں کیسٹ لگا کر چلائی تھی۔

کچھ دیر پلیئر نے کمرے کی خاموشی سے ہمکلامی کی۔

وہ اپنی میز کی جانب آیا جہاں بہت سی کھلی کچھ ابھی ان چھوئی فائلز اور ڈھیروں کام اسکی توجہ کے منتظر تھے۔

اور پھر ضیاء محی الدین نے ایک گہرہ سانس بھرا۔

اور فیض احمد فیض کے الفاظ اپنے لبوں پر ادائے خاص سے رکھے۔

پھر کوئی آیا دل زار~

ایک گہرہ سانس خارج کیا گیا تھا۔

نہیں~

کوئی نہیں~

تیمور کی حرکات اب سست اور پر سکون تھیں۔

Clubb of Quality Content

اب یہاں کوئی نہیں کوئی نہیں آئے گا~

تیمور نے بھٹی کیس کی فائل اٹھائی اور اپنے بیڈ کے کنارے آبراجمان ہوا،

پسِ منظر میں الفاظ گھلتے رہے۔

فائل ران پر ٹکائی اور اس پر ایک تفصیلی نگاہ دوڑاتا،دونوں ہتھیلیاں پیچھے کی جانب ٹکالیں

یوں کہ کندھوں کا سارا ابھار ان پر جاتا رہا۔

کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی۔

"آجائیں۔"

دروازہ ہلکہ سا وا ہوا اور ایک صنف نازک ایک ہاتھ میں ایک گلاس لیے اندر داخل ہوئی۔

"ارسلان سو گیا تو آپکو یاد آگئی اپنی دوسری اولاد کی بھابی؟"

فائل سے نگاہ اٹھائے بنا مصنوعی خفگی سے کہا گیا۔

ستارا،تیمور کے بڑے بھائی کی بیوی،۔۔۔ہنسی تھی۔۔۔۔

"آج ارسلان نے بہت ستایا۔۔یہ میں نے اس کے سر پر لگانے کو تیل بنایا تھا مگر وہ سو گیا، سوچا تمہارے لگادوں۔پر تم تو شاور لے چکے۔"

تیمور غیر محسوس انداز میں بیڈ پر سے پھسلتا نیچے آن بیٹھا۔اور بیڈ کا کنارہ تھپکا۔

"پر تمہیں پھر شاور لینا پڑے گا چھوڑو،میں کل ارسلان کے ہی لگادوں گی۔"

"ارے بھابی لگادیں،روز روز کہاں اتنی مہربان ہوتی ہیں آپ۔آپنے شوہر اور بیٹے کے علاوہ کسی پر نظر ہی کہاں ڈالتی ہیں آپ۔۔۔اور میرا دماغ جتنا خشک ہے بھلے پورے پاکستان کا تیل لگادیں آپ اس میں۔"

ستارا ہنستی سر اثبات میں ہلاتی چلی آئی اور تیمور کی پشت پر بیڈ کے کنارے بیٹھ کر تیمور کے سر میں تیل ڈالنے لگی۔

وہ گنگناتا فائل میں مگن تھا۔

"تیمور۔"

"ہوں۔۔"

"اور کتنا انتظار کرو گے؟اب کر لو نا شادی۔۔۔دیکھو پھر اچھی لڑکیاں نہیں ملیں گیں۔"

وہ بھی مکمل دل سے نہیں بولی تھیں،ایک سرسری سی کوشش تھی۔۔جو وہ ہمیشہ کرتی رہتی تھیں۔حالانکہ وہ جانتی تھی کہ وہ بے سود ہے۔

"بھابی آپ کو پتا ہے میں لڑکیوں میں انٹرسٹڈ نہیں ہوں۔"کسی معمول کے ساتھ کہا گیا تھا

۔

"ہاں ہاں تم مہر النساء میر میں انٹرسٹڈ ہو اب چاہے وہ ایلین ہی کیوں نا ہو۔پر بھئی بس ہو گیا نا۔۔۔اب کب تک انتظار کرو گے،اس کے تین چار بچے بھی ہو چکے ہوں گے اب تک۔۔لڑکیاں اتنی دیر کسی کا انتظار نہیں کرتیں۔اور کبھی کبھی تو مجھے لگتا ہے کہ کوئی مہر النساء اجود نہیں رکھتی،یہ تمہارے دماغ کی اپنی کوئی تصوراتی پیداوار ہے۔"

تیمور کے ہونٹوں کے کنارے اٹھے تھے۔

"بھابھی مہر النساء کسی کا انتظار نہیں کرتی۔اسے کسی کی ضرورت نہیں ہے۔"

"تو تم پھر تم کس آس میں بیٹھے ہو تیمور؟"

لوگوں کو پینلوپ سے بہت شکایات ہیں۔

"بھابی میں آپ کو ایک قصہ سناوں؟"

"بات مت بدلو۔" ستارا نے اسکے بالوں میں مساج کرتے ہوا میں ایک مصنوعی چپت رسید کی تھی۔

"نہیں بھابی سنیں تو سہی، مزہ آئے گا۔۔۔یہ صرف ایک قصہ نہیں ہے۔۔۔ میری پچھلے سات سالوں کا حاصل ہے۔

"کہو، میں سن رہی ہوں۔"

تیمور نے فائل کا صفحہ پلٹا، منظر میں اب صرف سُر رقص کر رہے تھے۔

ساتھ تیمور کی متوازن سی آواز ایک قصہ سُنانے لگی۔ جیسا کہ وہ قصہ خوانی کا ماہر تھا۔

ایک مرتبہ ایک مکھی نے شاہ پروانہ سے کہا کہ بھئی ہم بھی تمہارے جیسے ہی ہیں۔

دو ہی پر ہیں اور ایک جیسی ٹانگیں، ایک سے وجود اور ایک سی فراست۔ تو پھر تم مان لو کے ہم مکھیاں بھی پروانہ ہیں، ہمیں بھی اپنے لوگوں میں شامل کر لو۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

شاہ پروانہ نے کہا تو ٹھیک ہے پھر، ایک کام کرتے ہیں۔۔۔

ایک اڑان ہم بھرتے ہیں اور ایک اڑان تم بھرو۔۔

تلاش دونوں کی ایک ہی ہو گی۔۔۔

ایک شمع۔

مکھی نے ہاں بھری اور اُڑ نکلی، شمع تلاشنا کوئی مشکل کام نہیں تھا۔ وہ قریب گاوں دیہاتوں میں مختلف روشنیاں دیکھ کر واپس آئی اور شاہ پروانہ کو اطلاع کی کے لو ہم نے تو روشنی ڈھونڈ لی۔

اب تم اپنے پروانوں کی بات کرو۔۔۔ وہ تو ابھی تک نہیں لوٹے۔۔۔

مطلب انھیں تو کچھ بھی نہیں ملا۔

یوں ہماری جیت کا فیصلہ سنا ڈالو۔

شاہ پروانہ ہنسا، پھر بولا۔

جیت کا اعلان تو ہو چکا۔

ایک پروانہ جب شمع کو پا لیتا ہے تو وہ کبھی واپس نہیں لوٹتا۔

پروانے کی اڑان شمع پر ختم ہو جاتی ہے۔

تیمور عالم کی تلاش مہر النساء میر پر مکمل ہوتی ہے. اسے کہیں واپس نہیں لوٹنا۔

"مچ۔۔ تیمور۔۔۔ تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔ تم بس ان لفظوں اور شاعری سے ہی خود کو بہلاتے رہنا۔"

"پتا ہے بھابی شمع اور پروانے میں سے عشق کون کرتا ہے؟

پروانہ۔

یہ پروانہ ہی ہے جو پھر اس عشق کی کہانی کو جہاں جہاں لیے پھرتا ہے۔

شمع بے نیاز ہے. اسے فرق نہیں پڑتا کتنے پروانے اسکے عشق میں جل گئے اور کتنے پر اس کے تھال میں بھرے پڑے ہیں.

"شمع پر غرور جچتا ہے۔"

اور،

منظر میں سُر تھم چکے تھے۔

فائل کے کنارے پر اپنی شہادت کی انگلی اور انگوٹھے کے درمیان کسی نرمی سے صفحے کا کنارہ مسلتا وہ بولا تھا۔

"مہر النساء میر پر غرور جچتا ہے۔" کچھ ااحساسات کی صداقت انھیں نہایت معصوم بنا دیتی ہے ۔

"اور تیمور عالم پر اسکی پروانہ گری۔"

"اور اگر میرے وجود کو پروانہ بنا دیا جائے نا بھابی، نہیں پروانے....

ویٹ میرے اتنے بڑے وجود کے انگنت پروانے بن جائیں گے..."

ستارا نے اب کے اصلی چیپت رسید کی تھی۔ پر وہ کمزور تھی۔

"تو بھی وہ سب پروانے مہر النساء میر کی جانب ہی جائیں گے۔

وہ خوشنصیب ہوں گے۔

وہ اس کے رخسار چھوئیں گے اور انکے پر اس کے دامن میں نیند آخر لیں گے۔"

تیمور کی پشت پر ایک سسکی فرار ہوئی تھی۔ کمزور ہاتھوں سے ناک رگڑا گیا تھا۔

تیمور نے سر نہیں اٹھایا۔ ویسے ہی فائل کا اگلا صفحہ پلٹا۔

"اگر تمہاری محبت اتنی سچی ہے تو اتنی کمزور کیوں ہے، پا کیوں نہیں لیا تم نے ابھی تک اسے۔"

ستارا کی آواز بھیگی ہوئی تھی۔

"بھابی مکمل لوگوں کی زندگی میں داخل نہیں ہوا جاتا۔ وہ آپ کو خود اپنی دنیا میں داخل ہونے کی اجازت دیتے ہیں۔ آپ صرف ایک درخواست انکے دروازے پر ڈال کر پھر انتظار کر سکتے ہو۔۔۔۔ آپ انکی دنیا کی حدود کے کنارے کنارے پھرتے رہ سکتے ہو، اندر جھانکنے کی کوشش کر سکتے ہو، پر انکی دیواریں بہت اونچی ہوتی ہیں۔۔۔۔۔ میں نے مہر النساء میر کی مکمل دنیا کی حدود پر ایک کٹیا بنا رکھی ہے۔

میں اس کٹیا میں بہت خوش ہوں۔

کیونکہ مجھے پتا ہے کہ اگر کبھی وہ اپنی مکمل دنیا کے کنارے پر آ کر دیکھے گی تو سب سے پہلے اسکی نظر میری کٹیا پر پڑے گی۔"

تیمور کے لہجے میں ایک معصوم اعتماد تھا۔ایک تنکے کے سہارے پر کھڑا وہ اعتماد بہت بڑا تھا۔

پر تیمور عالم پر وہ اعتماد جچتا تھا۔

گویا اسکی ذات کا خاصہ ہو۔

ایک نمایاں خاصہ۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

باب نمبر ۸

آج مہر نے آفس سے آدھے دن کا آف لیا تھا۔

عدیل کے دوست کی جانب سے ریزروو کروائی گئی ٹیبل ہوٹل کے روف ٹاپ پر تھی۔

عدیل کی عزت میں اس نے ایک دفعہ کی ملاقات کے لیے ہاں کر دی تھی۔

مائدہ نے شاید ہی کبھی کسی امر میں اتنی جلدی دیکھائی ہو جتنی مہر کی ملاقات سیٹ کروانے میں دیکھائی تھی۔

شام ابھی ڈھلی نہیں تھی، دن کافی حد تک موجود تھا لیکن دھوپ کی گرمائش مر چکی تھی اور ہوا میں خنکی آملی تھی۔ مہر کو خنکی سا کچھ خار تھا۔

Clubb of Quality Content

اور وہ خار اسکی ملاقات شروع ہونے سے پہلے ہی اس کے موڈ کے اعتدال کو خراب کر رہا تھا.

تب ہی کوئی عجلت میں اس کے سامنے آیا. رُکا. کچھ سانس لیے پھر مہر کے متوازی میز کی دوسری طرف کرسی کھینچ فکر بیٹھ گیا.

مہر نے اسکے پورے حلیے پر ایک نگاہ ڈالی تھی.

کوئی بھی بتا سکتا تھا کہ وہ ایک ڈاکٹر ہے.

"آئم رئیلی سوری مس مہر النساء، دراصل ایک چھوٹی سے ار جینسی تھی، پر میں نے مکمل کوشش کی کے میں وقت پر پہنچ سکوں.

مہر مسکرائی.

"اٹس اوکے ڈاکٹر برہان، اٹس کمپلیٹ لی انڈر سٹینڈ ایبل. اور ہاں آپ مجھے بس مہر بلا سکتے ہیں."

سامنے موجود وجود کے تنے اعصاب ڈھیلے پڑے تھے، عجلت اور معذرت خواہانہ تاثر جاتا رہا. وہ بھی مسکرایا.

"تھینکس فار انڈر اسٹینڈ نگ."

ان دونوں کے بیٹھتے ہی وہاں ویٹر آیا تھا اور انکا آرڈر نوٹ کرتا ایک سرسری سی نگاہ ان دونوں پر ڈالتا وہاں سے چلا گیا۔

ان کے درمیان ایک معمول کی گفتگو چھڑی تھی۔

بات سے بات نکلتی خود بخود ایک ردھم بنتا گیا۔

شاید یہ اتنا مشکل نہیں ہے، اتنا "ھو" نہیں ہے. ایک ریالسٹ کی نگاہ سے اس معاملے کو دیکھتے ہوئے مہر کو شادی کرنا بہت آسان لگا تھا. شاید سامنے والا اسے پرسکون کرنے میں کامیاب رہا تھا.

مہر نے اثبات میں سر ہلایا، اس سے پہلے کے وہ ڈاکٹر برہان کی بات کا جواب دیتی، ڈاکٹر برہان کے فون پر میسج کی بپ ہوئی.

"اوہ آئم سوری۔"ڈاکٹر نے فوراً فون سائلنٹ کیا۔

بات جاری رکھنے کا اشارہ کیا۔

مہر نے دوبارہ بولنے کو منہ کھولا تھا کہ،وہ واپس بند ہو گیا ۔

سامنے پڑا فون مسلسل وائبریٹ ہو رہا تھا،گویا دھڑا دھڑ میسجز آرہے ہو۔

ڈاکٹر برہان نے خود ہڑبڑا کر فون آن کیا۔

مہر کچھ دیر ڈاکٹر کی شکل دیکھتی رہی۔وہاں ایک رنگ آرہا تھا اور دوسرا جارہا تھا۔

"از ایوری تھنگ آل رائٹ؟"آخر کہہ ہی دیا جس پر برہان نے فون سے چہرہ اٹھایا،مہر کی جانب دیکھا۔

"میری طرف تو سب ٹھیک ہے مس مہر لیکن،مجھے لگتا ہے کہ آپ کچھ بھول رہی ہیں۔"

مہر کا چہرہ سوالیہ نشان بنا،

"میں سمجھی نہیں؟"

برہان نے فون کی اسکرین مہر کے سامنے کی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ ایک ان ناون نمبر سے ٹیکسٹ چیٹ تھی، جس میں لاتعداد تصاویر اور ویڈیوز تھیں۔

مہر کی تصاویر،

مہر کی ویڈیوز۔

وہ سب مہر کی زندگی کی معمول کی تصاویر اور ویڈیوز تھیں۔ آفس آنے جانے کی، گھر کے اطراف، گھر کے اندر لاونج میں، کچن میں، ٹیرس میں....

"یہ....یہ کیا ہے؟"

"یہ تو مجھے آپ سے پوچھنا چاہئے مس مہر؟"

مہر نے نفی میں سر ہلایا، کچھ کہنے کو منہ کھولا لیکن کوئی جواب نہیں بن پڑا۔

"آئی تھنک یہ....اسٹاک...اسٹاکر اسٹاکر کی حرکت...."مہر خود نہیں جانتی تھی کہ وہ کیا کہنا چاہ رہی ہے۔

اچانک ماحول میں ایک تناو آگیا تھا،ڈاکٹر برہان نے فون بند کیا اور اپنے سامنے موجود اسٹیک کے آخری ٹکڑے کھانے لگا۔

"ہم اس بارے میں بات کر سکتے ہیں۔" مہر نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے کہا تھا۔ پر وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ اس مرد کو کیسے بتائے کے وہ کسی اسٹاکر کے ساتھ انوالو ہے اور باقاعدہ کیس چل رہا ہے، نا جانے کیوں یہ بات ایک دم بہت بڑا گناہ لگ رہا تھا، اس نے تو یہ بات عدیل اور مائدہ کو بھی نہیں بتائی تھی۔

"میں مزید کچھ وقت لینا چاہوں گا۔"

اسٹیک مکمل کر کے اب وہ اپنا چہرہ تھپک رہا تھا۔

مہر نے آہستگی سے اثبات میں سر ہلایا۔

مہر کچھ بھول رہی تھی۔۔۔وہ صحیح کہہ رہا تھا، مہر کچھ بھول رہی تھی۔

مہر نے کیب سوسائٹی کے گیٹ پر ہی روک لی

دماغ سُن تھا گیٹ پر داخل ہوئی تو سامنے گارڈ اور راخی کی کوئی بحث گرم تھی۔

مہر کو آتا دیکھ کر راخی گارڈ کو ایک جانب دھکیلتی مہر کی طرف آئی۔

"کیسی ہے بیٹی؟"

گارڈ اسی جانب آنے لگا تھا جب۔

"میں ٹھیک ہوں راخی، تم کیسے ہو؟"

مہر کو خواجہ سرا کے ساتھ شامل گفتگو دیکھ کر گارڈ رُک گیا اور اپنی جگہ پر واپس چلا گیا۔

راخی نے اپنا پرس ایک کندھے سے دوسرے کندھے پر منتقل کیا۔ گویا ہوا۔

"چہرہ تو بہت اترا ہوا ہے، دماغ کہیں گم ہے، اور جواب نہیں مل رہا؟"

مہر رُکی ایک گہرہ سانس لیا۔

نگاہ سامنے دور تک جاتی سنسان پڑی سڑک پر جمی تھی۔

"راخی۔" ڈوبی سی آواز نکلی۔ "مجھے خوف آرہا ہے۔"

"مجھے لگ رہا ہے میری تنہائی میرے گلے کا پھندا بن جائے گی، مجھے لگ رہا ہے میں نے اپنے لیے ایک گڑھا کھود لیا ہے۔ راخی میں دنیا کو کیسے بتاوں کے میں بہادر تھی، اب نہیں

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ہوں،اب مجھے خوف آنے لگا ہے. پر راخی یہ کہنے سے پہلے میں شرم سے ڈوب مرنا چاہوں گی۔"

دھندلی نظر سے وہ نیچے سڑک کو دیکھ رہی تھی۔ڈھلتی شام کے نارنجی آسمان تلے اسکا وجود کلس رہا تھا۔

راخی نے اسکا کندھا تھپکا۔

"اب باجی اکیلی نہیں رہے گا. بہت جلد تمہاری یہ تنہائی رفا ہو جائے گی. باجی مزید نہیں روئے گی."

ایک لمحے کو وہ راخی کی پیشن گوئی اپنے حق میں پکڑ لینا چاہتی تھی بالکل سارا کی طرح۔

سر میں ٹیس سی اٹھی.

مہر جیسے جاگی. بے دردی سے اپنے گال رگڑے آنکھیں رگڑیں. ہاتھ سے چہرے پر ہوا جھلانے لگی.

"میں ٹھیک ہوں راخی،میں چلتی ہوں مجھے گھر پہنچنا ہے۔"

کہتی وہ بڑے بڑے قدم لیتی وہاں سے نکل گئی۔

اپنے پورشن میں آکر اس نے پولیس کے دیئے کانٹیکٹ پر رابطہ کیا. دوسری جانب سے کال آن ہوتے ہی مہر نے بولنے کو منہ کھولا تھا کہ۔

"مہر؟ تم ٹھیک ہو، اس وقت تھانے میں کال کیوں کرنی پڑ رہی ہے تمہیں؟"

مہر کے کھلے لب واپس جا ملے

وہ تیمور تھا.

کچھ لمحے سرکے.

"مہر؟"

"مجھے تعاقب کار سے متعلق انفارم کرنا تھا۔"

"ویٹ میں تمہارے گھر کے باہر ہوں، تم دروازہ کھول سکتی ہو، کیا تمہاری بہن بہنوئی گھر ہیں؟ کیا تمہارا تعاقب کار سے سامنا ہوا ہے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مہر کا دل ڈوب کر ابھرا تھا،وہ جوتا اڑستی ٹیرس کی جانب بھاگی،سامنے سڑک پر ایک عدد سیاہ suv کھڑی تھی۔دروازہ کھلا اور تیمور فون کان کو لگائے باہر آیا تھا.

"ویٹ ویٹ میں نیچے آرہی ہوں،تم دروازے پر دستک مت دینا"

کہتی اپنے بال باندھتی سیڑھیاں اترتی باہر آئی.

فون دونوں کے ہی کان کو ابھی تک لگا تھا۔

مہر نے پہلے فون نیچے کیا اور کال کاٹی۔

تیمور نے مہر کا مکمل جائزہ لیا تھا،وہ جسمانی طور پر ٹھیک معلوم ہو رہی تھی۔

"کیا ہم گاڑی میں بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں؟"مہر نے گاڑی کی جانب اشارہ کیا جس پر تیمور نے فوراً گاڑی کا دروازہ کھولا. مہر سست روی سے چلتی آئی اور پیسنجر سیٹ پر براجمان ہوئی۔

تیمور ڈراؤ ننگ سیٹ پر بیٹھ چکا.

"اگر تم گاڑی کو میرے گھر سے ذرا آگے پیچھے کر سکو تو."لہجہ معذرات خواہانہ تھا.

"شیور" تیمور نے گاڑی گلی سے باہر نکالی اور ایک طرف لگائی۔

"تم ٹھیک ہو؟" وہ اسکی ذہنی حالت پوچھنا چاہ رہا تھا۔

"آیم کمپلیٹ لی فائن۔ مجھے لگا مجھے پولیس کو آگاہ کرنا چاہئے۔ سو میں نے کر دیا۔ پر مجھے نہیں پتا تھا ایس ایچ او صاحب خود پیٹرولنگ پر ہیں۔"

تیمور خاموش رہا ۔ مہر نے برہان کو موصول ہوئی تصاویر اور ویڈیوز اور جس نمبر سے وہ موصول ہوئی تھیں تیمور کو دے دیا۔

تیمور نے ایک تفصیلی نگاہ مہر کے فون کی اسکرین میں موجود مواد پر ڈالی، پھر وہ مواد مہر کے فون سے اپنے فون میں ٹرانسفر کیا۔ فون مہر کی جانب بڑھایا، پھر رکا، واپس پیچھے کیا اور اس میں اپنا نمبر سیو کر کے ایمرجینسی کانٹیکٹ میں ڈال دیا اور پھر فون مہر کی جانب بڑھایا۔

مہر کچھ دیر صاف اسکرین دیکھتی رہی۔ پھر آف کر دی۔

"اتنا تو میں بھی جانتی ہوں کہ ایک مصروف ایس ایچ او یوں میرے گھر کے باہر اپنی معمول کی پٹرولنگ نہیں کر رہا ہو گا۔ میں تمہاری ذاتی ذمہ داری نہیں ہوں تیمور، اس کیس

کو ایسے ہی ڈیل کرو جیسے پولیس ہر دوسرے کیس کو کرتی ہے. ہماری دوستی شاید کبھی ماضی میں رہی ہو گی، تمہیں آج اس کے واسطے مجھے کوئی خاص فیور دینے کی ضرورت نہیں ہے ۔" مہر کا لہجہ ذرا تلخ ہوا تھا۔

تیمور خاموشی سے سامنے دیکھتا رہا۔

مہر گاڑی کا دروازہ کھول کر اتر چکی تھی۔ تیمور کا شکریہ ادا کیا پھر اپنے گھر کی جانب چل دی۔

تیمور نے نہیں سنا کہ مہر کے آخری الفاظ کیا تھے۔

تیمور کے کان میں لگے ڈیوائس میں آواز گونجی۔ سر ڈی این اے رپورٹس آچکی ہیں، آپکا شک صحیح تھا ۔

اس عروسی جوڑے پر موجود خون پچھلی دو گمشدہ خواتین کا ہے۔

تیمور نے مہر کو دور تک جاتے دیکھا تھا، حتی کہ وہ اسکی نظروں سے اوجھل ہو گئی۔

رات عدیل کے آنے کے بعد مائدہ نے اسے نیچے بلایا تھا.

عدیل برہم تھا،اور اسکی برہمی پورے پورشن کو عجیب سوگ میں لیے ہوئے تھی،جب گھر کا مرد برہم ہوتا ہے تو یوں ہی ایک بھارسا اسکے اطراف میں موجود اشیاء اور جانوں پر بیٹھنے لگتا ہے۔

"مہر میں نہیں جانتا کہ آج کیا ہوا ہے سوائے اس کے جو برہان نے مجھے بتایا. میں صرف یہ جاننا چاہتا ہوں کہ اگر کچھ ایسا تھا، تمہارے پاس کوئی آپشن تھا، تم الریڈی کسی میں انٹرسٹڈ تھی تو تم انکار کر سکتی تھی،" اسکی بھاری آواز باہر صحن تک صاف سنائی دیتی تھی۔

مہر خاموشی سے وہاں سے اٹھ کر جا سکتی تھی لیکن وہ عدیل کی عزت کرتی تھی.

وہ خاموش رہنا چاہتی تھی لیکن اب وہ تھک رہی تھی۔اسٹاکنگ والا یہ سارما جرا اب اسکے مکمل وجود کو اپنے آہنے شکنجے میں دبوچ رہا تھا۔وہ بولنا چاہتا تھی،سب کچھ الف سے ے تک کہہ دینا چاہتی تھی۔

ایک پل کو بھارتلے دبتے اسکے وجود کو لگا وہ کہہ دے گی۔۔۔وہ کہہ دے گی تو وہ فرار پالے گی،وہ گھر کے مرد کو اعتبار میں لے لے گی تو مشکل آسان ہو جائے گی۔

ایک لمحے کو اسے لگا وہ اب بتا سکتی ہے۔ ہمت یکجا ہوئی،الفاظ زبان تک آئے۔ابھی لبوں تلے کچھ خلا بنا ہی تھا کہ،

"مگر یہ سب کر کے تم نے برہان کے سامنے مجھے شرمندہ کر دیا ہے۔"

ایک چھناکہ سا ہوا تھا۔

اسکے وجود کو دباتا بھارا اسکی ہڈیوں کو مسل چکا تھا۔امید نے دم توڑا اور مہر کے وجود نے اس بھارتلے آخری سانس خارج کیا۔کچھ چیزیں ناممکن ہی رہتی ہیں۔وہ ناممکن ہی رہیں گیں۔

اگر کبھی جو ذرا سی توقع جوڑنے کی کوشش کی جائے تو وہ آپ کو خود کو ہی کاٹ ڈالتی ہیں۔مہر کیوں بھول جاتی ہے۔

"آئم سوری عدیل بھائی۔"

اور اس کے کھلے منہ سے بس یہی الفاظ نکل سکے۔

اور پھر حقیقت واپس اس کے پہلو میں براجمان ہوئی. اسے دونوں اطراف سے تھام لیا۔

اس کے اپنے لوگوں کے ساتھ اسکا رشتہ بس اتنا ہی تھا.

تھینکس

اور سوری

معذرت

اور شکریہ.

عدیل وہاں سے اٹھ گیا. نشست برخاست ہوئی. جہاں ایک مرد اپنی انا کو ٹھیس پہنچنے کا رونا رو کر جا چکا تھا.

مہر نے ایک گہرہ سانس خارج کیا۔

تب ہی مائدہ کی آواز آئی "مہر یہ سب کیا تھا؟ تم مجھے تو بتا سکتی تھیں نا، حد ہے عدیل نے مجھے بھی اتنی باتیں سنائی ہیں۔۔۔ مطلب مہر تم کب زندگی کو لے کر سیریس ہو گی؟" ہمیشہ کی طرح مائدہ کی آواز اونچی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مہر نے مائدہ کی جانب دیکھا۔ ہمت نہیں رہی تھی وہ اب کچھ کہہ نہیں سکتی تھی، کہنا بھی نہیں چاہتی تھی۔ کاش اس کے اپنے ایک دفعہ اس سے سوال کرنے کی بجائے اسے سمجھنے کی کوشش کریں۔ ایک دفعہ وہ مہر کی طرف آ کر بیٹھیں، ایک دفعہ وہ مہر کی نظر سے دنیا کو محسوس کریں۔۔۔

کیا اگر مہر اپنا دل نکال کر ان کے سینوں میں لگا دے گی تو کیا پھر وہ سمجھ سکیں گے؟ کیا پھر وہ سوال کرنا بند کر دیں گے۔ کیا وہ مہر کی تکلیف سہار پائیں گے، کیا پھر ان کے سینے پھٹ جائیں گے۔

"خیر اب بتا دو کون ہے، کیا تم اس کے بارے میں سیریس ہو؟"

نہیں۔۔ مہر غلط سوچ رہی تھی، مہر غلطی پر تھی۔۔۔ اگر مہر اپنا دل انکے سینے میں بھی لگا دے گی وہ تب بھی سمجھ نہیں پائیں گے، وہ اس دل کو اٹھا کر کباڑ میں پھینک دیں گے۔

مہر نے ایک بے بس سی نگاہ کے ساتھ مائدہ کو دیکھ تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہے ایک خیر اخواہ، چوبیس گھنٹے نظر رکھتا ہے وہ مجھ پر۔" لہجے میں طنز تھا۔مائدہ اسکے کاٹدار لہجے پر کھلا منہ لیے اسکی شکل دیکھے گئی۔

کہہ کر مہر وہاں مائدہ کے پورشن سے نکل گئی۔

مہر کے اپنوں نے احساس کرنا کیوں نہیں سیکھا تھا۔

کیا بے حس ہونا ایک آپشن ہے؟ چوئس ہے؟ لوگ کیوں جان بوجھ کر اسے چنتے ہیں۔

انسان۔۔۔۔

انسان کیوں احساس نہیں کرتے؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

باب نمبر ۹

مہر کو آج پولیس اسٹیشن بلایا گیا تھا۔

اس سفید خالی کمرے کی چکا چوند روشنی اب اسکی آنکھوں کو تھکانے لگیں تھیں۔شاید وہ انٹیروگیشن روم تھا۔وہاں بیٹھ کر اندازہ کرنا مشکل تھا کہ مہر شکار ہے یا مجرم۔

لیکن کچھ تھا جو اس سے زیادہ اس کے حواسوں کی توجہ مانگ رہا تھا۔وہ اسکے سامنے میز کے متوازی بیٹھا وجود تھا۔

ہمیشہ کی سی عجلت اور سختی۔تھانے کی ہوا میں تیمور کے رنگ بدل جاتے تھے۔

تیمور نے بات کا آغاز کیا۔

"ہم نے برہان کو ریسیو ہوئی تصاویر اور ویڈیوز کا ڈیٹا انیلسز کیا ہے۔باقی تفصیلات کے ساتھ ایک چیز جو واضح ہے وہ یہ کہ برہان کا اس سب سے کوئی تعلق، کہہ سکتے ہیں کہ وہ سیف سائڈ پر ہے اگر تم اس سے دوبارہ ملاقات کے بارے میں سوچ رہی ہو تو۔"

مہر نے اثبات میں سر ہلایا۔ وہ جانتی تھی برہان کا اس سب سے کوئی تعلق ہو بھی نہیں سکتا۔

مہر کی سرخ سوجی آنکھیں ابھی تک بھاری تھیں۔

"تمہارے اطراف میں سیکیورٹی بڑھا دی جائے گی۔"

مہر نے فوراً تیمور کی جانب دیکھا۔

"کیا میں پہلے سے بھی زیادہ غیر محفوظ ہوں؟" مہر نے کیا بات کہہ دی تھی، کوئی بھی وہاں دوسرا سنتا تو شاید ہنس دیتا۔

تیمور نے اثبات میں سر ہلایا۔ مہر نے ایک گہرہ سانس خارج کیا۔

"پرفیکٹ آئی گیس۔" لہجہ تھکا ہوا تھا۔ "مجھے اب آگے کیا کرنا ہے؟"

تیمور نے پورے وقت میں پہلی دفعہ چہرہ اٹھا کر مہر کی جانب دیکھا۔

مہر بے جان سی نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ تیمور کے دیکھنے پر بھی اسکی نظر میں کوئی لرزش نہیں آئی۔

"اب تم حفاظت کے ساتھ اپنے گھر جا سکتی ہو۔"

وہ کہہ تو رہا تھا لیکن اسکا تجسس مہر کے سرخ پپوٹوں پر جما تھا۔

مہر نظریں پھیر گئی۔۔وہاں سے اٹھی،اپنا بیگ کندھے پر سیٹ کیا،جانے کو قدم میز کے پیچھے سے نکالے۔۔

پر پھر جاتے جاتے رکی۔۔۔

ذرا کو تیمور کی جانب گھومی۔۔۔

چند لمحے سر کے۔

"برہان کا بیک گراونڈ چیک کرنے کا شکریہ۔۔۔۔پر نہیں میں اس سے دوبارہ ملنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔۔۔۔"عدیل کے رویے کی وجہ سے وہ بلاوجہ برہان سے چڑ گئی تھی۔

کچھ دیر خاموشی رہی۔۔۔

تیمور کا چہرہ واپس جھک گیا۔

دونوں جانب خاموشی برقرار رہی۔پھر مہر فوراً وہاں سے نکل گئی۔

وہ اس سے زیادہ تیمور کے سامنے کھڑے ہونا برداشت نہیں کر سکتی تھی،اسکے سانس کی نالی میں کچھ اٹک رہا تھا۔۔

وہ تیز تیز قدم اٹھاتی اسٹیشن سے باہر آئی۔۔۔باہر کھلے آسمان تلے کھل کر سانس لیا۔

سات سال قبل۔۔۔سات سال قبل بھی ایسے ہی ایک فریب نے اسے جکڑنا چاہا تھا۔۔پر آج نہیں۔۔اتنے سالوں بعد بھی نہیں۔۔۔

سوچیں مطلب نا بنا سکیں تو دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ سختی سے بھینچا۔

مہر نے جلدی جلدی اپنے تمام احساسات کو لپیٹا،جیسے کپڑوں کو بھری الماری میں ٹھونسا جاتا ہے۔اور پھر ان پر پٹ بند کر کے نظریں پھیر لی جاتی ہیں۔۔۔سانس متوازن کر کے اب وہ سڑک پر نگاہ دوڑا رہی تھی جب۔۔۔

"مہرووو"

ایک چہکتی زنانہ آواز اسکی پشت پر ابھری تھی۔

مہر ٹھٹکی۔۔۔

مہر اس لہجے کو سو لہجوں میں بھی پہچان سکتی تھی۔

پر کانوں نے لمحے کو یقین نہیں کیا تھا۔

حتی کہ وہ آواز کی سمت مڑی۔۔۔وہ وجود مہر کی جانب ہی آرہا تھا۔

وہ چہرہ اور وہ آواز اسے سات سال قبل بھی یوں ہی پکارا کرتی تھی۔

ماضی کا ایک دوسرا پرندے عین اسکے سامنے آن بیٹھا تھا۔

ایک رات قبل۔

رات ڈیوٹی کے آخری اوقات میں نئی انویسٹیگیشن میٹنگ بیٹھی تھی۔

تمام چہروں پر ایک سکوت تھا۔

وہاں سالوں قبل شواہد کی کمی کی بنا پر بند کر دیے گئے کیس کو دوبارہ کھولا گیا تھا۔

تیمور کرائم میپ کی جانب چہرہ کیے کھڑا ایک گہری سوچ میں تھا،سینے پر باندھ رکھے

ہاتھوں میں سے ایک ہاتھ نکالا،سامنے بورڈ پر دو الفاظ تحریر کئے۔

بورڈ پر دو ماضی کے کیسسز کی میپنگ تھی۔۔۔ایک دو سال قبل اور ایک پانچ سال قبل۔

کمرے میں موجود باقی چہروں پر کچھ خاص پسندیدگی کے آثار نا تھے۔وہ وہاں کی انسو یسٹیگیشن ٹیم تھی۔انھیں تیمور کی تفتیشی عمل میں دخل اندازی کچھ خاص نہیں بھائی تھی۔

"مجھے نہیں معلوم کے پچھلے دونوں میں کیسسز میں واقعتاً شواہد کی کمی تھی یا پھر کسی کی لاپرواہی ۔دونوں خواتین کی گمشدگی سے قبل درج کروائی گئی اسٹاکنگ کی شکایت اور اس دورانیہ میں ہونے والے واقعات کی وقوع پذیری،ہمارے اس تیسرے کیس سے مکمل میل رکھتی ہیں۔لیکن ہم وکٹم کو ابھی اس امر سے آگاہ نہیں کر سکتے۔"

"کیا دوسرے الفاظ میں آپ کہنا چاہ رہے ہیں ہ ہم تیسرے وکٹم کو ایز اے bait استعمال کریں گے؟"

"ہم تیسرے وکٹم کو شکاری کے عین حلق تک پہنچا دیں گے،یوں کے شکاری کو پورا یقین آجائے کے وہ اسکی ہے،اور پھر عین نگلنے کے وقت ہم شکار کو واپس کھینچ لیں گے۔"

"میں آپکا اعتماد سمجھتا ہوں سر عالم، لیکن کیا آپ جان بوجھ کر یہاں رسک فیکٹر کو اگنور کر رہے ہیں، یا آپ بھی بس جلد از جلد اس کیس کو ختم کر کے اسکا تمغہ اپنے نام کرنا چاہ رہے ہیں؟"

تیمور مڑا تھا۔۔۔دوسرے آفیسر کی جانب دیکھا۔

آفیسر نے بات جاری رکھی۔

"اگر ہم نے تیسرے وکٹم کو بھی کھو دیا تو ہم سب کے سب ایک ساتھ اپنی نوکری سے ہاتھ دھو سکتے ہیں، اور اب جب ڈی ایس پی کی جانب سے ہمیں ضرورت سے زیادہ مراعات مل چکی ہیں۔ایک تو ماضی میں بند کر دیا گیا کیس دوبارہ کھول رہیں ہیں، کیس بھی وہ جو میڈیا میں اچھے خاصے عرصے تک پولیس کی بدنامی کا سبب بنا رہا تھا۔مجھے اس سب سے کچھ اچھے نتائج کی بو نہیں آ رہی۔"

"یہ کیس میں اپنی ذمہ داری پہ ذاتی طور پر ڈیل کر رہا ہوں، فکر مت کرو سارا ملبہ صرف میرے اوپر گرے گا۔تم اپنے کالر کی فکر بچا رکھو۔"

کہتا تیمور واپس بورڈ کی جانب متوجہ ہوا تھا۔

وہ سب سمجھ رہے تھے کہ تیمور عالم کیا چاہتا ہے، پر وہ سب اس کے نتائج سے مکمل آنکھیں چرا گئے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

باب نمبر ۱۰

(ماضی)

" مہرووووو"

یہاں لیکچر ختم ہوا اور یہاں وہ مہر کے کندھے سے آن لٹکی۔

وہ تیمور کی کزن تھی۔اسٹوڈنٹ سوسائٹی کے ممبرز میں اکلوتی زنانہ ذات۔ ثمن مہر گڑبڑائی،وہ ثمن کو پہچانتی تھی، لیکن اس سے کسی قسم کی جان پہچان نہیں تھی۔

"ہماری ہیرو مہر النساء میر۔اب جلدی چلو سب تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔"

مہر اسکے بازو کی حلقے سے باہر آئی تھی۔"میں کیوں تم لوگوں کے ساتھ باہر جاوں گی؟"

"تم کیوں نہیں جاو گی؟"مہر کو اپنے ساتھ گھسیٹتے وہ اپنے آڈے عرف ایوینٹ سوسائٹی کے آفس میں آچکے تھے۔

کچھ دیر قبل جب ثمن نے کیفے ٹیریا میں مہر کو تیمور کے پاس سے اٹھ کر جاتے دیکھا تھا تو تب ہی سمجھ گئی تھی کہ تیمور نے کیا چالاکی دیکھانے کی کوشش کی ہے۔

مہر سے پاس نکلوا کر انھوں نے دروازہ کھولا اور اندر گھستے اے سی آن کرتے سیدھے ہوئے۔

"ویل،" مہر وہیں دروازے میں کھڑی انھیں دیکھے گئی، اُسے کچھ خاص فرق نہیں پڑتا تھا۔ ہاں البتہ ایک انجانی شرمندگی تھی، نا جانے وہ سب اس کے بارے میں کیا تصور کر رہے ہونگے، کہ تیمور نے اسے پاس کیوں دیا۔ پر خیر، خیال جھٹکتی وہ وہاں سے مڑنے لگی تھی جب تیمور تپا ہوا وہاں داخل ہوا تھا۔

"اگر تم لوگوں نے اے سی چلایا۔۔۔۔"

وہ بس چِلانے ہی والا تھا جب سامنے مہر کو دیکھ کر ایک دم اسکی زبان واپس تالو سے جا لگی۔ مہر کو ایک تفصیلی نگاہ سے دیکھتا اندر آیا، عین مہر کے سر پر آ کر سرگوشی کے انداز میں مصنوعی خفت دیکھائی۔

"میں نے پاس تمہیں اس لیے نہیں دیا تھا؟"

مہر نے جواب نہیں دیا اور فوراً چہرہ پھیر گئی۔

"اگر ڈین کو معلوم ہوا نا تو میں صاف تم سب کی ذمہ داری لینے سے مکر جاوں گا۔" اے سی کا ریموٹ کھینچا اور اسے واپس بند کیا۔

تیمور نے کچھ فائلز اٹھائیں اور مہر کے سامنے صوفے پر دھریں۔

"اب تم یہاں ہو تو پھر ذرا کام میں بھی ہاتھ بٹاو۔"

سیرئسلی۔۔۔ مہر اندر تک کلسی تھی۔۔۔ وہ یہاں آئی نہیں تھی اسے یہاں لایا گیا تھا زبردستی۔

وہ لوگ ٹرپ پلین کر رہے تھے اور مہر کو خاموش دیکھ کر اسکی جانب متوجہ ہوئے۔

آخر سب یونیورسٹی ایک ہی کام کے لیے تو آتے تھے۔۔۔ انٹرٹینمنٹ۔

"مہر تم ہمیں کوئی آئیڈیا دو۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مہر ٹھٹکی، نفی میں چہرہ ہلایا۔۔۔دل ایک دم ڈوبا۔۔ابھی وہ مہر کو بتائیں گے کہ مہر کس قدر دقیانوس ہے کس قدر بورنگ ہے۔۔۔شٹ اسے کچھ نا کچھ تو یاد رکھنا چاہیئے تھا۔۔۔ایک دم گلٹ ہونے لگا کہ اسے مشہور اسپاٹس کے بارے میں کیوں نہیں پتا۔

"اس دفعہ ہم میرے فیملی فارم ہاوس پر جائیں گے، بھائی کاروبار کے سلسلے میں باہر ہیں، سو کوئی روک ٹوک نہیں "تیمور نے توجہ کے تمام دھاگے اپنی جانب موڑے۔

"رائٹ، اور مہر بھی ہمارے ساتھ جائے گی۔" ثمن نے اعلان کیا۔

مہر ٹھٹکی... سب نے ایک ساتھ چہرہ موڑ کر مہر کی جانب دیکھا... مہر نے نفی میں سر ہلایا .

ثمن پھر بولی،

"بھئی تیمور نے چیٹنگ کی تھی اب اسکی سزا میں تم ہمارے ساتھ فارم ہاوس چلو گی۔"

مہر کو ایک پل کے لیے یا تو اپنی، یا پھر ان سب کی دماغی حالت پر شک ہوا تھا۔

"اگر تم نہیں گئیں تو یہ تیمور کی ذمہ داری ہے، سزا وہ بھگتے گا۔" ثمن نے آخر اتنی سی فضول کوشش بھی کیوں کی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مہر کی بلا سے وہ سزا بھگتے یا کنویں میں گرے. مہر اپنا بیگ اٹھاتی وہاں سے اٹھنے لگی۔

"آئم سوری پر مجھے کسی ٹرپ پر نہیں جانا، مجھے ایسی چیزیں پسند نہیں ہیں. ناو ایکسکیوز می "

کہتی باہر نکل کر آئی۔

پیچھے سب نے ایک ساتھ تیمور کو گھورا تھا۔

"کیا تمہیں سمجھ آ رہی ہے کہ تم اس وقت کس خطرے میں گھرے ہو؟ "

ثمن نے تیمور کو اسکی سزا کی یاددہانی کروائی۔

" صحیح کہتی ہیں چاچی، سو شیطان مرے تھے تو تم پیدا ہوئیں تھی۔"تیمور نے ہوا میں ہی ثمن کا گلہ دبایا تھا۔

---

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

باب نمبر ۱۱

(ماضی)

ایسا کیا ہوا تھا کیسے ہوا تھا اور کیوں ہوا تھا۔۔

مہر النساء میر، تیمور کے فیملی فارم ہاوس کے سامنے موجود تھی۔

طلبہ کا پورا جُھنڈ اندر کی جانب بھاگا تھا۔ اور مہر ہونکوں کی طرح باہر کوسٹر کے سامنے کھڑی تھی۔

حتی کہ کوسٹر بھی نکل گئی۔

دو دن پہلے کا واقع اسکے دماغ میں گھوما جب اسے ایتھکس کے گروپ پروجیکٹ فارم پر نئی اپڈیٹ پڑھنے کو ملی تھی۔

جس میں ٹرپ میں شمولیت کو ضروری قرار دیا گیا تھا اور شمولیت اختیار نا کرنے کی صورت میں گروپ پروجیکٹ کے اجتمائی اسکور منفی کرنے کی وارننگ دی گئی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بمطابق انسٹر کٹر وہ ایک سوشل ایکٹیویٹی تھی۔

وہ تو اُسے بعد میں معلوم ہوا کہ اسکے گروپ پر جیکٹ کی انسٹر کٹر تیمور پر کرش رکھتی ہیں۔

مہر کتنی ہی دیر ہکا بکا سی تیمور کی ہمت دیکھے گئی،اس نے آج تک اس قدر منحوس انسان نہیں دیکھا تھا۔

گھٹیا انسان۔ مہر نے جی بھر کر اسے گالیاں دی تھیں،اور دو دن لگاتار گالیاں دیتی دیتی وہ ا ب فارم ہاوس کے سامنے موجود تھی۔

اوپر سے چوبیس گھنٹے کا قیام تھا۔ مہر نہیں جانتی تھی وہ ان چوبیس گھنٹوں میں کیسے وہاں سے واپس زندہ جانے والی تھی۔ ابھی بھی وقت تھا وہ واپسی کا رستہ اختیار کر سکتی تھی،ایک سیمسٹر کی جی پی اے گرنا اب اسے اتنی بڑی بات نہیں لگ رہی تھی۔

کیونکہ منہ سیدھ اندر جانا تو مہر کے لیے نا ممکن تھا،اور وہ واقعتاً اپنا سوٹ کیس واپس موڑتی مڑی،قدم واپسی کے راستے پر اٹھنے ہی لگے تھے کے اسکا بریف کیس ہوا کی سی تیزی سے اچکا

گیا اور وہ جو کوئی بھی تھا، سیدھ منہ چلتا مہر کا بریف کیس لیے فارم ہاوس کے داخلی دروازے کی جانب جا رہا تھا۔

وہ تیمور تھا، بلاشبہ۔۔۔وہ اسکی پشت پہچانتی تھی۔

وہ بے یقینی سے اسکی یہ حرکت دیکھے گئی۔

اگر جو کبھی پہلی ملاقات پر اس کے دل میں اس ٹی اے نامی سوسائٹی ہیڈ کی کوئی عزت بنی بھی تھی نا تو اب وہ کچرا کچرا ہو کر کچرے کے ڈھیر پر پڑی تھی۔

صالح ابھی تک کیوں نہیں پہنچی تھی، اُس پر مہر کو الگ غصہ آ رہا تھا۔چار و ناچار مہر کے قدم بھی فارم ہاوس کے داخلی دروازے کی جانب بڑھ گئے۔

فارم ہاوس کو میل اور فیمیل اسٹوڈنٹس کے لیے دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا تھا، سنٹرل لاونج اور سوئمنگ پول سب کے لیے مشترکہ تھا۔

وہاں سب لڑکیاں پہلے ہی ٹولیوں کی شکل میں موجود تھی،نا ختم ہونے والی گوسپس اور شغل کا عروج۔

صالح کچھ دیر مہر کے ساتھ بیٹھی تھی پھر اپنے گروپ کے ساتھ نا جانے کہاں غائب ہو گئی۔۔۔ایسا نہیں ہے کہ اُس نے مہر کو ساتھ چلنے کا نہیں کہا تھا،لیکن مہر نے ہی انکار کر دیا۔

مہر کمرے میں آ گئی۔جہاں تمام لڑکیوں کا سامان بکھرا پڑا تھا۔

تب ہی کہیں سے بھوت کی طرح نازل ہوئی ثمن مہر کے کندھے پر جھولتی اس کے کھلے بریف کیس میں جھانک رہی تھی جسے مہر نے ابھی ابھی اپنے سلیپرز نکالنے کو کھولا تھا۔

"بہت ہی کوئی کمینہ اور نیچ انسان ہے تیمور،مجھے نہیں پتا تھا وہ تمہیں واقعی یہاں لے آئے گا"۔

مہر نے ایک گہرہ سانس خارج کیا۔تیمور کا تو پتا نہیں لیکن وہ سب ہی ایک سے بڑھ کر ایک عجیب مخلوقات تھیں۔

پر ثمن یہاں کیوں تھی،وہ بھی اپنے گروپ کے ساتھ یہاں سے غائب کیوں نہیں ہو جاتی۔

"مہرا گر تم برا نا مانو تو میں یہاں بیٹھ جاوں؟"

کیا وہ مہر کے کندھوں پر بیٹھنے کا پوچھ رہی تھی؟

وہ پوچھ ہی کیوں رہی تھی، کیا مہر کوئی اتھارٹی ہے یہاں؟

مہر جھنجلائی تھی پر خاموش رہی۔

لیکن وہ ثمن ہی کیا جو خاموش رہ جائے۔

"مہر ویسے مجھے تمہارے بارے میں ایک تجسس ہے۔ تمہارے دوست کون ہیں کہاں ہیں، تم فن اور آو ٹنگز کس کے ساتھ کرتی ہو، کیا تم ہوم ٹاون فرینڈز بندی ہو۔ میں نے تمہیں یونی میں کسی کے ساتھ گھومتے پھرتے نہیں پایا۔ تم بور نہیں ہوتی؟"وہ ایسے کہہ رہی تھی جیسے اس نے مہر کی پوری زندگی جان لی ہو۔

مہر نے کندھے کو ذرا جھٹکا دیا جس پر ثمن خود بخود، گرتی زمین پر ڈھ گئی اور پھر ثمن نے وہیں کروٹ لی، سر کھڑے بازو کی ہتھیلی پر جمایا۔ اور جواب کا انتظار کرنے لگی۔

"میں دوستیاں نہیں کرتی۔" مہر بریف کیس واپس بند کرتی بولی تھی۔

"انہوں، ایسا نہیں ہوتا۔۔۔کوئی بھی بغیر دوست کے نہیں رہ سکتا، پتا ہے مجھے کیا لگتا ہے؟۔۔۔۔۔

تمہیں گاڈ کمپلیکس ہے۔"

ثمن کی اس قدر ضروری پیشن گوئی کا شکریہ، مہر نے اسکی جانب دیکھا تھا۔صاف معلوم ہوتا تھا کہ اسے ثمن کی وہ بات ناگوار گزری تھی ۔

"تم میرے بارے میں جانتی ہی کیا ہو؟ اور تمہیں کیوں لگا کہ تم میرے بارے میں اتنی آسانی سے کوئی رائے قائم کر سکتی ہو۔"

ثمن نے کندھے اچکائے۔

"ہر انسان اپنی رائے دینے کی آزادی رکھتا ہے اور ویسے بھی people with god complex often end up lonely you know"

" but i'm fine just as i am "

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تم جیسے لوگ عجیب ہوتے ہیں مہر، مجھے کبھی کبھی سمجھ نہیں آتی تم لوگ اپنی اتنی بڑی تنہائی کے ساتھ کیا کرتے ہو، کہاں لے کر جاتے ہو؟"

یوں ثمن کی مہر کی ذات میں غیر ضروری تانک جھانک مہر کو سخت عجیب لگی تھی۔

مہر نے بریف کیس کی زِپ دھیرے سے بند کرتے ہوئے ایک پل کے لیے رُک کر ثمن کی طرف دیکھا، جیسے اُسے پرکھ رہی ہو کہ آیا وہ واقعی جواب کی منتظر ہے یا محض تجسس کی تسکین چاہتی ہے۔ کمرے میں مدھم روشنی پھیلی ہوئی تھی، باہر فارم ہاؤس کے لان میں باقی سب کے قہقہے اور شور و غل گونج رہے تھے،

"کیا تم مجھ جیسے لوگوں پر ریسرچ کر رہی ہو؟"

"مجھے انسانوں میں گھسنے کا بہت شوق ہے، نو آفینس۔" ثمن نے ہوا میں ہاتھ جھلایا۔

"میں اس زمرے میں پوری نہیں اترتی جو کے ایک دوست کے لیے بنائی گئی ہے۔"

ثمن نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ سر جھکا دیا، جیسے مہر کی بات سے متفق نہ ہو، مگر بحث میں بھی نہ پڑنا چاہتی ہو۔

مہر نے نظر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا،بات جاری رکھی "انسان تنہا رہ سکتا ہے،یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے۔"

"نہیں مہر انسان ایک social animal ہے،اور دوسرے جانداروں سے تعلق جوڑنا اسکی ہڈی میں ہے،یہ ایک ضرورت ہے،تم ہمیشہ مکمل کٹ کر نہیں رہ سکتی۔اور پھر کیا پتا تم اپنے اس نظریے کو صرف ایک بہانے کے طور پر استعمال کر رہی ہو۔تم لوگوں کی ذمہ داری لینے سے بھاگتی ہو۔"

"میں لوگوں کی ذمہ داری لینا ضروری نہیں سمجھتی۔"

ثمن ہنسی۔۔۔"مہر مجھے پتا ہے تم مجھے اس وقت سخت قسم کا جج کر رہی ہو،اور شاید میں تمہاری گڈ بک میں داخل ہونے کا چانس کھو چکی ہوں پر let me tell you one thing"

آخر ثمن کو ایسا کیا دِکھ رہا تھا مہر میں جو مہر کو خود میں دیکھائی نہیں دے رہا تھا۔

مہر خود کو مکمل جانتی ہے، مکمل سمجھتی ہے۔۔۔ آخر ثمن کو کس نے حق دیا کہ وہ مہر کی برسوں سے تشکیل دی گئی ایک پرفیکٹ ساخت پر کسی قسم کی انگلی اٹھائے۔

ثمن نے بات جاری رکھی۔

"ابھی تم جذب نہیں کرنا چاہتی، ابھی تم اپنی جانب آئی ہر چیز کو واپس دھکیل دیتی ہو۔ پر کچھ چیزیں امر ہوتی ہیں۔ اور یہ بات تمہیں بہت دیر سے سمجھ آئے گی کہ دوسرے انسانوں سے تعلقات بوجھ نہیں ہوتے۔ وہ بوجھ بانٹتے ہیں۔ میں چاہوں گی کہ تمہارا بھی کوئی دوست ہو۔"

وہ سیدھی سیدھی مہر سے دوستی کرنا چاہتی تھی، پر وہ ثمن ہی کیا جو ایک بات میں سو باتیں اور نا گھسا دے۔

"تم خوش ہو، مطمئن ہو، شاید تم نے کبھی کچھ کھویا نہیں ہے، اسی لیے تم دوسروں کے بارے میں اچھے گمان باندھ رہی ہو۔ بنا کسی حسد کے، بنا کسی احساسِ کمتری کے، بنا کسی تکلیف کے۔" مہر کے الفاظ اختتام کو پہنچتے پہنچتے قدرے سخت ہو گئے تھے۔

وہ ثمن کی مختصر سے خواہش نہیں سمجھ پائی تھی، پر اندر کہیں ثمن کی بات کچھ کلسا گئی تھی۔

ثمن کے چہرے پر موجود مسکراہٹ سمٹی تھی۔۔۔ مہر نے ثمن کا چہرہ دیکھا، اگلے ہی پل غلطی کا احساس ہوا، شرمندگی کی ایک تیز دھار اسکے وجود میں بہت گہری اتری اور وہ وہاں سے اٹھ گئی۔۔۔۔

میڈوسا انسانی شعور سے بہت دور جا چکی ہے۔ وہ مان چکی ہے کہ انسانوں کے درمیاں اب اس کی کوئی ضرورت نہیں رہی۔ وہ کہے گی نہیں یا شاید وہ خود ہی بے خبر ہے لیکن اسکا دل ڈرتا ہے، اس تکلیف سے جو انسان دیتے ہیں یا وہ تکلیف جو وہ انسانوں کو دے سکتی ہے، تو اس نے پہلے ہی اپنے قدم پیچھے کر لیے، وہ پہلے ہی چہرہ پھیر کر وہاں سے بھاگ گئی۔ وہاں جہاں اسکی زیادہ ضرورت ہے، وہاں جہاں اسے دھتکارا نا جائے گا۔

ثمن وہیں زمین پر پڑی مہر کو جاتا دیکھتی رہی۔ مہر ایک دلچسپ انسان ہے۔ اسے مہر اپنی بالٹی میں چاہیئے تھی۔

جیسے کسی بچے کو اپنے سارے من پسند کھلونے اپنی بالٹی میں چاہیئے ہوتے ہیں۔

رات فارم ہاوس پر بون فائر

بادلوں سے ڈھکا آسمان بھاری تھا۔۔۔

اور فارم ہاؤس کے باغ میں جلتی لکڑیوں کی روشنی کبھی مدھم، کبھی تیز ہو رہی تھی۔ رات کی خنکی کے باوجود آگ کے گرد بیٹھے طلبہ قہقہے لگا رہے تھے، شور میں ہنسی اور سرگوشیاں گھل چکی تھیں۔

اور ہمیشہ کی طرح یہاں کچھ نوجوانوں کا گروہ بیٹھا، یہاں انھیں ذرا دل کھولنے کی فرصت ملی تو اختتام ہمیشہ ٹرُتھ اینڈ ڈیئر پر ہی ہوا۔

دائرے میں بیٹھے سبھی لوگ باری باری بوتل گھما رہے تھے، جو جس پر رُکتی، وہ سچ بتانے یا چیلنج قبول کرنے پر مجبور ہوتا۔

"اوکے، مہر، تمہاری باری۔" بوتل کی گردن مہر کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔ صالح مہر کے بازو میں بازو ڈالے اس سے چپک کر بیٹھی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ٹروتھ یا ڈیئر؟"

مہر نے لمحہ بھر سوچا، پھر کندھے جھٹکتے ہوئے بولی، "ٹروتھ۔"

اسکے سامنے موجود لڑکی کے کان میں کسی نے سرگوشی کی، وہ ہنسی، پھر معنی خیز لہجے میں بولی،

"تم نے اکبر والا ڈرامہ صرف اکبر سے جان چھڑانے کے لیے کیا تھا رائٹ؟ تم سیمسیٹر کے اسٹارٹ سے اسے جانتی ہو۔ وہ تمہارا بوئے فرینڈ بھی تھا۔"

کچھ لمحے کے لیے خاموشی چھا گئی۔ سبھی جانتے تھے کہ یونیورسٹی میں مہر اور اکبر والے واقع کے بارے میں کیا چہ مگوئیاں ہوتی تھیں۔ کچھ مہر کا رویہ اُنکے شکوک کو حقیقت کا رنگ دے دیتا تھا۔

مہر نے اس لڑکی جانب دیکھا، کچھ دیر وہ یوں ہی اس لڑکی متجسس آنکھوں میں دیکھتی رہی۔

لوگ بھول کیوں نہیں جاتے؟ لوگ خاموش کیوں نہیں ہو جاتے؟

پھر کسی خاص ردِ عمل کے بغیر، پُر سکون لہجے میں جواب دیا،

"کون اکبر؟" لہجے میں ایک تکان تھی۔

کچھ تھا جو اس پوچھنے والی لڑکی کی شکل پر مانند پڑا تھا۔ اطراف میں دبے دبے سے قہقہے بلند ہوئے تھے۔

سوال پوچھنے والی لڑکی کی دوست نے اسے ٹہوکہ دیا۔۔۔"کیا چھوڑو یار۔ بور مت کرو۔"

باری آگے بڑھی اور اگلی بوتل گھمائی گئی۔

مہر دور خلاء میں گھور رہی تھی۔ اس کی ذات میں کسی قسم کی لرزش نہیں آئی تھی۔

وہ لڑکی سچ کہہ رہی تھی۔

مہر، اکبر کو واقعی سمیسٹر کے آغاز سے جانتی تھی، اکبر کئی دفعہ اس سے اسائنمنٹس اور پروجکٹس میں مدد لے چکا تھا۔

مہر نے تو ابھی کچھ کرنے کا سوچا ہی نہیں تھا، معاملہ تو تیمور نے شروع کیا تھا، اگر تیمور بیچ میں نا آتا تو چیزیں اتنی عجیب انداز میں نا بڑھتیں۔

باری کہیں تیمور پر جا کر رُکی تھی، کوئی اس سے اسکا پسندیدہ رنگ پوچھ رہا تھا۔

"بلیک۔" وہ بے ساختہ بولا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مہر نے بلا ارادہ ایک اچٹتی نگاہ اپنے لباس پر ڈالی، وہ دبتے نیلے انڈیگو رنگ کا چکنکاری کرتا پہنے ہوئے تھی، اور پھر نگاہ واپس کہیں خلاء میں کھو گئی۔ اسکی بھری سیاہ آنکھوں میں سامنے جلتی آگ کے شعلے اپنے ہی نارنجی رقص میں مصروف تھے ۔

بون فائر کے بعد ہوئے باربی کیو کے بعد اب تیمور اور اسکا گروپ میزبان ہونے کے ناطے کچن میں کھڑے برتن دھونے میں مصروف تھے،

" do you even realise what are you doing? "

ہاتھ میں پکڑی پلیٹ پر صابن لگاتی ثمن نے ایک اچٹتی سی سرگوشی کی تھی۔

تیمور نے لاپرواہی سے کندھے اچکائے، وہ نہیں جانتا وہ کس بارے میں بات کر رہی تھی .

"تم مسلسل مہر کو دیکھ رہے ہو، تمہاری نظریں کسی مقناطیس کی طرح اسکی نظروں کا طواف کر رہی ہیں. یہ تم اسے یہاں اپنے آپ کو سزا سے بچانے کے لئے لائے ہو یا تمہارا اپنا ہی کوئی اور مقصد ہے، میں تمہیں بتا دوں وہ دوسری لڑکیوں کی طرح نہیں ہے، تم اس سے ایک فضول بات کرو گے وہ وہیں تمہاری زبان نکال کر ایک طرف رکھ دے گی۔ "

تیمور کے ہاتھ میں پکڑی پلیٹ زمین بوس ہوئی تھی، ثمن نے ایک زوردار دھموکہ اسکی کمر پر جڑا۔ "پہلے عقل اور اب تمہارے ہاتھ بھی جواب دے گئے ہیں؟"

پر وہ ساکت سا ثمن کو دیکھے گیا۔

جیسے ایک الہام ہوا ہو۔۔۔

اور پھر وہیں پنجوں کے بل زمین پر بیٹھ کر اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھام لیا۔

"تمہیں کیسا تاچلا ثمن؟"

"ہاں جیسے مجھے تو پتا ہی نہیں ہے کہ تمہارا پسندیدہ رنگ ایک دم سے انڈیگو سے سیاہ کیسے ہو گیا ۔"

تیمور کھڑا ہوا۔۔

"اور۔۔۔اور کیا پتا ہے تمہیں میرے بارے میں؟" تجسس عروج پر تھا،

"یہ کہ تم بلکل اسکی ٹائپ نہیں ہو سو معاملہ یہیں ختم کر دو۔"

"اور اسکی ٹائپ کیا ہے؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کچھ بھی، مگر انسان نہیں۔"

اور پھر ثمن کا خود کا ہی قہقہہ بلند ہوا تھا۔"ارے تم مہر کو الگ رکھو، she is not your usual girl"

تم اپنی تتلیوں پر ہی اپنی توجہ رکھو۔"

تیمور نے کسی گہری سوچ میں سامنے کچن میں نگاہ دوڑائی تھی۔ پھر واپس پلیٹیں خشک کرنے لگا۔

دماغ بہت گہری سوچ میں تھا۔

تیمور کا دماغ پہلی دفعہ بہت گہری سوچ میں تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

باب نمبر ۱۲

(ماضی)

دن گزرتے ہیں،دن بدلتے ہیں،جب گرمائش لگاتار پڑتی رہے تو ٹھوس میں بھی نرمی گھر کرنے لگتی ہے۔

دوسرے سیمسٹر کا اختتام تھا اور ثمن کا ہر اس جگہ موجود ہونا جہاں مہر ہو،قدرے ضروری تھا ہاں البتہ صالح کو ثمن سے ایک انجانی سی چڑ تھی،

وہ کئی دفعہ مہر کے سامنے دبے دبے سے انداز میں اپنی ناپسندیدگی بیان کر چکی تھی۔

مہر ایک طرف صالح کو دھکیلتی اور دوسری طرف ثمن سے نظر بچا کر نکل جاتی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

دوسرے سیمسٹر کے اختتام پر میڈیا اسٹوڈنٹس نے ایک پلے ایونٹ رکھا تھا، جس کے آرگنائزر، اسٹوڈنٹس ایونٹ سوسائٹی ہی تھے یعنی کہ تیمور اور اس کا گروپ۔

"مہر تم بھی پلے اٹینڈ کروگی، یار سوسائٹی کے ممبرز کو مفت ٹکٹس ملے ہیں، مفت کو کون ٹھکراتا ہے۔"

ثمن مہر کا ٹکٹ اُسکے سر پر لیے کھڑی تھی۔

ادیب اور تیمور ان سے کچھ فاصلے پر موجود کیفے ٹیریا کے سامنے ٹکٹس کا اسٹال لگائے ہوئے تھے۔

اس آرگنائزنگ کے لیے انھوں نے میڈیا کے اسٹوڈنٹس سے اچھی خاصی رقم بٹوری تھی۔

اس سے پہلے کے مہر کوئی بہانا کرنے کو منہ کھولتی،

"کوئی بہانا مت کرنا۔۔۔مجھے سب پتا ہے، کوئی ضروری کام نہیں ہے تمہیں۔۔اور آگے بھی نہیں ہوگا۔" ثمن نے واپس اسکا منہ بند کر دیا اور مہر کا ہاتھ سیدھا کر کے اس پر ٹکٹ دھرا۔

"جیسے تم میری جان چھوڑ دو گی۔"،اس کے پاس فیلحال واقعی جان چھڑانے کو کوئی بہانا نہیں تھا۔

ابھی مہر مزید کچھ کہتی جب اسے فون پر اِن کمنگ کال کی رنگ بجنے لگی۔

مہر نے بات کو ذرا روک کر کال اٹھائی۔

دوسرے جانب مائدہ تھی۔

"مہر۔۔۔۔ مہر۔۔۔۔"مائدہ رو رہی تھی،اور جس طرح وہ رو رہی تھی کسی نے مہر کا دل جیسے مٹھی میں پوری قوت سے بھینچا تھا۔

کچھ بہت غلط ہو چکا تھا۔ مہر جانتی تھی۔

"مہر۔۔۔۔ مہر۔۔۔۔۔وہ امی۔۔۔۔۔امی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔"

مہر کے چہرے کے سبھی رنگ اڑے تھے،ہاتھوں سے جان نکلی اور پیروں تلے سے زمین۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

(حال)

ثمن کے اسرار پر وہ دونوں قریبی کیفے میں موجود تھیں۔ کتنی ہی دیر نا جانے کیا کیا باتیں چلتی رہیں اور وقت کیسے گزرا پتا ہی نہیں چلا۔

"مہر النساء میر۔۔۔" ثمن نے اسکے نام کے ساتھ ایک آہ کھینچی تھی۔

مہر مسکرائی۔

"مہر تم بلکل نہیں بدلی۔۔۔ سیر ئسلی، مطلب اگر مجھے تمہیں سات سال بعد دوبارہ دیکھنا تھا تو پھر تم اکیلی کھڑی تھی، مہر تمہاری یہ گندی عادت ابھی تک نہیں گئی۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ثمن نے کہتے اپنی کولڈ کافی کا بھرا ہوا گلاس اپنی جانب کھسکایا۔

"ثمن میں بس ایک بزی انسان ہوں، اور کچھ نہیں۔ کیا تم پرانے قصے چھیڑ کر بیٹھ گئی ہو۔"

"پتا ہے مہر میں جانتی تھی، تمہیں اکیلا نہیں چھوڑا جا سکتا۔۔۔ مجھے تمہاری ماں ہونا چاہئے تھا ۔۔۔ پھر دیکھتی میں کیسے تم اتنی self-isolated بنتی۔۔۔ خیر مجھے یہ بتاو۔۔۔"

ثمن کی بات پر مہر خاموشی سے اسے دیکھے گئی۔ مہر آج تک نہیں سمجھ پائی تھی کہ ثمن کو مہر میں ایسا کیا دکھتا ہے جو مہر کو خود میں نہیں دکھتا۔

"کہ تم نے اتنے سالوں میں کسی کو بھی اپنے لائق نہیں پایا؟"

مہر ہنس دی۔۔۔ ثمن نے پھر اس کے متعلق ایک صحیح اندازہ لگایا تھا۔ وہ ابھی تک مہر کے god complex پر اٹکی ہوئی تھی۔

"ارے نہیں بھئی، کہا تو میں اپنے کیریئر میں مصروف تھی اور میں نے اس سال ارادہ کیا ہے شادی کا، سب ٹھیک ہے، پرفیکٹ ہے۔"

"کس سے شادی کا؟"

"کسی سے بھی، بس وہ سانس لیتا ہو، ہاتھ پاوں سلامت ہوں۔"

ثمن مہر کی شکل دیکھے گئی۔۔۔ پھر ایک دم اسکا قہقہہ بلند ہوا اور وہ سر پھینک کر ہنستی چلی گئی

۔

ثمن کی ہنسی اور ہنستے ہوئے پورے وجود کا استعمال کرنا آج بھی ویسا ہی تھا۔

آنکھیں پونچھتی وہ سیدھی ہوئی۔

"مہر تم بھی نا۔۔۔۔اس عمر میں بھی یہ لاتعلق رویہ تم پر کیوٹ لگ رہا ہے۔۔۔کول بھی ۔۔۔ویل میں اپنے فیانسی سے ملنے آئی تھی تھانے۔ تیمور کے بڑوں کی سفارش پر میرے فیانسی کی ایبٹ آباد سے یہاں پوسٹنگ ہوئی ہے، مجھے ابھی کچھ یاد آیا تھا، پتا نہیں میں اسے کسی وجہ سے ملنے آئی تھی شاید، اب مجھے یاد بھی نہیں۔۔۔۔ویٹ۔۔"

مہر کی جانب دیکھا۔

"مہر تمہیں پتا ہے تیمور کی بھی یہاں پوسٹنگ ہوئی ہے؟" کچھ دیر مہر کے ردِ عمل کی منتظر رہی ، پر سامنے سے کچھ خاص ردِ عمل نہیں آیا۔

"تمہیں حیرت نہیں ہوئی جان کر؟"

"اوہ، نہیں۔۔۔دراصل مجھے معلوم ہے۔"مہر کہہ تو گئی لیکن پھر اگلے ہی لمحے غلطی کا احساس ہونے پر زبان دانتوں تلے دابی۔

"تمہیں۔۔۔پتا۔۔۔ہے۔۔؟"

مہر نے کھسیانے سے انداز میں اثبات میں سر ہلایا۔

"مطلب اگر میں نا پوچھتی تو تم مجھے کبھی نہیں بتانے والی تھی؟"

"ویل ثمن اس میں بتانے والی بات کیا ہے، آپ نا جانے روز کتنے لوگوں سے ملتے ہیں۔۔"

"تیمور۔۔۔۔۔"بولتے بولتے ثمن کی آواز ذرا مدھم پڑی۔۔۔"لوگ نہیں ہے مہر۔۔"

اور پھر وہ کسی سنجیدگی سے مہر کی شکل دیکھتی رہی۔۔۔

"مجھے اپنا فون دو۔"ثمن نے ہاتھ آگے بڑھایا۔۔۔لہجے میں نا جانے کیوں ایک خفت سی اتر آئی تھی۔

مہر نے نا سمجھی میں فون اسکی جانب بڑھا دیا۔

ثمن نے اس میں اپنا نمبر فیڈ کیا اور واپس مہر کی جانب بڑھا دیا پھر اپنی سوشل آئی ڈی بتائی اور لازمی رابطہ کرنے کا کہا

مہر بس اثبات میں سر ہلاتی گئی۔

شاہ عالم کے ان دونوں پوتوں کی عادتیں ہمیشہ سے ہی ایک جیسی تھیں۔

ثمن کے جانے کے بعد مہر واپس اپنی راہ ہو لی۔

ثمن سے کچھ دیر کی ملاقات کا ایک ایک لمحہ مہر نے ماضی کی کیفیت میں گزارا تھا۔

زندگی ایک دم سات سال پیچھے چلی گئی۔

مہر سوسائٹی کے سامنے بس سے اتری۔

ہوا کے دوش پر کئی دھند لائے سے وجود اسکے اطراف میں اٹھکلیاں کر رہے تھے۔ سب ہنس رہے ہیں، دنیا زیادہ رنگین ہیں، اسکی حساسیات اپنی اطراف کو زیادہ محسوس کر رہی ہیں، جیسے کچھ تھا۔۔۔ قیمتی تھا۔

اور جیسے اب اس سے زیادہ قیمتی کبھی کچھ ہو ہی نہیں سکتا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

یہ کب ہوا تھا۔۔۔اسکی زندگی میں یہ رنگین پل کب رہے تھے؟

ایک دفعہ پھر مہر کو اپنی ہی زندگی کسی اور کی کتھا لگی تھی۔

اسکی ماں کے حادثے کے بعد سے کچھ ہوا تھا۔کچھ بہت زیادہ بدل گیا تھا۔

کیا اس نے کچھ قیمتی بھی اسی ریلے میں کہیں بہہ جانے دیا تھا؟

پر آج ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے مہر کی ٹانکے لگا کر بند کر دی گئی یاداشتوں میں کسی نے اپنا پورا ہاتھ ڈالا،

اور پوری قوت سے چیر تا کھول کر رکھ دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مہر مائدہ کے پورشن میں موجود تھی۔

مائدہ اسے اپنی نند کے قصے سنا رہی تھی۔

تب ہی مائدہ نے اسے اپنے اور عدیل کے ایک ہفتے کے نادرن ایریاز کے ٹرپ کے بارے میں بتایا۔جو عدیل کی کمپنی کی جانب سے کپلز کو دیا گیا تھا۔

اب وہ مہر کے سامنے شاپنگ کی کمی کا رونا رو رہی تھی۔

"تم میرے نئے جوڑے لے جانے، اتنا دماغ کیوں خراب کر رہی ہو بھئی اپنا۔" مہر نے ٹی وی کا ریموٹ اٹھاتے ہوئے لاتعلق سے انداز میں کہا اور سامنے چینل بدلنے لگی۔

مائدہ نے اب موضوع کہیں اور گھما دیا تھا۔

سامنے اسکرین پر کوئی ڈرامہ چل رہا تھا جس میں ایک ماں کے مرنے کا سین تھا۔ ایک طویل نوحہ گری جیسے کے ڈراموں میں ہوا کرتی ہے۔

"مائدہ، امی کی ڈیتھ کے بعد تمہاری زندگی میں کیا تبدیلی آئی تھی؟"

مائدہ کی چونچ کو ذرا بریک لگی، یہ مہر نے کیا سے کیا بات نکالی تھی۔

"پتا نہیں مجھے کچھ خاص نہیں یاد۔۔۔ بس امی کی کمی محسوس ہوتی تھی، پر پھر میری اور عدیل کی شادی ہو گئی تھی سو شاید میرا غم عدیل اور اسکی فیملی کا خیال رکھنے میں بٹ گیا۔"

مہر نے اسکی بات سے شاید اکتفا کیا تھا، اثبات میں سر ہلایا۔

مہر نے اپنی یاداشت میں کہیں بھٹکتے،یاد کرنا چاہا کہ اس نے کیا کھویا تھا۔۔۔ناجانے کیوں اس کے معدے میں ایک گرہ سی پڑنے لگی۔ مہر نے چینل میوٹ کر کے ریموٹ واپس میز پر دھرا اور وہاں سے اٹھتی اپنا جوتا اڑسنے لگی۔

"اچھا مہر مجھے اپنے کچھ سوٹ نکال دینا پلیز یاد سے۔۔۔"

مائدہ نے اسے جاتا دیکھ مصروف سے انداز میں کچن سے آواز لگائی تھی۔

مہر اپنے پورشن میں آ گئی۔

آہستگی سے آ کر صوفے پر ڈھ گئی،صوفے کے بازو پر تھوڑی ٹکائی اور سامنے اسٹول پر پڑے فش باول میں جھانکا۔

اس میں تیرتی گولڈ فش اپنے معمول کے دائرے میں گھومتی کبھی پیندے میں موجود مصنوعی پودوں میں جا کر الجھتی۔یہ اس گولڈ فش کی مصروف ترین زندگی تھی۔اور اپنی اس مصروف ترین زندگی میں وہ اکیلی تھی۔

لاونج کی خاموشی میں ثمن کے ساتھ کی گئی ساری گفتگو دوبارہ کسی فلم کی طرح چل رہی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ پورا ایک گھنٹہ مائدہ سے باتیں کر کے آئی تھی۔

پر ابھی ابھی اس کا سخت دل چاہ رہا تھا کسی سے بات کرنے کا۔ مہر نے اپنا فون اٹھایا۔۔ کچھ دیر اپنی کانٹیکٹ لسٹ دیکھی۔۔۔ وہاں کوئی ایسا کانٹیکٹ نہیں تھا جس سے وہ بات کر سکتی۔

مہر کو کچھ لمحے لگے، کچھ حیرت ہوئی، کچھ خلاء محسوس ہوا۔ چبھتا خلاء۔

وہ ابھی یہ بات کس کو بتائے کہ اس کے دل میں تاریکی نہایت بھاری قدموں کے ساتھ اتر رہی ہے۔

مہر نے عجلت میں سارا کا کانٹیکٹ کھولا۔۔۔ گلے میں کچھ اٹک رہا تھا۔

میسج تحریر کیا۔۔۔

میسج لکھ کر وہ کتنی دیر بغیر بھیجے اسے یوں ہی دیکھتی رہی۔۔۔

بھلا سارا کہاں سمجھے گی جو مہر کے اندر چل رہا ہے، اور بھلا کیا ہی دلچسپی رکھتی ہو گی، اور یہ کہ وہ سارا کو بتا کر سارا کی نظر میں اپنا امیج خراب کرے گی۔

اُسے خود پر ہی ہنسی آئی تھی۔ میسج واپس ختم کیا اور سارا کا نمبر بند کر دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ تنہائی کا دورہ معمول تھا جو وہ سالوں سے جی رہی تھی، پر کچھ دیر بعد وہ گزر جاتا تھا۔

وہ اس معاملے میں مضبوط تھی وہ ان تنہائی کے دوروں کی عادی تھی، کبھی کبھی رات کی سیاہی میں اگر وہ زیادہ دیر اپنی ذات کے ساتھ تنہا بیٹھ جاتی تو یہ تنہائی کے حلقے اسے اپنی آغوش میں لینے کو دوڑے چلے آتے تھے۔ رات کی تنہائی ظالم ہوتی۔ اور اس تنہائی میں آپ ایک خاص مدت تک اکیلے بیٹھے رہیں تو اس کے سائے آپ کے سے ہم آہنگ ہونے لگتے ہیں۔

پر جلد یا بدیر رات گزر جاتی ہے۔ آخر آپ اپنی تنہائی کو کیوں ہی روسکتے ہو۔

اور تب ہی اسکی اسکرین پر ایک میسج ابھرا۔

مہر نے سست سے ہاتھوں سے اسکرین آن کی۔

دل تھما۔

وہ اس تنہائی کی عادی تھی، پر وہاں اسکرین پر چمکتا نام۔۔۔

یہ اسکی عادت میں شامل نہیں تھا۔

ایس ایچ او عالم، نیچے اسکا میسج ابھرا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"امید ہے کے ثمن نے تم سے کچھ الٹا سیدھا نا کہا ہو۔"

مہر کچھ دیر اس میسج کو دیکھتی رہی۔۔۔۔

جواب لکھنے لگی۔

"وہ اپنے منگیتر سے ملنے آئی تھی۔۔۔۔ کافی عرصے بعد ثمن سے مل کر اچھا لگا مجھے۔"

مہر نے جواب لکھ کر بھیج دیا تھا۔ دوسری جانب فوراً دیکھ بھی لیا گیا۔

مہر نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ اسکا اور تیمور کا پہلا میسج یہ ہو گا۔۔۔ اس سب میں کچھ مزاحیہ تھا، وہ مدھم سا مسکرائی تھی۔

"یس، رائٹ۔" تیمور کا مختصر جواب آیا۔

مہر نے چیٹ بند کی اور سوشل میڈیا کی جانب بھاگنے لگی۔۔۔ اس وقت وہ غلطی سے بھی کسی سے بات نہیں کر سکتی تھی، ابھی اسکے دل کی حالت ذرا کمزور تھی۔ ایسے میں کہی گئی باتوں پر وہ ہمیشہ پچھتاتی تھی۔ اسکی اسکرین پر چلتی ویڈیو کے اوپر دوبارہ ایس ایچ عالم کا میسج ابھرا۔

"گڈ نائٹ۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مہر کی اطراف میں بیٹھی تنہائی نے ایک تیز نگاہ سے مہر کو گھورا تھا وہ کچھ سونگھ سکتی تھی،

دھوکہ۔۔۔وہ مہر سے دھوکے کی بو سونگھ رہی تھیں،اس سیاہی نے اپنے پنجے باہر نکالے

،اس میں بہت سارے خدشات انڈیلے اور مہر کے دل کی جانب لپکے۔

مہر نے ایک گہرہ سانس خارج کیا۔

اس سے پہلے کے وہ خدشات مہر کے دل میں اترپاتے۔۔۔

"گڈ نائٹ"

مہر نے ایک جوابی ٹیکسٹ لکھ کر بھیج دیا۔

اس گڈ نائٹ میں کوئی خاص احساس نہیں تھا،وہ کسی کمزور لمحے کا نتیجہ نہیں تھا۔لیکن اس

کے نتیجے میں مہر کے اطراف میں کچھ بدلا تھا۔

تنہائی نے پھٹی اور شکستہ آنکھوں سے اسے دیکھا تھا،اس کے پنجے ہوا میں ہی کہیں تحلیل

ہو گئے تھے۔

مہر نے آنکھیں میچ لیں۔

ان سات سالوں میں مہر کو کب ہی کسی نے گڈ نائٹ کہا تھا۔

پر مہر کے لیے ایک گڈ نائٹ اتنا اہم کیوں ہو گیا تھا؟

دراصل وہ ایک احساس تھا۔۔احساس کہ جیسے کوئی آپکی موجودگی سے واقف ہے۔

پر مہر کو کب ہی فرق پڑا ہو گا کہ کوئی اسکی موجودگی نوٹس کرے،وہ تو ویسے بھی اس احساس سے بھاگتی رہی ہے۔

۔

۔

نہیں،

انسان ایک ناشکری مخلوق ہے۔کسی چیز کی موجودگی میں اسے ٹھکرانا اور ٹھکراتے جانا، کیونکہ وہ کسی نا کسی صورت اسے ملتی رہتی ہے۔لیکن پھر اگر جو ایک غیر معمولی طویل عرصے تک اس سے واقعی وہ چیز لے لی جائے۔اور پھر اسے لوٹائی جائے تو وہ کسی بھوکے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جانور کی طرح اسکی جانب لپکتا ہے، پھر اسے ایک دم وہ چیز بہت قیمتی معلوم ہوتی ہے،

چاہے وہ کوئی بہت معمولی سی چیز ہی کیوں نا ہو۔

ثمن تیمور کے آفس میں اسکے عین سامنے براجمان تھی۔

تیمور اسے مکمل اگنور کرتا اپنی فائل اسٹڈی کر رہا تھا۔اس لڑکی کو بلکل احساس نہیں تھا کہ

اسے کس وقت کہاں ہونا چاہیئے اور کہاں نہیں۔

"میں مہر النساء میر سے ملی تھی آج؟"

تیمور خاموش رہا۔

"مجھے پوچھنا روڈ لگا۔تم مجھے بتاو۔۔۔۔۔کہ وہ تھانے کیوں آئی تھی۔"

ثمن میں اتنے اخلاقیات کب سے جاگنے لگے؟

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تمہارا منگیتر اپنے ڈیسک پر ہے، تم وہاں جا کر اس سے مل سکتی ہوں میں اسے یہاں آفس میں نہیں بلاوں گا تمہارے لیے، تھانہ ہے یہ تمہارے ابا جی کا آفس نہیں۔ بلکہ تم یہاں ہو ہی کیوں؟"

"ارے بھئی مجھے پتا ہے، میں نے بلانے کا کہا بھی نہیں ہے، پر تم مجھ سے کچھ چھپا رہے ہو ۔۔ نہیں؟۔۔ مہر کتنی بدل گئی ہے۔۔۔ جیسے جیسے میں اسے دیکھتی گئی مجھ سے وہ پہچانا ہی نہیں جا رہی تھی۔ پر وہ یہاں کیوں آئی تھی اگر تم دونوں کا کوئی تعلق نہیں؟"

"ثمن روز ہزاروں لوگ ہزاروں وجوہات کی بنا پر تھانے آتے ہونگے، اب کیا میرا ان سب سے کوئی تعلق ہونا چاہیئے؟"

"پر وہ مہر ہے۔۔۔ اور یہ تم مہر کی زبان کیوں بول رہے ہو؟"

ثمن ضدی سے انداز میں بولی تھی۔

تیمور نے چہرہ اٹھایا، اسکی نگاہ سخت تھی۔

"تمہارا منگیتر کل ایک پولیس مقابلے میں زخمی ہوا تھا، تمہیں یاد ہے یا نہیں؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"وہ زندہ ہے، کافی ہے۔۔۔ابھی مجھے سکون سے مہر کے بارے میں سوچنے دو۔"

کسی ادا سے تھوڑی ہتھیلی پر ٹکاتی وہ کرسی پر مزید دراز ہوئی۔

تیمور نے سامنے موجود انٹر اٹھایا، کان کو لگاتے کچھ بٹن دبائے۔۔۔رابطہ جڑا تو۔۔۔"ناصر ذرا دو آفیسرز کو اندر بھیجو، کوئی بن بلایا مہمان یہاں سے جانے کو تیار نہیں ہے۔"

"یس سر"

ثمن نے اسے گھورا تھا۔

"احسان فراموش انسان۔" پھر بڑبڑاتی وہاں سے اٹھ گئی۔"اگر میں نے تمہیں نا بتایا ہوتا کہ تم مہر کو پسند کرتے ہو تو کیا تمہیں کبھی پتا چلتا کہ تم مہر کو پسند کرتے ہو؟" طعنہ مارتی وہ آفس سے نکل گئی۔

ثمن کی آخری بات پر تیمور کے ماتھے کا آخری تیور معدوم ہوا۔۔۔لبوں پر ایک مسکراہٹ دوڑی۔۔۔اور پھر کچھ لمحوں بعد منہ پر ہاتھ رکھے وہ ہنستا چلا گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

باب نمبر ۱۳

(ماضی)

مہر ابا کے ساتھ ہی ہسپتال پہنچی تھی،مائدہ وہاں پہلے سے موجود تھی، مہر کے آگے آگے ہی عدیل اور اسکے والدین بھی وہاں پہنچے تھے۔

امی آئی سی یو میں تھیں۔

ایک گہما گہمی تھی،

وہاں کسی کو کسی کی جان بچانی تھی۔ کیا کوئی دنیا میں آرہا تھا؟ کیا کوئی دنیا سے جارہا تھا۔۔ ہر کوئی رو کیوں رہا تھا؟

مہر کو لگا جیسے سال بھر کی نحوست ایک دن میں سمٹ آئی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

حالت کریٹیکل کنڈیشن سے باہر آئی تو امی کو آئی سی یو سے جنرل وارڈ میں منتقل کر دیا گیا تھا۔جہاں انھیں باقاعدہ چیک اپ میں رکھا جانا تھا۔

پر یہ اختتام نہیں تھا۔

امتحان تو ابھی شروع ہوا تھا۔

امی کو اسپائنل انجری آئی تھی جس کی وجہ سے وہ روزمرہ کی معمولی حرکات سے ابھی مکمل قاصر تھیں۔

ابا جلدی اپنی زندگی میں واپس چلے گئے۔اُنکا کاروبار زیادہ انتظار نہیں کر سکتا تھا ہاں البتہ مہر اور مائدہ نے امی کی دیکھ بھال کے لیے ڈیوٹی لگائی تھی، ہسپتال کی جانب سے مکمل نرسنگ نہیں دی گئی تھی سو خاندان کے کسی ایک فرد کو فیزیو تھیراپی سیشن کے دورانیے میں لازمی آنا ہوتا تھا جو کہ دوپہر سے شام تک کا وقت لے لیتا تھا، مہر عصر سے کچھ دیر بعد امی کو کھانا کھلا کر پھر سونے کے لیے تنہا چھوڑ دیتی اور خود باہر آجاتی۔جب تک کے رات کے اوقات کار کا آغاز نا ہو جاتا،

رات کے اوقات کار میں وہاں مہر کو رکنے کی اجازت نہیں تھی۔اگر کبھی کسی خاص وجہ سے امی کی حالت میں خرابی کے باعث انھیں جذباتی سہارے کی ضرورت ہوتی تو مہر کو رات بھر بھی وہاں رکنا پڑتا۔

مائدہ کا یونی کا آخری سال تھا سو مہر مائدہ کو کم سے کم پریشان کرنا چاہتی تھی۔

مہر کا تو ابھی آغاز تھا،وہ بعد میں بھرپائی کرلے گی۔یہ اسکی آخری سوچ ہوتی۔

مہر کو کبھی فرق نہیں پڑا کے اس نے اپنوں کو دیتے دیتے اپنا کتنا کھودیا۔شاید کبھی مہر کو سیکھایا گیا ہوتا کہ اپنوں کے ساتھ جان مارنے میں توازن کہاں، کتنا اور کیسے رکھا جاتا ہے تو چیزیں مختلف ہوتیں۔ناجانے کیوں اندر کہیں مہر کو ہمیشہ سے اپنوں سے ایک امید تھی، ایک اٹل سی امید کے اسکے اپنے اسے بچالیں گے۔

اگر جو کبھی مہر کھونے لگے گی تو وہ اسے پکڑلیں۔

اور مہر کبھی اپنی اس خوش فہمی سے دستبردار نا ہوسکی۔

امی کی دیکھ بھال کے اس دورانئے میں مہر کا دوسروں سے بنا تھوڑا بہت تعلق بھی بس جاتا رہا۔۔۔یونی وہ بس بھاگی بھاگی جاتی۔۔۔لیکچر نپٹاتی اور وہاں سے آجاتی۔

اگر کبھی ثمن اور گروپ سے ٹاکرا ہوتا تو ہسپتال کا بہانہ کر کے فوراوہاں سے نکل آتی۔

کسی چیز کو معمول بننے میں زیادہ عرصہ نہیں لگتا۔مہر کی امی کی حالت بحال ہونے میں اچھا خاصہ وقت لے رہی تھی۔مہر کو کوئی شکایت نہیں تھی،اسکا کچھ نہیں جارہا تھا،وہ اپنی طرف سے اپنی ماں کے لیے مکمل وقت نکال رہی تھی۔

ابھی بھی وہ امی کو سوتا چھوڑ کر باہر آئی تھی۔کچھ دیر تنہا خاموشی سے بیٹھنے کے بہانے ہسپتال کے کیفیٹیریا کے سامنے موجود نشستوں پر سے ایک نشست پر براجمان ہو گئی۔

وینڈنگ مشین سے نکالا گیا کولا کا کین کھلا اسکے برابر میں پڑا تھا۔

کمر سیدھی کیے،سینے پر ہاتھ باندھے بیٹھی وہ خاموشی سے دور اس ماں اور بچے کو دیکھ رہی تھی.وہ رو رہا تھا اور اسکی ماں اسے مکمل اپنی آغوش میں لئے ہوئے تھی.

وہ آغوش گرم ہو گی،مہر نے سوچا تھا۔اس میں حفاظت کا احساس ہو گا،مہر کو یقین تھا۔

کیا ابھی بھی اس بچے کا رونا بنتا ہے؟ مہر نے اس لمحے میں اس بچے سے سخت حسد کیا تھا۔

اسکا وجود سرد تھا۔ وہ کچھ دیر اس ماں اور بچے کو دیکھتی رہی۔

مہر نے ایک خواہش،

ایک آغوش کی۔۔۔ گرم آغوش کی۔۔۔

پھر وہ خواہش آہستہ آہستہ دم توڑتی گئی۔۔۔

بھرائی آنکھوں کا پانی واپس دھکیلنے کی کوشش میں اطراف میں نگاہ دوڑائی۔۔۔ بہت سارے انجان چہروں کے درمیان وہاں اسے کچھ جانے پہچانے سے چہرے دیکھے تھے،

وہ ادیب تھا۔۔۔ جو ریسپشن پر کوئی معلومات لے رہا تھا۔۔ اور اس سے فاصلے پر ثمن اور تیمور کھڑے تھے، ثمن نے کھڑے کھڑے تیمور کو کسی بات پر ایک چپت لگائی تھی۔

تب ہی ثمن اور مہر کی نظریں چار ہوئیں۔

ثمن نے ادھر سے ہی ہاتھ ہلایا اور پھر مہر کی جانب دوڑی چلی آئی۔

مہر نے ایک گہرہ سانس لیا۔

وہ سب ایک عرصے سے مہر کی امی کی عیادت کے لیے آنے کی اجازت مانگ رہے تھے پر

مہر ہر دفعہ کوئی نا کوئی بہانا کر کے ٹال دیتی،اور آج وہ خود ہی چلے آئے،

مہر ان کی آمد پر خوش نہیں تھی،ناخوش بھی نہیں تھی

وہ بس تھکی ہوئی تھی۔۔۔ ثمن کو دیکھ کر مدھم سا مسکرا دی۔۔اسکے تھکے اعصاب بس اتنا

ہی ہل سکے تھے۔

غیروں کو دینے کے لیے اس کے پاس کوئی انرجی نہیں بچی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

باب نمبر ۱۴

(ماضی)

امی آج قدرے بے چین تھیں،وہ نجانے کون کون سے پریشان قصے کہے جا رہی تھیں۔ ڈاکٹر نے کہا تھا کہ مسئلے کی بات نہیں، ہو جاتا ہے کبھی کبھی اور یہ کہ انکے فیملی ممبر اگر قریب رہیں تو انھیں ڈھارس بندھی رہے گی۔ایک ناامیدی کا دورہ ہوتا ہے، جو کبھی کبھی انکی بے بسی کو دیکھ کر اپنے پنجے مضبوطی سے گاڑھنے لگتا ہے۔

مہر کافی دیر امی کی ٹانگوں پر مالش کرتی رہی، جس سے وہ آہستہ آہستہ پرسکون ہوتی پھر سو گئیں.

آج انھوں نے کھانا بھی نہیں کھایا تھا،عصر کا وقت گزر چکا تھا. دن اب ٹھنڈا پڑ رہا تھا.

مہر نے مزید کچھ دیر وہیں رُک جانے کا ارادہ کیا کہ امی کو اپنے ہاتھ سے ہی کھلا کر جائے.

ایک نگاہ پردے سے ذرا باہر دوڑائی، باہر ایک سکوت سا تھا. اندر وارڈ میں کچھ بیڈز پر مریض موجود تھے اور کچھ خالی پڑے تھے۔

مریض کے ساتھ موجود شخص کے آرام کے لیے وہاں فولڈنگ بیڈ موجود تھے جو کہ ایک وجود کو آرام دے سکتے تھے۔ مہر نے اسے کھولنے سے گریز کیا۔

اپنے جوتے ایک طرف اتارے اور آہستگی سے زمین پر بیٹھی، پھر ہاتھ کا سہارا دیتی ٹھنڈے فرش پر کروٹ کے بل لیٹ گئی۔ بھینچی پلک تلے سے ایک نرم گرم سا قطرہ فرار ہوا تھا۔ اور اسکے بالوں میں جا چھپا۔

مہر کو اپنی ذات پر ترس آرہا تھا۔ وہ ایک ذلیل احساس تھا۔

اس نے اپنے وجود کو اپنے ہی بازو کی آغوش میں لیا۔ اور وجود مزید گھگڑی بن گیا۔

تھکاوٹ اسکے وجود سے ہم آہنگ ہوتی جا رہی تھی۔

یہ مہر کی خواہش نہیں تھی۔ پر کچھ تھا جو اسکے عکس میں برابر گھل رہا تھا۔

بیس سالہ مہر آہستہ آہستہ تھک رہی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ناجانے کتناوقت گزراپروہ وہیں فرش پر سو گئی۔

جب شام کی ڈیوٹی نرس نے آکر اسے اٹھایا.

مہر لال آنکھوں اور بھاری پپوٹوں کے ساتھ اٹھ بیٹھی. وقت کا اندازہ کرناچاہا۔ پھر پانی پینے کی غرض سے بیڈ کے ساتھ دھری میز تک آئی.

ٹھٹکی،

وہاں ایک ننھاساڈیزرٹ کاباکس دھرا تھا،

مہر نے نرس سے اس کے بارے میں دریافت کیا۔

"وہ دراصل آپ سے کوئی ملنے آیا تھا، آپ سو رہی تھیں تو وہ یہیں رکھ کر چلا گیا۔ شاید آپکا دوست تھا۔"

"آپ نے مجھے تب کیوں نہیں اٹھایا؟"

"آپکے دوست نے منع کیا تھا۔"

مہر کے کتنے ہی میل فرینڈز ہیں؟ کیا مہر کا کوئی میل فرینڈ ہے بھی؟ مہر کی یاداشت میں کوئی چہرہ نہیں ابھرا تھا۔

آج عصر ابھی مکمل نہیں ڈھلی تھی جب مہر وارڈ کے گھٹن زدہ ماحول سے باہر آ کر ویٹنگ ایریا کے ایک بینچ پر بیٹھ گئی۔

آج مائدہ کی باری تھی لیکن وہ کسی امتحان کی وجہ سے نہیں آپائی، آج مہر کے مڈ ٹرمز کا پرچہ بھی تھا، پر خیر ہو گئی، مڈ ٹرمز مِس کرنا اتنی بڑی بات نہیں تھی۔

مہر نے ویٹنگ ہال کے داخلی دروازے پر نگاہ ٹکائے ایک گہرہ سانس لیا تھا۔

نظر واپس پلٹ رہی تھی جب رُکی۔۔۔ واپس دروازے کی جانب آئی۔۔۔

وہاں تیمور ابھی ابھی اندر داخل ہوا تھا۔

اس کے ہاتھ میں کچھ تھا، شاید ایک شاپنگ بیگ، وہ اطراف میں دیکھ رہا تھا جب مہر نے غیر ارادی طور پر ہوا میں ہاتھ جھلا دیا۔

وہ ٹھہرا۔۔۔

ویٹ کیا پتا وہ کسی اور کام سے آیا ہو۔۔۔ مہر کو کیوں لگا کہ وہاں اسکی شناسا صرف مہر ہے۔

شرمندگی ابھری۔

مہر نے فوراً چہرہ پھیرا لیکن اب کے وہ مہر کی جانب ہی آرہا تھا۔ حتی کہ مہر نے عین اپنے سر پر کسی کی موجودگی پائی۔۔۔ کچھ لمحے گزرے۔۔۔ اور پھر مہر نے شرمندگی سے سر اٹھایا۔

"میں وارڈ کی طرف ہی آرہا تھا، اچھا ہوا تم یہیں مل گئی۔"

شرمندگی کا احساس کچھ رفا ہوا۔

وہ مہر کے برابر ایک نشست چھوڑ کر براجمان ہوا۔ ہاتھ میں پکڑا شاپنگ بیگ دونوں کے درمیان دھرا۔

"خیریت؟" مہر نے سرسری سے انداز میں کہا تھا، آنے کی وجہ دریافت کی۔

"آج تم نے مڈ ٹرمز کا امتحان جان بوجھ کر مس کیا؟" اوہ تو وہ یہ پوچھنے آیا تھا۔

مہر کے پاس کوئی مطمئن کرنے والا جواب نہیں تھا۔

"میری تیاری نہیں تھی۔"سو ہمیشہ کی طرح ایک جھوٹ گڑھ دیا گیا۔ جھوٹ مہر کے لیے ایک آسان فرار تھا،وہ اپنی انگلیوں پر گنتی کر کے بتا سکتی ہے کہ اس نے زندگی میں کتنے ہی سچ بولے ہونگے۔

تیمور اس کے جواب سے مطمئن نہیں تھا۔ظاہر تھا۔"میں نے سر سے بات کی ہے وہ کہہ رہے تھے کہ تم اپنی وجہ بتا کر امتحان کی سپلی دے سکتی ہو،اور پھر تمہارے پاس تو اتنی ٹھوس وجہ ہے۔"

مہر نے ایک گہرہ سانس خارج کیا۔وہ جانتی تھی اس کا موقع نہیں آئے گا۔

اگر آپ اپنے اطراف میں ذرا غور سے دیکھیں، تو آپ کو بہت آسانی سے نشانیاں دیکھائی دے سکتی ہیں۔اگر آپ ذرا غور کریں تو جانے والا،اب اپنا لباس درست کر رہا ہوتا ہے، اپنے مفلر دوبارہ باندھ رہا ہوتا ہے،اسکے جوتوں کی نوک اپنا رخ بدل لیتی ہیں اور اب وہ زیادہ تیزی سے اپنا چہرہ اثبات میں ہلا رہا ہوتا ہے۔غیر ارادی طور پر وہ اپنے تعیں آپکو تمام اشارے دے چکا ہوتا ہے، کہ اب وہ جانے کو تیاری پکڑ رہا ہے۔

وہ نہیں جانتی تیمور سب کے لیے ہی ایسے اقدام لیتا ہے یا مہر کو کسی قسم کا خاص ٹریٹ منٹ دے رہا ہے۔ مہر نے تیمور کی جانب دیکھا۔۔۔

کبھی کبھار آپ کسی کو دیکھتے ہو اور ایک عجیب خواہش کرتے ہو۔ کہ کاش آپ سامنے والے کی چاہت ہوتے۔

مہر نے بھی اس لمحے میں کچھ ایسی خواہش کی تھی، ٹکٹکی باندھے تیمور کو دیکھتے۔

وہ ایک عجیب خواہش تھی۔

پر اگلے ہی لمحے اسے تیمور سے آگے اور تیمور سے پہلے بہت کچھ دکھا تھا۔

سب سے بڑھ کر یہ امر کے مہر کے پاس دینے کو کچھ نہیں تھا۔ کچھ لوگوں کی محبت بہت جلد کہیں خشک ہو جاتی ہے، مر جاتی ہے، ختم ہو جاتی ہے۔ کہیں بہت نیچے دب جاتی ہے۔ اور جیسا کہ مہر ہمیشہ سے جانتی ہے۔ وہ چاہت کی خواہش کیوں کرے گی جب وہ چاہت دے نہیں سکتی۔

وہ مسکرا دی۔

تیمور کی آنکھیں پھیلیں،وہاں حیرت کا ایک بہت بڑا تاثر تھا۔تیمور نے کچھ کہنے کو لب وا کئے۔۔

"تیمور میں ابھی تھکی ہوئی ہوں،ابھی شاید میں کچھ اچھا نا بول سکوں۔"

،تیمور کے لب واپس آن ملے۔وہ بس اثبات میں سر ہلا گیا۔اور چہرہ سیدھا کر کے بیٹھ گیا۔

اب کہ وہ دونوں ہی سامنے کھڑکی پار اترتی نارنجی شام کو دیکھ رہے تھے۔

وہ ابھی نہیں کہے گا،ابھی انکے پاس بہت وقت ہے۔۔ابھی مہر اپنی روٹین میں واپس آجائے وہ پھر مہر سے تسلی سے بات کرے گا۔ابھی تو تیمور نے اپنا خواب بُننا شروع کیا ہے ۔وہ انتظار کر سکتا ہے،تیمور انتظار کرنے کا ماہر ہے۔اس کے دل میں ابھی کچھ جلنا شروع ہوا تھا۔

وہ نہیں کہے گی کیونکہ وہ جانتی ہے انکے پاس بلکل وقت نہیں۔نا ہی کوئی مستقبل۔سو بس یہ چند لمحے کسی خواب میں جی لینے کو کافی ہیں۔سو ڈھلتی نارنجی شاموں میں سے اگر ایک نارنجی شام اسے کسی کے ساتھ دیکھنے کا موقع ملا ہے،تو یہ بھی مہر کے لیے بہت ہے۔

وہ اسکی اس ہسپتال میں آخری شاموں میں سے ایک شام تھی۔

مہر اگلے ہفتے امی کے ساتھ اسلام آباد جا رہی ہے،وہاں وہ ماموں کی طرف رہیں گے امی کی بہترین فیزیو تھیراپی کے لیے۔اس کے دل میں کچھ جلتے ہی فوراً بُجھ گیا تھا۔

مہر کو ایک عادت تھی۔

چلے جانے کی۔

خاموشی سے۔۔بنا بتائے۔۔۔دوسروں کی زندگی سے غائب ہو جانے کی۔

تنہائی انسان کے ساتھ کچھ کر دیتی ہے۔تنہائی کے سائے میں خوف کا معدہ بھرتا ہے،اور دل وہ فاصلہ طے کر جاتا ہے جو حقیقت میں سرے سے وجود ہی نہیں رکھتے

وہ اپنے اگلے دو سیمسٹر فریز کروانے والی تھی۔لیکن اس نے کسی کو نہیں بتایا تھا۔اسے کسی سے کسی قسم کی الودائی ملاقات نہیں کرنی تھی۔

باب نمبر ۱۵

آج ہفتہ تھا۔مائدہ اور عدیل کو گئے آج دوسرا دن تھا۔

مہر نے آج کا دن قدرے سست سا گزارا تھا۔باہر اب دن ڈھل چکا تھا۔

"مہر میں لال والا سوئٹر تو بھول ہی گئی لے جانا،اور اب عدیل سخت ناراض ہو رہے ہیں،

ایک تو خود ہی جلدی مچا دیتے ہیں اور پھر غصہ بھی مجھ ہی پر نکال رہے ہیں۔"

کال پر وہ مائدہ تھی،

"اچھا ہاں مہر،تم نے سارا کو رہنے کے لیے بلا لیا تھا نا،عدیل دو دفعہ مجھ سے پوچھ چکے ہیں۔

میں نے کہہ دیا کہ ہاں مہر نے اپنی دوست کو بلا لیا ہے اور ابھی وہ اکیلی نہیں ہے۔۔۔اب تم

بلا لینا یاد سے ورنہ عدیل پھر بعد میں غصہ ہوں گے۔"

"ہاں ہاں میں نے بلا لیا ہے،وہ رات رکنے آئے گی ادھر۔"

مہر نے نہایت مہارت سے جھوٹ بولا تھا۔

کل چونکہ اتوار تھا سو مہر کی شام بھی سست تھی۔ لاونج میں بیٹھی اپنی دھلی خشک لانڈری تہہ کرتی ایک کان اور کندھے کے درمیان فون ٹکائے وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے مائدہ کی باتیں سن رہی تھی جو کہ ٹرپ کے حوالہ جات سے ہوتی اب عدیل کی شکایتوں میں بدل چکی تھی۔

مہر سنتی جاتی اور بس ہنستی جاتی۔

مائدہ کی جانب سے کنکشن میں خلل آنے لگا اور آواز کٹنے لگی، جب بلکل قابلِ فہم نا رہی تو پھر مہر نے کال کی نشست یہیں ختم کرنے میں ہی عافیت جانی اور الوداع کرتی کال کاٹ دی۔

فون صوفے پر پھینکا، سامنے ٹی وی پر چلتی سیریز میں دھیان جا اٹکا، ساتھ ساتھ دماغ میں ڈنر کے بارے میں سوچنے لگی۔

ثمن کب سے اس سے دوبارہ ملنے کی ضد کر رہی تھی، مہر نے فلحال اسے سو بہانے بنا کر ٹال دیا تھا۔

مسکراتی وہ سامنے اسکرین پر بھاگتے مناظر دیکھ رہی تھی جب ایک اسکے گھر کے داخلی دروازے کی بیل بجی۔

مہر اٹھ کر ٹیرس تک آئی تھی،ایک نگاہ باہر ڈالی،وہاں سامنے سڑک خالی تھی۔

ناجانے اسے بچوں کی اُن شرارتوں کی وجہ سے اور کتنی شکایات درج کروانی پڑیں گیں۔

کوستی واپس لاونج میں آئی۔گزرتے گزرتے وہ رکی

پلٹی،

آنکھ کے کنارے پر اسے وہاں دروازے کے باہر کوئی ہیولہ دیکھائی دیا تھا لیکن اب وہاں کچھ نہیں تھا۔

مہر نے احساس جھٹکا اور واپس اپنی جگہ آن بیٹھی جہاں وہ لانڈری فولڈ کر رہی تھی۔

کوئی تعاقب کار اب مزید اس کے پیچھے نہیں پڑا تھا۔سو کسی قسم کے خوف کی ضرورت نہیں تھی۔سارا کو بلانے سے بھی اسی لیے گریز کیا گیا تھا۔

فون پر میسج کی بپ ہوئی،مہر نے ذرا کو سر اونچا کر کے اسکرین پر لکھا نام پڑھنا چاہا،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ ثمن کا میسج تھا۔۔۔ ثمن بھی ضد میں اپنے نام کی ایک تھی اتنا تو مہر جانتی تھی۔۔۔ہاتھ میں پکڑا کپڑا واپس زمین پر رکھ،خالی ہاتھ فون کی جانب بڑھا اور

کلِک۔

ایک کلک کی آواز مہر کے کانوں سے ٹکرائی۔

سانس تھمی،

وہ اس کلک کی آواز کو پہچانتی تھی۔

وہ اسکے لاونج کے دروازے کے ان لاک ہونے کی کلک تھی۔

پر پورشن کے اندر تو صرف مہر تھی،اور باہر سے کوئی کیسے لاک انلاک کر سکتا تھا؟

اگلے ہی لمحے مہر کے پورے وجود میں ایک سنسنی سی دوڑی۔

حساس لوگوں کو اپنی حساسیات کو اپنی طاقت بنانا چاہیئے۔

اب دروازہ آہستگی سے کھولنے کی آواز پورے لاونج میں گونجی تھی۔

اسے جھٹلانا کبھی ان کے حق میں بہتر نہیں جاتا۔

مہر زمین سے ٹیک چھوڑتی اپنے قدموں پر آئی تھی، تمام اعصاب نے مل کر پیچھے کی جانب بھاگنے کی کوشش

لیکن وہ وہیں جم گئے تھے۔

اس نے فوراً فون اٹھایا اور پولیس کا نمبر ڈائل کرنے کے لیے انگلیاں اسکرین پر پھسلائیں... پر ہاتھ کانپ رہے تھے۔

"کھررررچ"!

ایک تیز چیرتی سی بھاری دھاتی آواز،

مہر کو لگا جیسے اس آواز نے اُس کے وجود کو عین درمیان سے چیرا ہو۔

مہر نے سامنے موجود فش باول کو ہاتھ ڈالا تھا۔ سب سے قریب اِس وقت وہی ایک چیز تھی

۔

ہاتھ سے فون پھسلتا نیچے جا گرا۔ سانس حلق میں اٹک گئی۔ خوف نے پورے جسم پر گرفت جمالی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ سیاہ ہیولہ اب مکمل لاونج کے دروزے سے اندر تھا۔

مہر نے پوری قوت سے فش باول ایک ہاتھ سے گھسیٹا اور دروازے کی جانب پھینکا۔

وہ کانچ کا گولہ اس ہیولے کے چہرے پر جا کر ٹوٹا تھا، کانچ چاروں جانب بکھرا، آدھا پانی مہر کا وجود گیلا کر گیا اور باقی کا لاونج کی زمین پر پھیل گیا، اور گولے میں رہتی وہ ننھی جان عین اس سیاہ ہیولے کے پیر کے نزدیک گری تھی،

جسے اس نے لڑکھڑاہٹ کے دوران اپنے پیر تلے روندھ دیا۔۔۔

سیاہ ہیولے نے اپنا چہرہ تھاما تھا، وہاں خون تھا۔۔۔ دوسرے ہاتھ سے جلدی جلدی اپنی پینٹ کی جیب میں ہاتھ مارتا کچھ تلاش رہا تھا۔ اسکا انداز ہذیانی تھا، اسے کوئی عجلت تھی۔۔

مہر قدم قدم پیچھے جاتی رہی جب وہ کچن کی دیوار سے جا لگی۔ کیا وہ چور تھا، یا تعاقب کار

۔۔۔ پر تیمور نے تو کہا تھا کہ وہ تعاقب کار اب اپنی کاروائی روک چکا ہے۔

پھلوں کے ٹوکری میں لگی چھری اس کے بازو کی دوری پر تھی، 'مہر نے بازو لمبا کیا اور تب ہی پولیس سائرن کی چنگھاڑتی آواز عین اسکے گھر کے سامنے آ کر رکی تھی۔

وہ ہذیانی وجود اپنی تلاش کے درمیان ساکت ہوا۔

فوراً مہر کی جانب دیکھا۔ اسکے چہرے پر چڑھایا گیا وہ سیاہ ماسک گیلا ہو کر ایک طرف سے اتر رہا تھا، پر اسے اس کی پرواہ نہیں تھی۔۔۔ وہ ایک قدم آگے آیا۔۔ ہاتھ مہر کی جانب بڑھایا ۔۔۔ پر فاصلہ بہت زیادہ تھا، اسے کچھ کہنا تھا۔۔۔ وہ مہر کو چھو نہیں سکتا تھا اور اب نیچے پولیس کسی بھی آن اندر داخل ہونے کو تھی سو وہ پلٹا۔۔۔ مہر کے ٹیرس کی جانب بھاگا اور کسی ماہر کی طرح پھلانگتا درخت پر سے ہوتا دوسرے گھر کے طرف اتر گیا۔

مہر وہیں دیوار سے لگے لگے زمین پر بیٹھتی چلی گئی،

وجود سے چپکے گیلے لباس تلے سینے میں اٹکا سانس بہت کھینچ کر لینا پڑا۔

پھر ایک ساتھ تین سیاہ وردیاں وہاں داخل ہوئی تھیں۔۔ مہر کی نظر دھندلا رہی تھی۔۔۔

ان سیاہ وردیوں میں سے ایک بنا وردی والا وجود اسکی جانب آیا۔ کیا وہ موت کا فرشتہ تھا؟

مہر کا سر اور پھر پورا وجود ایک جانب کو ڈھلک گیا، وہ دھندلا وجود مہر کی جانب لپکا۔ اس سے بھی پہلے اسکا ہاتھ لپکا تھا۔ پر فاصلہ زیادہ تھا، مہر نے آخری حواس میں اپنا سر زمین سے ٹکراتا محسوس کیا تھا۔

وہ سب سمجھ رہے تھے کہ تیمور عالم کیا چاہتا ہے، پر وہ سب اس کے نتائج سے مکمل آنکھیں چرا گئے تھے۔ "سب سے پہلے ہم وکٹم کو اس بات کی یقین دہانی کروائیں گے کے وہ اب محفوظ ہے، اور کوئی تعاقب کار اسکا پیچھا نہیں کر رہا۔ تاکہ وہ اپنے guards down کر سکے۔

تعاقب کار وکٹم کے جتنا ہو سکے قریب آنے کی کوشش کرے گا، لیکن وہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

یقینی صورت حال، وکٹم کے گھر میں گھسنا ہو گا۔۔۔ اور یوں ہم تعاقب کار کے کسی بھی ظاہری ثبوت تک پہنچے گی۔"

Clubb of Quality Content

باب نمبر ۱۶

مائدہ رو رہی تھی، پر کیوں۔۔۔۔ویٹ۔۔ کیا وہ مائدہ تھی یا امی۔۔۔ کیا مائدہ اور امی کی شکل ہمیشہ سے ہی اتنی ملتی تھی؟۔۔۔۔پر وہ رو کیوں رہی تھی۔۔۔ مہر پوچھنا چاہتی تھی ۔۔۔۔۔اوہ کیا اسے پتا چلا تھا کہ کوئی مہر کو مارنے آیا تھا۔۔۔ مہر نے اپنا ہاتھ اسکی جانب بڑھایا۔۔۔ ہنستے ہوئے۔۔۔ وہ اسے بتانا چاہتی تھی کہ وہ ٹھیک ہے۔۔۔ پر اسکا ہاتھ مائدہ تک نہیں پہنچ پا رہا تھا۔۔۔اور تب ہی ایک جھٹکے سے مہر کی آنکھ کھلی۔

اسکے گال پر کچھ ننھا سے موجود تھا۔ جو ایک دم سے اپنے نارنجی اور سیاہ پروں کے ساتھ اڑ گیا۔

بصارت واضح ہوئی تو دماغ نے جاگنے میں لمحے لیے۔

کیا وہ فانوس تھا؟ مہر کے سر پر۔۔۔ کیا مہر کے بیڈ روم میں ہمیشہ سے ایک فانوس تھا؟

مہر نے آنکھیں میچیں، پھر کھولیں۔

فانوس غائب نہیں ہوا تھا۔

"مہر۔۔۔"

ایک مدھم سی آواز اسکی سماعت سے ٹکرائی۔ مہر کے پورے وجود میں ایک سنسی سی دوڑی، ایک دم اسے فش باول کا وزن یاد آیا، اور اس نے کس دِقت سے اسے پھینکا تھا۔

"کیا تم جاگ گئی ہو؟"

وہ اس آواز سے بلکل مانوس نہیں تھی، پر وہ آواز خوبصورت تھی، باریک، مدھم اور بہت سی شفقت لیے۔۔۔

یاداشت کی ریل کو ذرا لگام پڑی۔

مہر نے اس آواز کی سمت چہرہ گھمایا۔

"ہلکے فیروزی جوڑے میں بھورے بالوں کا ایک نفیس سا جوڑا بنائے جس میں سے کچھ لٹیں نکلتیں ہنسلی (کالربون) تک گر رہی تھیں۔ چھوٹے سے چہرے پر چمکتی صاف رنگت اور بڑی بڑی بھوری آنکھیں۔ اٹھی ناک میں ایک باریک سا لانگ پڑا تھا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس سے پہلے کے مہر کوئی ردِ عمل دیتی، مہر کی بصارت میں ایک چہرے کا اور اضافہ ہوا۔

"مہر تم جاگ گئیں ں ں ں ں۔۔۔۔"

اس چہرے کو تو کچھ زیادہ ہی اچھے سے جانتی تھی۔۔۔وہ ثمن تھی۔

اور تب ہی ایک تیسرا چہرہ اسکے حلقہ بصارت میں آیا۔

"چاچی جاگ گ۔۔۔؟"وہ بچہ کسی تجسس سے بولا تھا۔۔جس پر ثمن نے فوراً اسکے منہ پر ہاتھ رکھا اور اسکے آخری حروف منہ میں ہی رہ گئے۔مہر نہیں سمجھ پائی۔

آہستگی سے اٹھ بیٹھی،ساتھ ہی سر میں ایک ٹیس اٹھی۔۔۔آنکھوں میں مچلتی جلن اب کم ہو رہی تھی۔

وہ ایک خوبصورت آرائش زدہ کمرہ تھا۔

"میں کہاں ہوں ثمن؟"

مہر کے معدے میں کچھ بیٹھنے لگا۔۔۔ایک دم کل کی رات، جھلکیوں میں اسکی یاداشت کے صفحے پر ابھری جس پر مہر کا ہاتھ فوراً اپنے چہرے پر گیا۔۔۔اگلے لمحے خود کو مکمل ہاتھ لگا کر

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

چیک کیا۔۔۔ہذیانی انداز میں اپنے اطراف میں دیکھا، کہیں وہ تعاقب کار وہاں تو موجود نہیں تھا۔وہ وہاں موجود ہو بھی نہیں سکتا تھا، پر مہر کا وجود اسکا دماغ دو الگ الگ یادوں کے ساتھ بھاگ رہے تھے۔

وہ مکمل تھی، اور زندہ تھی۔۔۔اوہ تو وہ موت کا فرشتہ نہیں تھا۔

یاداشت مکمل ہوئی تو حال کا آغاز ہوا اور اب اسکی موجودہ حساسیات مکمل جاگیں۔

احساس ہوا کہ وہ اپنے گھر میں نہیں ہے، وہ مائدہ کے گھر میں بھی نہیں ہے، وہ۔۔۔

"تم شاہ عالم ولا میں ہو۔"

وہ فیروزی لباس والی خاتون کسی احتیاط سے بولی تھی۔

مہر نے سوالیہ انداز میں انکی جناب دیکھا۔

"یہ تیمور کی بھابی ہیں۔" ثمن نے تعارف کروایا۔۔"ستارا بھابی۔"

جس پر ستارا نے ایک مسکراہٹ کے ساتھ ذرا اثبات میں سر ہلایا۔

"اور میں یہاں کیسے پہنچی؟" مہر نے ایک چبھتا سا سوال ثمن سے کیا تھا۔۔۔

"ویل۔۔۔ تمہاری فیملی گھر پر نہیں تھی سو تمہیں یہاں لانا پڑا۔۔۔ تیمور تمہیں ہسپتال میں رکھنے کے خلاف تھا۔"

تیمور کے نام پر مہر کے لب بھینچے۔۔۔۔ ساری کہانی خود ہی واضح ہو گئی۔

خود پر سے کوور ہٹاتی وہ بیڈ پر سے اترنے لگی جب ستارا نے اسے واپس بیٹھا دیا۔

"ارے مہر تم کہاں جا رہی ہو۔۔۔" وہ مہر سے بات کرتے ہوئے نا جانے کیوں اتنی سنبھل سنبھل کر بول رہی تھیں۔۔۔ جیسے کچھ غلط کہہ جانے کا کوئی خوف ہو۔۔۔

"بھابی میں نے کہا تھا اسے باندھ واندھ دیتے ہیں، یہ اٹھتے ہی بھاگنے کی جلدی مچائے گی، نہیں سنی آپ نے میری۔۔۔"

ستارا جتنے آرام سے بات کر رہی تھی، ثمن اتنا ہی۔۔۔ ستارا نے اسے گھورا۔۔ "تم ارسلان کو لے کر باہر جاو۔۔۔ میں بات کر لیتی ہوں خود ہی" ڈپٹا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ثمن ارسلان کے ساتھ باہر چل دی، ارسلان کے منہ پر ابھی بھی دبا کر ہاتھ رکھا ہوا تھا۔

۔۔کوئی بھروسہ نہی کب وہ کونسا بم پھوڑ دے اور شام تک سب تیمور کے ہاتھوں قتل ہو چکے ہوں۔

"آپکا خیال رکھنے کا بہت بہت شکریہ، لیکن اب مجھے گھر جانا چاہیئے میں نے آفس میں بھی انفارم نہیں کیا ہے۔۔۔اور۔۔"

"امم۔۔۔آج۔۔۔اتوار ہے مہر۔"

ستارا ہاتھ مسلتی بولی۔۔۔۔وہ بات کرتی ہوئے مسلسل عادتاً اپنے ہاتھ انتہائی نزاکت سے مسلتی تھی۔

مہر نے ستارا کے ہاتھ دیکھے، مہر نے اس سے پہلے اس قدر خوبصورت ہاتھ نہیں دیکھے تھے۔

"اور۔۔دراصل تیمور نے کہا ہے تمہیں یہاں روکنے کو۔۔۔جب تک وہ واپس نہیں آتا ۔۔۔اور۔۔۔تسلی نہیں کر لیتا،۔۔۔۔مجھے ڈر ہے کے تمہیں یہیں رُکنا ہو گا۔۔۔اگر تمہیں

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کچھ چاہیئے تو تم مجھے بتاو، میں ابھی لادوں گی۔۔۔یا تمہیں بھوک لگی ہے تو بھی بتاو میں ابھی بنا دیتی ہوں۔۔۔"

ستارا سوالیہ انداز میں اسے دیکھتی خاموش ہوئی۔ کیا وہ خاتون کہہ رہی تھی کہ وہ ان ہاتھوں سے مہر کے لیے کچھ کھانے کو بنائیں گی۔ مہر کتنی ہی دیر اسے دیکھے گئی۔

"what should I call you ?"

"تیمور اور ثمن مجھے بھابی بلاتے ہیں، تم بھی بھابی بلا سکتی ہو۔۔۔یا اگر یہ زیادہ ہے تو صرف ستارا۔۔"

"ستارا بھابی بہت بہت شکریہ۔"مہر ایک مدھم مسکراہٹ تلے بولی۔

اور اگر وہاں کوئی تیسرا ہوتا تو فوراً پہچان جاتا کہ کیسے ستارا کا چہرہ مسرت سے چمکا تھا۔

"کیا میں بیڈ سے نیچے اتر سکتی ہوں؟"مہر بمشکل اپنی ہنسی دباتی بولی تھی۔

"ہاں ہاں۔۔ویٹ۔۔"ستارا نے دور پڑے سلیپرز اٹھا کر مہر کے سامنے رکھے۔۔۔

مہر شرمندہ ہوئی تھی۔۔۔۔لیکن

ان بڑی بڑی بحوری آنکھوں والی عورت کے ہر ہر عمل میں اس قدر مٹھاس اور محبت تھی کہ مہر کو جیسے کچھ اپنا سا لگا۔ جیسے وہ محبت مہر کی ہی ہے جو مہر کی جانب بڑھائی جا رہی ہے، وہ شفقت، وہ احساس خاص مہر کا حق ہے۔

مہر سلیپرز اڑستی کھڑی ہوئی۔

اپنا لباس درست کیا۔۔۔اوہ وہ اسکا لباس نہیں تھا۔۔۔

"رات تمہارا لباس آیا نے تبدیل کر دیا تھا، وہ تیمور اور وہاج کی آیا ہیں،۔۔۔امید ہے تم نے مائنڈ نہیں کیا۔"

مہر کے وجود میں ایک شرمندگی سی دوڑی تھی۔۔۔پر چھپا گئی۔۔۔

"تھینکس اگین۔"

"بھابھی ی ی ی ی ی ی ی ی" کسی نے باہر گلہ پھاڑا تھا، مہر جانتی تھی وہ کون ہے۔۔"

ارسلان میرے بال نہیں چھوڑ رہا!!!!!!۔۔۔"

ستارا ایک دم سے ٹھٹکی، شرمندہ ہوئی۔۔۔"سوری مہر میں انھیں دیکھ لوں، تم آرام سے اپنا وقت لو، جب من کرے کمرے سے باہر آجانا۔۔۔اور کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو بانو کو بتا دینا، میں اسے بھیجتی ہوں ابھی اندر۔"

ستارا چلی گئی اور مہر ہونکوں کی طرح بیڈ کے کنارے ٹکی رہی۔

بیڈ کی پچھلی دیوار میں قد آدم کھڑکیاں تھیں۔۔جن کے پردے ہٹائے گئے تھے اور ان سے باہر کا لان مکمل دیکھائی دیتا تھا۔وہ لان کم اور کوئی باغ زیادہ معلوم ہوتا تھا، کچھ اپریل کے رنگ اور کچھ بہار کا جوبن۔اور دن کا روشن حصہ۔

"خوبصورت۔"

خود بخود مہر کے منہ سے الفاظ نکلے تھے۔

شاہ عالم ولا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

برطانوی طرز پر بنا۔ کسی محل کی مانند ہر کچھ سالوں بعد اس پر کی جانے والی رینوویشنز کے باوجود وہ اپنی اصلی ساخت اور حالت برقرار رکھے ہوا تھا. مین سٹی سے ذرا ہٹ کر وہ پراپرٹی شور و غل سے دور تھی۔

تیمور کی سیاہ جیپ پکی سڑک سے اتر کر ایک پتھریلی راہداری پر داخل ہوئی جو کہ دونوں اطراف سے گھنے بوڑھے درختوں سے ڈھکی تھی. راہداری کے اختتام پر جیپ ذرا سست پڑی، گارڈز نے جلدی جلدی کسی روٹین کی طرح ولا کا سلاخوں والا داخلی دروازہ کھولا، اور جیپ اندر داخل ہوئی ۔

جیپ اس باغ نما لان کے اختتام پر بنے فوارے کے اطراف سے چکر گھماتی عین دروازے کے سامنے آ کے کھڑی ہوئی تھی۔

وقت کہیں رات دس بجے سے بھی آگے نکل چکا تھا۔

تیمور پہلے سیدھا گیسٹ روم کی جانب آیا تھا۔ اس کی پہلی غرض وہاں تھی۔

وہ دروازے تک پہنچا ہی تھا جب ملازمہ تیمور کے آگے آگے ابھی گیسٹ روم سے باہر نکلی

۔

ملازمہ تیسری دفعہ وہاج کا بلاوا لے کر آچکی تھی۔ وہ ستارا کو بلا رہے تھے۔

تیمور دروازے میں آیا تو اندر مہر اور ستارا صوفے پر کوئی بڑی سی البم لیے بیٹھی تھیں۔

تیمور کی آنکھ پھڑکی۔۔۔ کسی بجلی کی سی تیزی سے اندر آیا اور ستارا کے سامنے کھلی پڑی فیملی البم بند کی۔

"بھابی آپ وہاج بھائی کو دیکھ لیں، شاید کافی دیر سے آپکو بلا رہے ہیں، مجھے ابھی مہر سے کچھ بات کرنی ہے۔"

وہ دونوں جو اس اچانک کی آمد سے ٹھٹکی تھیں، تیمور کو گھورے گئیں۔

تیمور نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارتاً ستارا کو کچھ کہا تھا۔

ستارا نے ایک گہرہ سانس خارج کیا، البم بند کی اور وہاں سے اٹھ گئی۔

وہ گئی تو تیمور، مہر کے سامنے متوازی صوفے پر آن بیٹھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس نے وردی نہیں بدلی تھی، نا ہی فریش ہوا تھا۔

ستارا گئی تو مہر کو ایک چپ سی لگی۔

"مہر میں نے تمہارے فون میں اپنا نمبر کسی وجہ سے ایڈ کیا تھا۔"

اپنے معمول کے تفتیشی لہجے میں بولا تھا۔

مہر ٹھٹکی ایک دم جیسے یاد آیا۔۔۔"ہاں۔۔"

"تو تم نے مجھے کال کیوں نہیں کی؟"

اس لمحے میں مہر کو ایک احساس ہوا تھا۔اسے اپنے مسائل کو خود حل کرنے کی اس قدر عادت تھی کہ اسکے دماغ نے پہلا ردِ عمل پولیس کی مدد لینا ہی کیا تھا، بجائے تیمور کے۔

اسکی عادتوں میں کوئی دوسرا انسان نہیں تھا تو بھلا تیمور کہاں سے آتا۔وہ الگ بات ہے کہ اسے موقع پولیس کو فون کرنے کا بھی نہیں مل پایا تھا۔۔

لیکن۔۔ویٹ۔۔۔وہاں پولیس کیسے آگئی تھی پھر جب مہر کا رابطہ ہی نہیں ہو پایا تھا؟

وہ تیمور سے پوچھنے والی تھی، لیکن جب تیمور کی جانب دیکھا تو وہ پہلے ہی اپنے کیے سوال کے جواب کا منتظر تھا۔

تیمور کے چہرے پر ایک سختی تھی، ایک خفت سی۔

مہر کو ذرا کوفت ہوئی تھی۔۔۔اب وہ کیا جواب دیتی۔۔۔اس لمحے میں اسے تیمور کے ماتھے کے تیور ناگوار لگے تھے

"تیمور میں نے اتنے سالوں میں یہی ایک گُن تو سیکھا ہے۔" لہجے میں بھی ایک خفت در آئی تھی۔۔

"کہ مجھے اپنا مسائل خود حل کرنے ہیں، اب چاہے وہ میرے سر پر کھڑی موت ہی کیوں نا ہو۔ مجھے نہیں یاد تھا کہ میرے فون کے ایمرجنسی کانٹیکٹ میں ایس ایچ او کا ذاتی نمبر موجود ہے۔"

مہر کو یہ یاد تھا کہ مائدہ محفوظ ہے یا نہیں، مہر کو یہ یاد تھا کہ عدیل محفوظ ہے یا نہیں، مہر کو یہ یاد تھا کہ اسے پولیس کو بتانے کو کیا یاد رکھنا ہے اور کیا نہیں۔۔۔۔ جو مہر کو یاد نہیں تھا وہ یہ کہ اسے اپنی حفاظت کے لیے کسے کال ملانی ہے۔

تیمور صوفے کی پشت سے ٹیک لگانے لگا تھا جب ٹھٹکا۔۔۔

مہر نے چہرہ پھیرا تھا۔۔۔ تھوڑی کچھ اٹھا کر کچھ حلق میں واپس اتارنے کی سعی کی گئی تھی ۔۔۔ آنکھیں جھپکائیں۔ نظر سامنے کہیں لٹکتے کسی شو پیس پر ٹکا لی۔

"تیمور کیا وہ کوئی چور تھا یا وہی تعاقب کار؟" بنا دیکھے گویا ہوئی۔

"مہر۔۔۔" وہ گویا ہوا۔۔ اگلے الفاظ ادا کرنے میں کچھ دقت ہوئی تھی۔ "تمہارے تعاقب کار نے کبھی اپنی کاروائی نہیں روکی تھی۔۔۔"

مہر نے آہستگی سے واپس تیمور کی جانب دیکھا۔۔ جیسے ایک لمحہ لگا تھا سب سمجھ آنے میں۔

"تو کیا میں اس سارے معاملے میں ایک bait تھی؟" کسی آرام سے پوچھا گیا۔

تیمور جامد سا اسے بنا کسی جواب کے اسے دیکھے گیا۔

"پر تم محفوظ تھیں مہر۔ وہ تمہیں کوئی نقصان پہنچانے والا نہیں تھا۔" بن مانگی صفائی دی۔

وہ کہہ رہا ہے تو صحیح ہی کہہ رہا ہو گا۔۔۔ مہر زبردستی مسکرائی۔۔۔ حلق میں پھنستا گولہ ایک مرتبہ پھر واپس دھکیلنا چاہا۔۔۔

"اگر یہ سب تمہارا پلین تھا، تو آئی گیس سب ٹھیک ہی ہے۔۔۔ تمہیں تمہارا مقصد مل گیا ہو گا۔۔۔ام م م۔۔۔ مجھے پتا ہے مجرم کو پکڑنے کے لیے قانون ہر حد تک جا سکتا ہے۔"

تیمور کی حساسیات میں کچھ کھٹکا۔۔۔ وہ سیدھا ہوا۔ مہر نے بولتے ہوئے اپنے قدم اٹھا کر اوپر صوفے پر رکھ لیے تھے۔ بازو ٹانگوں کے گرد حائل کر لیے۔۔۔ وہ غیر محسوس انداز میں باندھا گیا ایک دفاع تھا۔

ابھی لمحہ قبل تیمور کو ہوا شک صحیح ثابت ہوا، مہر کے آخری الفاظ ادا کرتے لہجے میں لغزش تھی۔

"پر تیمور مجھے اس لمحے میں پہلی دفعہ ایک پچھتاوا ہوا تھا۔ اپنے لیے تنہائی چننے پر پچھتاوا۔۔۔" وہ اپنے لباس پر سے کوئی ان دیکھا دھاگا صاف کر رہی تھی۔۔۔ "مجھے اچھا

نہیں لگا کہ تمہارے اس منصوبے نے مجھے میرے کسی فیصلے پر سوال اٹھانے پر مجبور کیا

۔۔۔۔یا شاید۔۔شاید صرف۔"

تیمور کی آنکھیں پھیلی تھیں،ماتھے پر موجود تیور معدوم ہوئے۔

مہر اپنے جذبات کو پکڑنے کی تگ و دو میں بار بار بُری طرح ڈگمگا رہی تھی۔اگلے کچھ لمحے خاموشی کی نظر ہوئے۔

یہ غیر متوقع تھا،تیمور کو لگا اس نے بہت بڑی غلطی کر دی تھی۔۔۔نہیں ویٹ اس نے کچھ بہت غلط کر دیا تھا۔۔۔اس لمحے میں اسے اپنی سالوں کی ریاضت ضائع ہوتی معلوم ہوئی۔

وہ کسی عجلت میں اپنی جگہ سے اٹھا اور مہر کے صوفے کے سامنے قدموں میں آن بیٹھا ۔چوکڑی مارے۔۔زمیں پر۔

"آئی ایم سوری مہر۔۔"چہرہ اٹھائے عجلت میں بولا۔۔۔"آ۔۔آ۔۔آئی ایم۔۔۔رئیلی ۔۔۔سوری مہر۔۔۔"

"شاید مجھے موت سے خوف آیا تھا۔"

"آئی ایم رئیلی سوری مہر۔۔۔"وہ مہر کا چہرہ پکڑ لینا چاہتا تھا۔۔۔وہ اسے اپنے سینے میں بھینچ لینا چاہتا تھا۔

پر وہ صرف اسکے پاوں پکڑ سکا۔۔۔

مہر نے جھپکتی آنکھوں کی نمی واپس نگلی اور تیمور کی جانب دیکھا۔ آخر وہ اتنا حساس کیوں ہو رہا تھا۔۔۔

مہر نے اپنے پاوں ذرا پیچھے کھینچے۔۔۔تیمور کو اپنی دوسری غلطی کا احساس ہوا۔۔اس نے فوراً اپنے ہاتھ پیچھے کھینچے۔

"آئم رئیلی سوری مہر۔۔۔"

کیا تیمور کے سارے الفاظ کھو گئے تھے۔ کیا اسے بس یہی چار الفاظ یاد تھے۔

"اٹس اوکے تیمور، آئی کین انڈر سٹینڈ۔ بلکہ مجھے تو تمہارا شکر گزار ہونا چاہیئے کہ تم وہاں وقت پر پہنچ گئے۔"مہر نے زبردستی مسکرانے کی کوشش کی تھی۔احسان تھا۔۔۔شکر بجا لانا بنتا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پر تیمور مطمئن نہیں تھا۔۔۔پر وہ یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ اس عین لمحے میں اسے کیا کرنا ہے۔

مہر پھر گویا ہوئی۔۔۔تیمور ٹھٹکا۔۔

"بہت سارا وقت تھا تیمور،۔۔۔۔"

(مہر ہسپتال کے وارڈ میں تنہا بیٹھی ڈوبتے سورج کی نارنجی کرنیں دیکھ رہی تھی۔امی کو نرس کچھ ٹیسٹوں کے لیے لے کر گئی تھی۔)

"ایک طویل عرصہ تک میں اپنے اطراف میں دیکھتی تھی۔کوئی تو ہو۔۔۔کوئی تو ہو۔۔۔کوئی ہو۔۔"مہر نے اب کے متوازن انداز میں کہا تھا۔

(مہر رات کا کھانا آج اکیلے ہی کھا رہی تھی، کیونکہ مائدہ جاب کے انٹرویو کی تیاری کے سلسلے میں اپنی کسی دوست کے ہاں رکنے والی تھی، عدیل نے اس کے پک اینڈ ڈراپ کی ذمہ داری لی تھی۔اور ابا اب امی کی وفات کے بعد کم کم ہی گھر آتے تھے۔

مہر کافی دنوں سے ثمن اور سارا کے میسجز اگنور کر رہی تھی)

"پر کوئی نہیں تھا۔۔۔میں اکیلی تھی۔"

(مہر یونیورسٹی کے اڈمنسٹریشن آفس کے سامنے لگی قطار میں اپنی باری کا انتظار کر رہی ہے۔ ٹرانسفر کے ڈاکومنٹس لینے کے لیے وہ آج آخری بار یونی آئی تھی،اس قطار میں کھڑا کوئی شخص اس کے ہاتھ میں پکڑے ڈاکومنٹس سے کوئی غرض نہیں رکھتا۔)

"میں نے ایک غلط فیصلہ کیا۔ نہیں میں نے بہت سارے غلط فیصلے کیئے۔ میں نے نفرت کی ،میں نے غرور کیا۔۔"ہر **میں نے**' پر زور ڈال کر بولا جا رہا تھا۔۔"میں نے اپنے فیصلوں کو ترجیح دی۔۔۔میں نے دل دکھائے۔۔۔۔۔میں نے لوگوں کو دور کیا۔۔۔۔میں نے اعتبار نہیں کیا۔۔۔میں آج جو بھی ہوں۔۔۔۔"

مہر نے رُک کر ایک طویل نگاہ اطراف میں ڈالی۔۔۔جیسے وہ اپنی کتھا دیواروں کو سنا رہی تھی ۔جیسے وہاں کوئی دوسرا ذی روح موجود نہیں تھا۔سامنے زمین پر بیٹھے وجود کو دیکھنے سے حتی المقدور گریز کیا جا رہا تھا۔

"میں جو بھی ہوں۔۔۔اپنے فیصلوں کا نتیجہ ہوں۔۔۔۔کوئی میرا قصوروار نہیں ہے،میں نے یہ زندگی اپنے لیے خود برباد کی ہے۔اب میں کوئی حق نہیں رکھتی مدد مانگنے کا۔۔۔کسی کی جانب دیکھنے کا۔۔۔۔کوئی سہارا مانگنے کا۔۔"

وہ کہہ سکتا تھا،وہ جتا سکتا تھا۔۔۔وہ مہر کے الفاظ اسی کے منہ پر مار سکتا تھا کہ یہ تمہارا اپنی فیصلہ تھا،تنہائی تمہاری اپنی چوئس اور انا تھی،یہ تمہارا اپنا غرور تھا۔۔۔جیسا کہ وہاں موجود مہر کو جاننے والا کوئی بھی شخص کہتا۔

"تم صرف تنہا تھی مہر۔"

وہ عجلت میں بولا تھا،مہر کا چہرہ تیمور کی نظروں کے مکمل ہالے میں تھا۔

"تم صرف تنہا تھی۔"

مہر ٹھٹکی۔

اس نے مہر کو کوئی طعنہ کیوں نہیں دیا تھا؟

وہ مہر پر ہنس کیوں نہیں رہا تھا؟

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تیمور کی جانب دیکھا۔

"سبھی تنہا لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں مہر۔"

کتنی ہی دیر وہ بے یقینی سے تیمور کی جانب دیکھے گئی۔یہ انسان کبھی کبھی کسی اور زمین کی مخلوق کیوں معلوم ہوتا تھا۔

اسی سات سال پرانے احساس کی طرح۔۔۔آج پھر ایک دفعہ مہر کو شدت سے ایک احساس ہوا تھا۔

پر اب وقت گزر چکا تھا۔۔۔اب وہ اس شخص کی چاہت کی خواہش نہیں کر سکتی تھی۔اب وہ سوال نہیں کر سکتی تھی۔اس سے پہلے کے وہ کسی کمزور لمحے کا شکار ہوتی مہر نے فوراً موضوع بدلنا چاہا۔

مہر نے اپنے پاوں واپس زمین پر اتارے۔

"تیمور میں نے اپنی تنہا دنیا تشکیل دیتے ہوئے کبھی اُسکی حفاظت کے بارے میں شاید سنجیدگی سے نہیں سوچا"مہر نے اپنی خود ساختہ شرمندگی میں طنزاً ہنستے ہوئے کہا۔

تیمور نے قریب موجود اس کے سلیپرز غیر محسوس انداز میں اس کے قدموں میں اڑسے ۔ مہر کا وجود جامد ہوا۔ وہ اپنے پاؤں میں پڑے سلیپرز کو پکڑے ہاتھوں کو دیکھے گئی۔

"عورت کی حفاظت کے بارے میں سوچنا مرد کا کام ہے، یہ قدرتی ہے، اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں۔ اگر عورتوں کو تنہا مکمل ذات بنایا جانا ہوتا تو اس دنیا میں مرد نا ہوتے اور اگر مرد کو تنہا مکمل ذات بنانا ہوتا اس دنیا میں عورتیں نا ہوتیں۔۔۔ کچھ ذمہ داریاں مردوں کی ہیں مہر۔۔۔ وہ انکا فرض ہیں، تمہیں انکا بھار اپنے سر لینے کی ضرورت نہیں ہے۔"

سلیپرز کے تلوے ابھی تک تیمور کے مضبوط ہاتھوں کی نرم پکڑ میں تھے۔

اگر تیمور کو اختیار دے دیا جاتا تو شاید وہ، پیریوں ہی پکڑے ساری عمر مہر کے قدموں میں بیٹھا رہتا۔

پر ابھی اسے یہ اختیار نہیں دیا گیا تھا۔

ظُلم تھا۔

"کبھی کوئی مرد تمہیں اس بات کی یقین دہانی کروانے میں کامیاب ہو جائے گا کہ تم اسکے ساتھ محفوظ ہو۔ تمہاری ضروریات اور تمہارے احساسات۔ دونوں۔۔۔ تم کو کوشش کرنا، تب اپنے کچھ بھار اس کے کندھے پر رکھ دینا۔ تمہارے نازک کندھے سارا بھار سہارنے کو نہیں بنے ہیں مہر۔ کسی عورت کے نہیں بنے ہیں۔"

("آپ نے مجھے تب کیوں نہیں اٹھایا؟"

"آپکے دوست نے منع کیا تھا۔۔۔ لیکن جب تک آپ سو رہی تھیں وہ یہیں وارڈ میں ہی موجود تھا" دور ایک بیڈ کی جانب اشارہ کیا"، پھر جب نرسسز کے آنے کا ٹائم ہوا تو وہ چلا گیا۔ وہ بضد تھا کہ آپکا یوں تنہا یہاں سونا محفوظ نہیں۔")

مہر تیمور کی جانب دیکھے گئی جو چہرہ جھکائے ہوئے تھا۔

مانا کے مہر کو کبھی سیکھایا نہیں گیا تھا کہ ایک ایموشنل، فیزیکل اور فائینینشل سیف اسپیس کیا ہوتی ہے۔ پر ابھی ابھی مہر نے کچھ محسوس کیا تھا۔۔۔ ایک epiphany۔۔۔ ایک الہام

۔۔۔

وہ جو کوئی بھی ہو گا۔۔۔وہ تیمور جیسا دکھتا ہو گا۔

مہر کا دماغ بس یہی ایک جواب بُن پایا تھا۔

صرف مہر ہی نہیں،وہاں کوئی اور بھی تھا جو کسی کمزور لمحے کی گرفت میں نہیں آنا چاہتا تھا

۔سلیپرز میں مقید پیر آہستگی سے زمین پر رکھے گئے۔

"جب تک تمہاری فیملی نہیں آجاتی تمہیں کسی محفوظ جگہ پر رہنا ہو گا۔میں تمہیں یہاں رہنے پر مجبور نہیں کروں گا،لیکن مجھے اس بات کی تسلی کروانی ہو گی کہ جہاں تم رہو گی وہ جگہ محفوظ ہو گی۔"

تیمور نے چہرہ اٹھا کر کہا،اب وہ واپس معمول کے پُرسکوت تاثر کے ساتھ مہر کو دیکھ رہا تھا

۔

جواب کا طالب۔

مہر خاموش رہی۔برابر میں موجود فون اٹھانا چاہ تو یاد آیا کہ اسکا فون تو غائب ہے۔۔۔وہ سارا سے رابطہ کرنے لگی تھی،وہی اسکی آخری امید تھی۔۔۔پر اب؟

تیمور نے بنا مہر کے کچھ کہے اپنا فون نکال کر مہر کی جانب بڑھایا۔

مہر نے ایک لمحے کے توسط سے فون پکڑا اور سارا کا نمبر ملانے لگی۔۔۔کال لگا کر فون کان کو لگایا اور جواب کا انتظار کرنے لگی۔

کمرے میں گھومتی نگاہ اچانک سامنے موجود ان منتظر نگاہوں سے ٹکرائیں۔

مہر کے سینے میں کچھ ٹھہرا۔

وہ مہر کو ایسے کیوں دیکھ رہا تھا۔جیسے جب آپ صبح کام کے لیے گھر سے نکلنے لگو تو اپنا پالتو جانور عین آپکے قدموں میں آن بیٹھتا ہے اور کسی مسکین نگاہوں سے آپکو دیکھتا رہتا ہے کہ شاید آپ اپنے جانے کا فیصلہ بدل لو۔۔۔

لیکن تیمور کے پاس تو زبان تھی۔۔۔

دوسری جانب سارا نے کال اٹھائی

"ہیلو۔۔کون بات کر رہا ہے؟"

وہ تیمور کا نمبر تھا،ظاہر ہے سارا نہیں پہچانتی تھی۔

کچھ لمحے خاموشی سے سرکے۔

مہر نے فون نیچے کیا۔۔۔اور کال کاٹ دی۔

زماں کے گھڑیال نے پہلی دفعہ مہر کو ایک دلچسپ نگاہ سے دیکھا تھا۔

کیا مہر کو بھی ابھی تیمور کے سر پر کھڑے دو کان اور پشت پر ہلتی ایک عدد دُم دیکھائی دی تھی؟

فون تیمور کی جانب واپس بڑھا دیا۔

یہی اسکا جواب تھا۔

تیمور نے ایک لمحہ لیا تھا، پھر فون پکڑا اور جیب میں اڑستا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

"میں بھابی کو بتا دیتا ہوں، وہ تمہارے قیام کا انتظام دیکھ لیں گی۔"

کہتا وہ رکا نہیں تھا۔۔۔سیدھا گیسٹ روم کا دروازہ پار کر گیا۔

ناولز کلب
Clubbers Quality Content

باہر آ کر ڈائنگ کی طرف جاتی راہ داری میں رُکا۔۔۔دیوار کی جانب چہرہ کیا اور دونوں ہاتھ دیوار پر رکھے، چہرہ زمین کی جانب جھکائے آنکھیں بھینچیں۔۔۔اس لمحے میں کھڑے رہنے کے لیے اسے سخت تگ و دو کرنی پڑ رہی تھی۔

کیا ابھی ابھی مہر النساء میر نے اپنی مرضی اور منشا سے تیمور کو چنا تھا؟

وہ وہیں پنجوں کے بل بیٹھ گیا۔۔جیسا کے اسکی عادت تھی۔۔۔

راہداری سے گزرتی ملازمہ، ایک دم کو تو اسے وہاں بیٹھا دیکھ کر ٹھٹکی تھی۔۔۔

پھر اپنی راہ چل دی، جیسے کہ وہ کوئی نئی بات نا ہو۔

---

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

باب نمبر ۱۷

مہر کو آج آفس سے آف لینا پڑا تھا۔

جب مہر خود گیسٹ روم سے باہر نا آئی تو ستارا خود ہی اسے لینے چلی آئی۔

"مہر تم سارا دن یہاں اکیلی رہو گی کیا؟ تم بور نہیں ہو رہیں؟"

مہر جو کہ بیڈ پر بیٹھی، کھڑکی سے باہر لان میں کام کرتے مالی کی حرکات و سکنات کا مشاہدہ کر رہی تھی، مڑی۔۔۔ گم سم سے انداز میں ستارا کی جانب دیکھا۔

"پتا نہیں ستارا بھابی۔"

ستارا ہنسی۔۔ "ارے آجاو باہر، وہاج اور تیمور جا چکے ہیں، گھر خالی ہے۔۔۔ جب دو لوگ موجود ہیں تو پھر تنہا تنہا بیٹھ کر بور کیوں ہوا جائے۔۔۔ یوں بلاوجہ تنہا نہیں بیٹھا کرتے، آو ہم ناشتہ کرتے ہیں، بانو نے مجھے بتایا تھا کہ تم نے صبح ناشتہ بھی مکمل نہیں کیا تھا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مہر بیڈ سے اتری، اتنے بڑے کمرے میں اس کے لیے یہ ایک کونا بھی کافی تھا۔ وہ نہیں جانتی بڑی بڑی جگہوں میں کیسے exist کیا جاتا ہے۔

ستارا کہ کہنے پر وہ اٹھ تو گئی اور باہر بھی آ گئی۔

پر ڈائنگ ہال میں آتے ہی اسکے معدے میں بل پڑنے لگے۔ وہ اسکی اپنی جگہ نہیں تھی اور یہ بہت بڑا احساس تھا۔

ستارا نے ایک کرسی کھینچ کر مہر کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"کیا کھاو گی مہر؟"

مہر نے سامنے پڑے پھولوں کی ٹوکری سے ایک سیب لیا اور پلیٹ اور چھری اپنے سامنے دھری۔۔۔"میرے لیے یہی کافی ہے، مجھے واقعی اتنی بھوک نہیں ہے۔"

ستارا اثبات میں سر ہلاتی، میز کے اطراف ایک کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔ مہر کی پلیٹ سے سیب کی ایک کاش اٹھائی۔ ابھی وہ بیٹھی ہی تھی کہ ارسلان روتا ادھر ہی چلا آیا۔ وہ تیسری دفعہ اپنا کھلونا توڑ کر لایا تھا، اور ہر دفعہ کی طرح وہ پھر رو رہا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ستارا نے ہاتھ میں پکڑی سیب کی کاش واپس رکھی اور پھر اسکا کھلونا جوڑنے لگی. جب ارسلان چلا گیا تو مہر کی طرف دیکھ کر ہنسی.

ابھی بچہ ہے نا، ابھی اسے اپنے کھلونے جوڑنے نہیں آتے۔

مہر نے مدھم سی مسکراہٹ دی.

"ارسلان اور تیمور دونوں بلکل ایک دوسرے کی کاپی ہیں،" ستارا کہتی ہنس دیں۔ "بس رونے رُلا لو دونوں سے۔"

مہر کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔ ایک سوال کلبلایا، نا معلوم کے پوچھنے کا حق تھا یا نہیں لیکن ۔۔۔ "بھابی، کیا آپ مجھے جانتی ہیں؟ آپکا رویہ میرے ساتھ ایسا ہے جیسے ہم ایک دوسرے کو کافی عرصے سے جانتے ہوں؟"

وہ تجسس میں کہہ تو گئی، لیکن اگلے ہی لمحے احساس ہوا کہ شاید وہ بہت روڈ تھا۔

ستارا ہنسی۔

"اس گھر میں سب تمہیں جانتے ہیں مہر۔۔۔ اور برا بر جانتے ہیں۔"

مہر کے چہرے پر ایک حیرات بھرا سوالیہ تاثر ابھرا، جسے ستارا نے فوراً بھانپ لیا۔

"سلام ستارا بھابی ی ی ی ی ی ی۔۔۔"

اس سے پہلے کہ ستارا کچھ بولتی ثمن انھیں ڈھونڈتی وہیں آن وارد ہوئی تھی۔

"سیرئسلی ثمن تم جب سے پاکستان آئی ہو، یہیں آبراجمان ہو جاتی تھی۔۔۔ چچی دو دفعہ شکایت کر چکی ہیں کہ تم گھر میں ان کے ساتھ وقت نہیں گزارتیں۔"

ستارا کا بھی دھیان بٹا تھا۔۔۔ اور اس لمحے کی آڑ میں مہر نے اپنا آپ کمپوز کیا۔

مہر کو دیکھ کر ثمن کی بریک لگی۔۔۔ پہلے حیرت سے منہ کھلا کا کھلا رہ گیا پھر ایک دم ماتھے پر ڈھیروں سوال دھر آئے۔

"مہر النساء میرا بھی تک یہاں موجود ہے، کیا میں خوب دیکھ رہی ہوں، کیا یہ کوئی معجزہ ہے؟؟؟؟"

تھوڑی حیرت کے ساتھ زیادہ اوور ایکٹنگ عروج پر تھی۔

ستارا نے ثمن کو گھورا۔ ثمن نے جواباً بتیسی نکالی اور مہر کے برابر کرسی کھینچ کر آن بیٹھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"یہ مہر کا ہی گھر ہے وہ جب چاہے یہاں رکے اور جائے۔ میں کیا کہہ رہی ہوں ثمن تم نے میری بات سنی یا نہیں؟"

"تو بھابی یہ میرا بھی گھر ہے۔۔۔امی کو تو آپ رہنے ہی دیں،اتنی پرواہ ہوتی نا انھیں تو آج پھر صبح صبح اپنی دوستوں کے ساتھ کہیں غائب نا ہوتیں۔"

ستارا کچھ کہہ رہی تھی،لیکن ثمن نے وہ ڈپٹ بعد کے لیے بچا رکھی،دماغ میں مہر کو دیکھ کر ایک نئی اسکیم چل رہی تھی۔"مہر ویٹ تمہیں میرے ساتھ کہیں چلنا ہے۔"پھر مہر کا بازو پکڑتی جھٹ سے بولی۔

مہر کی بھنویں سکڑیں،ثمن کی جانب دیکھا۔

"میں ابھی یہاں سے کمیونیٹی چوک جاوں گی،تم بھی میرے ساتھ چلو،مزہ آئے گا۔"

کمیونیٹی چوک ایک وسیع چوک ہے،جس کے اطراف میں سوشلائزنگ کرنے کے بہت سے اسپاٹس ہیں،جہاں تقریباً ہر طرح کے انسان کے لیے کسی نا کسی قسم کی جگہ ضرور ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مہر جانتی تھی لیکن وہ کبھی کمیونیٹی چوک نہیں گئی تھی،وہاں لوگ عموماً اپنے دوستوں کے ساتھ جاتے ہیں،یا پھر وہاں پر جا کر اپنی طرح کے نئے لوگوں میں دوستیاں ڈھونڈتے ہیں۔

اور دوستی جیسا موضوع کبھی مہر کی ترجیح رہا ہی نہیں۔

"پر مہر تیمور نے تمہارے اکیلے کہیں جانے سے منع کیا ہے؟"ستارا فکر مندی سے بولی۔

ثمن کی آنکھیں پھیلیں۔۔"بھابی کیا آپکو میرا پانچ فٹ چھ انچ کا وجود دیکھائی نہیں دے رہا؟ کس نے کہا مہرا کیلی ہے؟"

"میں چلوں گی۔"مہر نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

تیمور مہر کے گھر کے سامنے موجود تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پرسوں رات کے بریک ان کے بعد تیمور کسی قسم کی ہنگامی کارروائی نہیں کرنا چاہتا تھا جو ہمسایوں کی توجہ کھینچنے کا باعث بنتی، مہر کبھی کہے گی نہیں لیکن وہ جانتا تھا یہ مہر کا ضروری مطالبہ ہو گا۔

وہاں دروازے پر اک تیز پرفیوم کی بو تھی، سستا پرفیوم جیسے کوئی وہاں کھڑا رہا ہو اور ابھی ابھی گیا ہو۔

تیمور کی یاداشت میں کچھ ابھرا، اس نے یہ بو کہاں اور کب سونگھی تھی۔

ایک شک؟

تیمور مہر کے پورشن میں آیا، پھر نئے سرے سے پورے لاونج کی تلاشی لی۔ کل پولیس وہاں تعاقب کار کے کچھ خاص نشان نہیں ڈھونڈ پائے تھے، پر تیمور کو یقین تھا کہ کچھ نا کچھ تو ہو گا۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ ایک جیتا جاگتا انسان اپنے پیچھے اپنی موجودگی کا کوئی ثبوت نا چھوڑ کر جائے۔

سوچ میں مگن، پیر کانچ کے ٹکڑے پر آیا۔۔۔احساس ہوا کہ ٹوٹے فش باول کا ٹوٹا کانچ ابھی تک وہاں ایسا ہی بکھرا پڑا تھا۔تیمور نے اپنے ہاتھوں پر دستانے چڑھائے اور کسی احتیاط سے وہ کانچ فرش پر سے صاف کرنے لگا۔

اور تب ہی اسکی نگاہ صوفے کے نزدیک اختتام پر ایک گلابی نکلی ناخن پر پڑی۔

تیمور نے وہ ناخن اٹھایا۔۔۔۔وہ سو فیصد یقین سے کہہ سکتا تھا کہ مہر نکلی ناخن کا استعمال نہیں کرتی۔اور مہر کے گھر میں مہر کے علاوہ کوئی نہیں آتا۔

تیمور نے ایک پیکٹ نکالا اور وہ ناخن اس میں ڈال کر سیل کیا۔

کمیونیٹی چوک۔۔جو کہ ایک تاریخی حیثیت کے ساتھ شہر کے عین مصروف ترین وسط میں موجود ہے۔وہاں فوڈ اسٹریٹ سے لے کر گیمنگ زون، لیٹریری ایریاز سے لے کر کلچرل کلبز، کنسرٹس اور دیگر سامان تفریح اور سوشلائزنگ کے اسپاٹس تھے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

دن ابھی کھڑا تھا سو وہاں دن کے مطابق اسپاٹس پر زیادہ لوگوں کی موجودگی تھی، جیسا کہ کلبز، فوڈ اسٹریٹ اور گیمنگ زون۔

مہر ثمن کے ساتھ چوک کے آغاز پر گاڑی سے اتری تھی، اور پھر ثمن کے ہمراہ اس الگ دنیا میں داخل ہوئی۔

وہ دونوں ایک طرف موجود کمیونیٹی ہال میں داخل ہوئی تھیں، جو کہ باہر سے دیکھنے میں کسی تاریخی لائبریری کی مانند معلوم ہوتا تھا۔

کمیونیٹی ہال مختلف حصوں میں تقسیم تھا، جیسا کہ ایگزیبیشن رومز، کمیونیٹی رومز۔۔۔۔

ثمن مہر کے ساتھ لیے ایک کمیونیٹی روم میں آ گئی جہاں ان سے پہلے ہی لوگوں کا ایک گروہ موجود تھا۔

مہر داخلے پر ہی ٹھہری۔۔۔ کچھ لمحے ان لوگوں پر ایک تفصیلی نگاہ ڈالی اور۔۔۔ ٹھٹھکی۔۔۔

وہاں یونیورسٹی کے وقت کے مانوس چہرے جا بجا موجود تھے۔ وہ چہرے جو شاید اس کو یاد بھی نا رہے ہوں ایک دم نظر پڑتے ہی مکمل اسکی یاداشت میں لوٹے تھے۔

"ہم سال میں اکثر اوقات یہاں ملتے ہیں۔" ثمن نے مہر کے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔۔

"پر ثمن تم نے مجھے پہلے یہ بات کیوں نہیں بتائی۔"

"میں بتا دیتی تو کیا تم آتی یہاں۔۔۔ آج ہم یہاں میری منگنی کی خبر سیلیبریٹ کرنے اکٹھے ہوئے ہیں۔"

ثمن اسے کھینچتی اندر لے آئی۔

"اوکے تو سامعین حاضرین، ذرا توجہ فرمائیں کہ یہاں کون آیا ہے؟"

ثمن کے اعلان پر سب نے ایک ساتھ چہرے اٹھائے تھے۔

وہ سب مہر کو دیکھ کر ٹھٹکے تھے۔۔۔ سب کے چہروں پر ایک مشترکہ سوال تھا۔

"گائز، مہر۔۔۔ مہر النساء میر۔۔۔"

تب ہی ایک طرف بیٹھا ادیب اور دوسری جانب بیٹھی دو لڑکیاں کسی پرانی یاد کے یاد آنے پر اچھلے۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اوہ مائی گاڈ۔۔"ایک لڑکی بولی۔۔۔"از دس مہر۔۔۔۔مہر سیر ئسلی۔۔۔۔جو بنا کچھ بتائے غائب ہو گئی تھی۔۔۔"

مہر نے دل میں کوفت سے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔بہتر تھا کہ انھیں مہر نا ہی یاد آتی۔

مہر کی اکتائی ہوئی نگاہ واپس لوٹ رہی تھی جب ایک چہرے پر ٹھٹکی۔۔۔

وہ اکبر تھا۔مہر کے یوں ٹک کر دیکھنے پر وہ مدھم سا مسکرایا تھا،پھر چہرہ جھکا گیا۔۔۔جیسے وہ بھی سامنے کے لیے تیار نہیں تھا۔سفید ٹرٹل نیک تلے گہری بھوری ڈریس پینٹ زیبِ تن کئے،سر پر پی کیپ لے رکھی تھی۔جو کہ اسکے ماتھے تلے بمشکل ہی آنکھوں کو جھلکنے دے رہی تھی۔

"ایکسکوزمی۔۔"تب ہی اکبر معذرت کرتا اپنی نشست دھکیلتا اپنی جگہ سے اٹھا تھا اور پھر وہاں سے نکل گیا۔

ابھی کچھ لمحے قبل کیا ہوا تھا کیا نہیں۔۔۔وہاں کسی نے محسوس نہیں کیا تھا۔

لمحہ تھا گزر گیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مہر نے خود کو کمپوز کیا۔۔۔"ن۔۔ نہیں نہیں کچھ نہیں۔۔۔"نفی میں سر ہلاتی وہ کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔

ثمن کے فون پر کال کی رنگ بجنے لگی تو وہ کال ریسیو کرنے کو وہاں سے باہر چل دی۔

"یہ اکبر کہاں چلا گیا اٹھ کر۔۔۔۔"کسی نے اسکی غیر موجودگی کا احساس پا کر پوچھا تھا۔

"کب سے تو تم لوگ میری اس کی دو شادیوں پر اسکا مزاق اڑا رہے ہو۔۔۔ آخر کو اسے بھی غصہ آنا ہی تھا۔"دوسری آواز گونجی تھی۔

مہر سامنے خلاء میں دیکھتی ٹھہری۔۔۔

"ہاں مہر تم بتاو۔ تم نے یونی پیچ میں کیوں چھوڑ دی؟"

سب کو اب گوسپ کا نیا موضوع مل گیا تھا۔ لوگ نہیں بھولتے، لوگ خاموش نہیں ہوتے ۔۔۔

لوگ اور لوگوں کے لامتناہی تجسس۔

مہر نے ایک گہرہ سانس خارج کیا۔۔۔ایک لبادہ اوڑھا،ایک مکوٹا چہرے پر سجایا۔۔۔اور ایک پروفیشنل مسکراہٹ کے ساتھ سب کی جانب دیکھا۔

"دراصل میری امی کے علاج کے لیے مجھے ان کے ساتھ اسلام آباد جانا پڑا تھا،سو مجھے کچھ عرصے کے لیے سمیسٹر فریز کروانا پڑا۔"

"اوہ اب تمہاری امی کیسی ہیں؟"

"وہ اب اس دنیا میں نہیں ہیں۔۔"مسکراہٹ برقرار تھی۔

اطرف میں موجود افراد جو اسکی بات سن رہے تھے ایک دم خاموش ہوئے۔۔۔"اوہ ۔۔۔آئم رئیلی ویری سوری۔"

"نو،اِٹس کمپلیٹلی فائن۔"مہر نے ہنستے ہوئے ہاتھ ہوا میں جھلایا۔۔۔

"تو پھر ابھی تمہاری لائف میں کیا چل رہا ہے؟"

کیا وہ یہ بتائے کہ وہ ایک عدد عاشق تعاقب کار کے ہاتھوں خوار ہے،یا یہ کہ وہ آج آفس سے چھٹی پر ہے؟

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کچھ خاص نہیں،روٹین لائف ہے،جاب ہے۔۔۔"

"تم ابھی تک سنگل ہو؟کہیں کمٹمنٹ وغیرہ نہیں ہے؟"

"no I prefer being single "

مہر نے مسلسل مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔اور پھر بات سے بات نکلتی گئی حتی کہ ثمن واپس آئی۔۔۔

"تیمور کی کال تھی،تمہارے باہر اکیلے جانے پر ناراض ہو رہا تھا۔۔۔سیریسلی،مطلب تم سب کو میں دیکھائی کیوں نہیں دے رہی۔۔یار میں نے جو ڈوسیکھ رکھا ہے۔۔۔"

ثمن اس کے برابر میں بیٹھتی بڑبڑائی تھی۔۔اور تب مہر کو یاد آیا کہ وہ اپنا فون تو چارجر پر ہی بھول آئی تھی۔۔۔

باتیں چلتی رہیں۔۔۔وہ سب ایک دوسرے میں ایسے گھلے ملے ہوئے تھے جیسے ہمیشہ سے ہی ایک دوسرے کو جانتے ہوں۔پر مہر ان کے وجود کے اندر جھانک سکتی تھی۔۔۔وہ

ایک طرح کی فرسٹریشن ریلیز گیدرنگ تھی،جہاں ہر کوئی اپنی اپنی کہانی کے ساتھ جس میں وہ خود سب سے بڑا مظلوم ہے وہاں موجود تھا۔

اس گیدرنگ میں توثیق تھی،ہمدردی تھی۔۔۔جیسا کہ ایک سطحی انسان خواہش کرتا ہے

۔

مہر کچھ دیر بعد خاموشی سے وہاں سے اٹھ کر باہر آ گئی۔

باہر بہت سارے اجنبیوں میں ایک دم وہ تنہا ہوئی اور یہاں ایک سکون اس کے اندر واپس اترا۔

کمیونیٹی رومز سے آگے وہ ایگزیبیشن رومز کی جانب آئی جہاں کسی آزاد نوعمر آرٹسٹ کے کام کی نمائش لگی ہوئی تھی۔۔۔وہاں چند ایک لوگ ہی موجود تھے۔

مہر ایک آرٹ پیس کے سامنے جان کھڑی ہوئی۔۔۔وہ دلچسپ تھا۔۔۔وہاں نیچے ایک جانب اسکا عنوان درج تھا۔۔

تب ہی کوئی عین مہر کے برابر میں آن کھڑا ہوا۔

"دیدہ ور"

۔۔۔وہ اس آرٹ ورک کا عنوان تھا اور وہ آواز مردانہ تھی۔

"کیا تمہیں اس پینٹنگ کے نام کے پیچھے موجود مطلب سمجھ آیا؟"اب آواز مہر سے پوچھ رہی تھی۔

مہر ٹھٹکی تھی، آواز کی جانب دیکھا۔۔وہ اکبر تھا۔ پھر چہرہ موڑ لیا۔

مہر کچھ دیر اس پینٹنگ کو دیکھتی رہی۔۔۔وہاں ایک نرگس کا پھول تھا پر وہ ایک ندی پر جھکا ہوا تھا،پانی میں اسکا عکس اس قدر حقیقی تھا۔۔۔فرق کرنا مشکل تھا کہ کونسا پھول حقیقی ہے اور کونسا عکس۔۔۔

مہر نے نفی میں سر ہلایا۔"شاید وہ ایک نرگس کا پھول ہے اور یہ کہ وہ خوبصورت ہے؟"۔۔نا سمجھی میں بولی۔

Clubb of Quality Content

"جب جب شعراء یا مقرر اپنی تقریروں میں نرگس کو ہزاروں سال رُلاتے ہیں اور پھر توجیح دیتے ہیں کہ دیدہ ور کی پیدائش بڑی مشکل تھی تو نجانے کیوں میرا دماغ کہانی میں کچھ پیچھے چلا جاتا ہے۔

ایک یونانی شہزادے نارسیس کی کہانی یاد آجاتی ہے۔

وہ بہت خوبصورت شہزاد تھا اور یہ کہ اس پر ہزار عورتیں فدا تھیں لیکن وہ... وہ خود پر فدا تھا۔"

مہر کو نہیں یاد پڑتا کہ اس نے کب تفصیل پوچھی، لیکن اب اگلا بول رہا تھا تو اس نے سننے پر اتفاق کی۔

"ایک دن وہ جھیل میں اپنا عکس دیکھ بیٹھا اور پھر اسی عکس کا ہو کر رہ گیا، یوں بھی کہا جاتا ہے کہ اسے اپنا عکس دیکھ کر اپنی مری جڑواں بہن کی یاد آگئی تھی، اور یوں بھی کہا جاتا ہے کہ کہ اس پر ایک سچی محبت کو ٹھکرانے پر یہ کمبختی نازل کی گئی تھی کہ وہ اپنی ہی محبت میں مبتلا ہو جائے۔ اور وہ یونہی اس جھیل کے کنارے بیٹھا بیٹھا مر گیا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مہر متجسس ہوئی۔

"پر اصل بات تو ابھی باقی ہے، the twist of pov۔۔۔ کہانی تو اصل میں جھیل سنا رہی ہے. اصل دکھ تو اسکا ہے کہ جب نارسیس مر گیا تو اب جھیل کو دیکھنے والا کوئی نا رہا۔ میں تمہیں بور تو نہیں کر رہا مہر؟"

مہر نے نفی میں سر ہلایا۔

کہنے والے نے بات جاری رکھی۔

"سو مہر اب جھیل رو رہی ہے پر۔۔۔۔

پتا ہے جھیل کیوں رو رہی ہے؟

The twist of reason۔۔۔۔ کیونکہ جھیل کو اس شہزادے کی نظروں میں اپنا عکس نظر آتا تھا. جو کہ اب اسے مزید دیکھنے کو نہیں ملے گا۔

اور نارسیس کے مردہ وجود پر ایک پھول کھلا جو کہ آج نرگس کے پھول سے مانا جاتا ہے. اور وہ پھول بھی غمگین ہے. نرگس ایک بینائی سے محروم غمگین پودا ہے۔ اب اس پودے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کے پاس آنکھ نہیں اور وہ جھیل میں اپنا عکس نہیں دیکھ سکتا۔اور جھیل واپس اس میں اپنا عکس نہیں دیکھ سکتی۔۔۔اور یہاں انکی اس محبت نے انھیں ایک عجیب تنہائی میں ڈال دیا ہے۔"

"میں نے اس سے پہلے محبت کی ایسی تعریف نہیں سنی؟"مہر متاثر معلوم ہوتی تھی۔

کہنے والے نے اثبات میں سر ہلایا،بات جاری رکھی۔

"مجھے لگتا ہے ہم نے محبت کو بہت چھوٹے چھوٹے معنوں میں بانٹ رکھا ہے۔وہ دونوں وارفتگی سے ایک دوسرے کو دیکھتے تھے،اور انھیں ایک دوسرے میں اپنا اپنا عکس دکھتا تھا۔

میں خیال کرتا ہوں کہ شاید محبت، محبت سکھاتی ہے۔

محبت میں محبوب سے محبت نہیں ہوتی، محبت میں محبوب کو آپ کی محبت سے محبت ہوتی ہے۔شاید محبوب کو آپ میں اپنا آپ دکھتا ہے۔پھر کچھ ہے جو ان دونوں کو ایک کر دیتا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ہے،اور فرق کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ حقیقت میں کون،کون ہے۔وہ دنوں ایک دوسرے کی صریح تشبیہ بن جاتے ہیں۔

اب یا تو اندر سٹینڈ نگ ہے جو دونوں دیداہ وروں کو باندھ دیتی ہے. مطلب اگر ایک دوسرے کی آنکھ میں دیکھنے والے عکس کو ہم انڈر سٹنڈ نگ کے لیے محاورتاً استعمال کریں اور یہ نہیں تو پھر۔۔۔"

اکبر خاموش ہوا۔۔۔

مہر ابھی تک اس پینٹنگ کو دیکھ رہی تھی،اور پھر جیسے ایک دم اس کے عنوان کے پیچھے موجود مطلب سمجھ آنے لگا،

اس کے دماغ میں ایک عکس ابھر رہا تھا۔۔۔کانوں تلے ایک تپش پھیل رہی تھی۔

"آنسٹلی مجھے محبت انتہائی درجے کا نارسسزم لگتا ہے. اور پھر میں نارسسزم کو ایک نئے رخ پر دیکھنے لگتا ہوں۔

نارسیزم، بھی نارسسیس کی کتھا سے اخذ شدہ ایک انسانی برتاو ہے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اسکی بات ابھی جاری تھی،۔۔وہ دلچسپ تھی۔ لیکن کہنے والے کو خاموش ہونا پڑا تھا۔

"قصہ خوانی میں قصے کو عین نقطہ شوقِ عروج پر چھوڑا جائے، تاکہ تجسس باقی رہے اور پیاس سننے والے کو واپس کھینچ لائے۔" کہنے والے نے اپنے تعین کہہ کر گفتگو مکمل کی۔

مہر مسکرائی تھی. ثمن مہر کو ڈھونڈتی اسی جانب آرہی تھی۔

"تم ایک لکھاری ہو؟ نہیں؟" مہر نے اس پورے وقت میں ایک ہی بات بولی تھی۔۔۔

کہنے والا ٹھٹکا۔۔۔ پھر ہنسا۔۔۔ "کیوں کیا سارے لکھاری اتنا ہی بولتے ہیں؟"

نہیں لکھاریوں کو لفظوں کے پیچھے دوہرے مطلب چھپانے میں مزہ آتا ہے"

"آئم رئیلی سوری مہر، اگر میں نے تمہیں غیر آرام دہ کیا ہو۔" کتاب ابھی تک اسکے ہاتھ میں پکڑی تھی جسے اس نے انگلی دے کر بند کر رکھا تھا۔

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے، آئی ایم فائن۔" اگر وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے کا ذکر کر رہا تھا تو مہر کو دور دور سے اس سے واقعی فرق نہیں پڑا تھا۔

"آئی ہوپ کے آئندہ بھی اگر ہمارا سامنا ہو تو میں کسی قسم کی بدمزگی کا باعث نا بنوں۔"

"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔"

قصہ خواہ جواباً مسکرا تا ذرا سر کو خم دیتا وہ واپس اپنی نشست کی جانب چل دیا۔

مہر مزید کچھ نا پوچھ سکی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

باب نمبر ۱۸

کل رات وہ اور ثمن قدرے دن ڈھلے گھر آئی تھیں۔۔۔ستارا بھابی نے الگ کلاس لی تھی اور تیمور نے الگ ثمن سے لڑائی کی تھی، جس پر وہ منہ پھلا کر وہاں سے جا چکی تھی۔

ستارا اسے دو دفعہ ناشتے کے لیے بلا چکی تھی، تاکہ وہ سب کے ساتھ میز پر ناشتہ کر لے۔۔۔

میز پر تیور اور وہاج دونوں تھے، مہر کو عجیب جھجک ہوئی تھی، سو اس نے ان کے جانے کا انتظار کیا۔۔۔مہر کا ابھی تک تیمور کے بڑے بھائی، ستارا کے شوہر وہاج سے سامنا نہیں ہوا تھا۔ناجانے کیوں اسکے دماغ میں وہاج کا ایک سخت غصیلہ سا تاثر تھا۔

ملازمین وہاج کے بارے میں ایسے ہی بات کرتے تھے۔

ملازمہ تیسری دفعہ آئی تھی۔۔۔"مہر باجی، ستارا باجی کہہ رہی ہیں کہ آپ ان کے ساتھ کچن میں ناشتہ کر لیں، وہ آپکا انتظار کر رہی ہیں۔

تیسری دفعہ انکار کرنا اب ذرا مشکل لگا سو وہ اٹھ ہی گئی۔

گیسٹ روم سے نکل کر کچن تک جانے کے لیے گیسٹ ہال اور ڈائننگ ہال سے گزر کر جانا پڑتا تھا۔

گیسٹ ہال سے گزر رہی تھی، جب وہاں اترتی سیڑھیوں پر سے کوئی وجود نیچے آتا دیکھائی پڑا ۔۔وہ نا دیکھتی اور وہ آرام سے گزر جاتی۔۔۔پر نظر پڑ چکی تھی قدم رُک چکے تھے۔۔۔وجہ ایک اور بھی تھی۔۔۔حیرت۔۔

سامنے سے سیڑھیاں اترتا آنے والا شخص، تیمور کی کاپی معلوم ہوتا تھا، بس اگر تیمور کو مزید دس سال آگے بھیج دیا جائے تو۔

کلائی پر گھڑی باندھتا وہ وجود بھی ٹھہرا تھا۔ بھنویں ذرا اٹھی تھیں، بھنوں تلے باریک فریم کی آفس گلاسس بھی ذرا اٹھی۔

اس وجود کی موجودگی پورے ماحول کو اپنی پکڑ میں لے رہی تھی، کنپٹی پر پڑی کھچڑی قلم کو ذرا کھرچا گیا۔وہ شخص مہر کو پہچاننے کی کوشش کر رہا تھا۔

ناجانے کیا رعب تھا کہ مہر کو لگا اگر اس نے اپنا تعارف نا کروایا تو شاید اسے یہیں اسی جگہ پر دفن کر دیا جائے گا۔

"مہر النساء۔۔۔ مہر النساء میر۔" اس سے آگے وہ کیا بتائے، سمجھ میں نا پڑا۔۔۔ منہ ابھی کھلا ہی تھا

"اوہ، مہر۔۔۔ گڈ مارننگ مہر۔"

آرام سے کہتا وہ وجود، متوازن سے سیڑھیاں اترتا نیچے آیا تھا۔۔۔ "میں وہاج، ستارا نے بتایا تھا مجھے۔ معذرت میں بھول گیا"

بازو پر دھری ویسٹ اب سیدھی کرتا وجود پر ڈالنے لگا۔

تب ہی ایک جانب سے ملازم وہاج کا بیگ اور کچھ فائلز لیتا آیا تھا۔

"ہم ملتے ہیں شام کی چائے پہ، تفصیلاً تعارف ہو گا۔" کہتا سر کو ذرا جھکا دیا پھر ملازم کے آگے آگے نکل گیا۔

فضا کا کھچاو واپس بیٹھ گیا۔ مہر کا اٹکا سانس بحال ہوا۔ کسی ربوٹ کی طرح وہاں سے کھسکتی وہ کچن میں آ گئی۔

کچن میں آئی تو وہاں ایک طرف ایک گول میز اور چار کرسیاں دھری تھیں، جن پر ستارا اور ارسلان موجود تھے۔ میز پر سر رکھے سامنے اسکرین پر کچھ دیکھتا ارسلان سست روی سے منہ میں رکھا نوالہ چبا رہا تھا، معلوم ہوتا تھا وہ ابھی ابھی اٹھا ہے۔

ستارا اسے ڈپٹ رہی تھی، اسکا اگلا نوالہ تیار کر رہی تھی، مہر کو آتا دیکھ نوالہ واپس رکھا ۔۔۔اپنی جگہ سے اٹھی اور مہر کے لیے ناشتہ نکالنے لگی۔

"ستارا بھابی آپ بیٹھ جائیں میں خود لے لیتی ہوں۔۔۔"

پر ستارا اتنی دیر میں اسکے لیے تیار کی ٹرے لا کر میز پر رکھ چکی تھی۔ مہر شرمندہ سی ایک کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ارسلان سر اٹھانے لگا تھا، پر ستارا نے اسکا سر واپس نیچے کر دیا اس سے پہلے کہ وہ منہ کھولتا اور کچھ عجیب بولتا، "ارسلان بیٹا آپ کارٹون ہی دیکھو شاباش۔۔" ثمن کو دل میں کوسا جس نے ارسلان کو نا جانے کیا کیا سکھا رکھا تھا۔

"بھابی میں آج واپس جانا چاہوں گی، مجھے کل سے آفس بھی واپس جوئن کرنا ہے۔"

ٹوسٹ ایک پلیٹ میں نکالتی وہ بولی۔ ستارا ٹھٹکی۔۔ "آج؟۔۔۔ پر آج تو۔۔۔۔"

مہر نے سر اٹھایا، سوالیہ انداز میں مہر کی جانب دیکھا۔۔۔ "کیا ہوا بھابی؟"

"مہر پر تمہاری فیملی نہیں آئی ابھی۔"

"وہ مسئلہ نہیں ہے بھابی، مائدہ اور بھائی جلد آرہے ہیں واپس، اور مجھے یہاں یوں رہنا اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔"

آخری بات پر ستارا کے چہرے کا تاثر ذرا ماند پڑا تھا۔۔۔ "مہر کیا تمہیں یہاں رہنا پسند نہیں آیا؟" لہجہ پریشان ہوا۔۔۔ مہر کو ایک دم اپنی غلطی کا احساس ہوا

"نہیں نہیں بھابی میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔" پھر دیکھا تو ستارا ہاتھ مسلتی جیسے منہ میں کوئی بات دبائے ہوئے تھی۔۔۔۔ پر چہرہ واپس سکون ہو چکا تھا،

"کیا تیمور نے ابھی تک تم سے کوئی بات نہیں کی؟"

"کس بارے میں بھابی؟"

واضح تھا کہ کوئی بات نہیں کی گئی تھی۔

"اچھا تو پھر تیمور کے واپس آنے کا انتظار کر لو، آج اسکا آف ڈے ہے۔۔ ہر تیرہ دن کے بعد اسے ایک چوبیس گھنٹے کا آف ملتا ہے، ابھی وہ کچھ کام نپٹا کر جب آجائے گا تو تم اسے بتا کر چلی جانا۔ ایسے جاؤ گی تو وہ مجھ سے سوال کرے گا۔"

بات کچھ اور تھی، مہر کو اندازہ تھا لیکن بس اثبات میں سر ہلا گئی۔۔۔ ٹھیک ہے وہ کچھ دیر انتظار کر سکتی ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ویسے مہر۔۔"ستارا اسے دیکھتی پھر گویا ہوئی تھی۔"میں اگر تمہیں ارسلان کے جتنا سوچوں تو پتا نہیں کیوں مجھے سمجھ نہیں آتا کہ تم تب کیسی ہوتی ہو گی۔۔۔مہر جیسی لڑکی بچپن میں کیسی ہوتی ہو گی؟"

مہر مسکرائی تھی۔"مجھے نہیں یاد بھابی۔۔۔کیسی ہی ہو سکتی ہوں۔۔جیسے سب بچے ہوتے ہیں ویسی ہی ہوں گی۔"

"پر مہر مجھے تجسس ہوتا ہے کہ تمہیں اپنے گرد یہ دیوار کھڑی کرنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟"

ستارا ایسے کیوں بات کر رہی تھی جیسے وہ مہر کو ایک طویل عرصے سے جانتی ہے۔مہر کو تعجب ہوا تھا، پھر کندھے اچکا دیئے۔"شاید کچھ لوگ پیدائشی ایسے ہی ہوتے ہیں"پر سوچ سے انداز میں کہا۔

ستارا نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔ارسلان اٹھ کر جا چکا تھا۔۔۔

ستارا مہر کو خاموشی سے کھاتا دیکھتی رہی۔

آج مہر کو ان نظروں سے کوفت نہیں ہو رہی تھی۔ان نظروں کا ہالہ گرم تھا،اور نرم۔

کیا میں ہمیشہ سے ایسی ہی نہیں تھی؟مہر نے سوچنا چاہا... کیا یہ اسکی اصلیت نہیں ہے؟

اسے واقعی اپنا بچپن کچھ خاص یاد نہیں تھا،ہاں پر کچھ ٹکڑے ٹکڑے۔۔۔وہ بھی اسے مکمل یقین نہیں تھا کہ حقیقت ہیں یا اس کے دماغ کی تخلیق۔

یادوں کی دوڑ وقت کی ریل پر سوار ہوئی،ریل پوری رفتار سے ماضی کی جانب بھاگی۔

کمرہ جماعت میں بریک کے بعد ایک حبس سا تھا،تمام طالبات اپنی اپنی خوش گپیوں میں مصروف تھی اور کلاس کو ایک الگ ہی مچھلی منڈی بنا رکھا تھا۔ٹیچر ابھی ابھی جماعت میں آئی دوسری ٹیچر کے ساتھ آنے والے سالانہ فنکشن کے بارے میں ڈسکشن کرنے میں مصروف تھیں۔

"مہر النساء میرا اپنی جماعت کی سب سے ذہین لڑکی ہے،اس کا کانفیڈینس تو بھئی،اسے ہر سرگرمی میں حصہ لینا ہے اور تو اور آپ نے وہ ٹیبلو دیکھ جو اس نے اس سالانہ فنکشن کے

لیے تیار کیا ہے۔۔۔۔۔مہر تو کوئی پیدائشی choreographer ہے۔کمال ہے بھئی

۔"

مہر قریب پہلے ہی بینچ پر بیٹھی،خوشی سے پھولے نا سماتی تھی لیکن باہر سے اپنا آپ بنائے رکھا،آس پاس کسی کو معلوم نہیں ہونا چاہئے کے مہر نے سامنے موجود ٹیچرز کی باتیں سن لی تھیں۔مہر نے اپنے برابر میں موجود اپنی فرینڈز گروپ کی جانب دیکھا جو کہ کسی میک اپ برینڈ کی نئے لپ اسٹک شیڈ کو ڈسکسکس کر رہی تھیں۔

"مہر تم نے وہ لپ اسٹیک استعمال کی ہے؟یاررر،بہت ہی خوبصورت ہے۔"

مہر نے نفی میں سر ہلایا۔

"یار اس سے مت پوچھو،اسے کچھ نہیں پتا ہوتا،بہت ہی کوئی پرانے زمانے کی لڑکی ہے یہ ۔اسے بس عادت ہے معصوم بننے کی خوامخواہ کا اچھا پنا۔"

دوسری دوست چڑی تھی۔

مہر کو وہ بات چبھی تھی، پر خاموش رہی۔ کسی دوسری بات پر مسکرادی تاکہ وہاں سب بھول جائیں کے ابھی ابھی مہر کو طعنہ مارا گیا ہے۔

بارہ سالہ مہر النساء میر کو غصے کا اظہار کرنا نہیں آتا تھا۔

"مہر تم ضرورت سے زیادہ حساس ہو۔ اتنی اتنی سے بات پر کون رو دیتا ہے بھلا۔"

وہ اسکی بیسٹ فرینڈ تھی اور اسکے سر پر کھڑی اب چلا رہی تھی، ہذیانی انداز میں۔

چودہ سالہ مہر ہیڈ ڈاون کئے سختی سے اپنے چہرے کے گرد اپنا بازو لپیٹے اپنی سسکیاں دبانے کی مکمل کوشش کر رہی تھی۔

مہر کو غصہ تھا، پر نا جانے کیوں وہ جواب میں لڑنے کی بجائے رو رہی تھی، مہر خود بھی نہیں جانتی تھی کیوں، کیوں اسکا غصہ ہمیشہ آنسو اور شرمندگی میں بدل جاتا ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مہر کو غصہ تھا کہ اسکا تمام فرینڈز گروپ سینئرز کے ساتھ ٹرپ پلین کر رہا تھا اور انھوں نے مہر کو شامل نہیں کیا تھا، کیونکہ ان کے مطابق مہر نے ویسے بھی انکار ہی کر دینا تھا۔ اب وہ سب مل کر مہر کو منا رہے تھے، اور قصوروار بھی مہر ہی کو ٹھہرا رہے تھے۔

پر مہر کو معافی نہیں چاہیئے تھی، انکی معافی اسے مزید شرمندہ کر رہی تھی۔

وہ وہاں سے غائب ہو جانا چاہتی تھی، یا پھر باقی سب کا غائب ہو جانا چاہتی تھی۔

پر کوئی بھی غائب نہیں ہوا۔ وہ سب تھک کر مہر کو اس کے حال پر چھوڑ کر واپس اپنی سرگرمیوں میں مشغول ہو گئے اور مہر مارے شرمندگی کے کلاس کے اختتام تک سر نہیں اٹھا پائی۔

اگر مہر کی زندگی کو کوئی ایک رنگ دیا جائے تو وہ شرمندگی کا رنگ ہو گا۔ مہر کی چھوٹی سی زندگی میں بہت بڑی شرمندگی تھی۔

Clubb of Quality Content

مہر نے ان سب کو ہنسی مزاق کرتے سنا تھا،وہ اب کسی نئی ڈسکشن پر بڑھ چکے تھے۔کچھ تھا جو سب جانتے تھے اور مہر نہیں۔۔۔اور چودہ سالہ مہر کو پورا یقین تھا کہ بائے ڈیفالٹ کچھ ہے جو صرف مہر النساء میر کے بارے میں غلط تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"مہر یار تم کسی ایکٹویٹی میں حصہ کیوں نہیں لے رہی،مزہ آئے گا یار میموریز بنیں گیں۔"

مہر کی دوست مسلسل اسے منا رہی تھی کہ وہ بھی اس کے ساتھ قوالی پرفارمنس میں حصہ لے۔کالج کا پہلا سالانہ فنکشن قریب تھا،آج کل اسٹوڈنٹس اسی کی تیاریوں میں مصروف تھے۔

سولہ سالہ مہر ایک گال اپنی ہتھیلی پر ٹکائے اور دوسرے ہاتھ سے سامنے موجود رجسٹر پر مسلسل کچھ لکیریں کھینچتی بس ہوں ہاں کرنے میں مصروف تھی۔

اس کی دوست نے پھر اسے جھنجوڑا،باقی کا گروپ بھی اب اسکی جناب متوجہ تھا۔

"مہر تم نے ایگزیم کی تیاری بھی مکمل کر لی ہے،اب تو تم ویسے بھی فری ہو،چلو نا مزہ آئے گا۔"

تب ہی پاس سے گزرتی کلاس کی سی آر رُکی تھی،سارے گروپ نے ایک ساتھ سی آر پر نگاہ ڈالی،سوائے مہر کے۔ سی آر ہنستی بولی۔

"یار مہر تمہیں پتا ہے تمہیں prioritize ہونا کتنا پسند ہے،تم چاہتی ہو کہ لوگ تمہاری بس منتیں کرتے رہیں،such a narcissist behaviour"۔۔۔۔وہاں سب اسکی کڑوی زبان سے اچھی طرح واقف تھے، مہر نے رجسٹر بند کیا۔ سی آر کو مکمل اگنور کیا۔

"یار مجھے خالہ کی طرف جانا ہے ان دنوں ضروری،امی نے مجھے پہلے ہی وارن کر دیا تھا کہ وہ مجھے اس دفعہ کوئی بہانا نہیں بنانے دیں گی۔خالہ کی طبعیت ٹھیک نہیں ہے اور میں اور امی باری باری ان کی تیمارداری کے لیے جاتے ہیں۔ سو اس دفعہ میں تم لوگوں کے ساتھ کچھ پلین نہیں کر پاوں گی۔"

"یار کالج کے دو ہی تو سال ہوتے ہیں،اس میں دو ہی تو فنکشن آتے ہیں۔"

مہر کی دوست اب مصنوعی روتی بولی تھی۔ مہر نے اسکے کندھے پر چٹکی کاٹی۔ جس پر وہ مصنوعی اونچی اونچی رونے دھونے لگی۔

کچھ دیر بعد جو اگر ان کے گروپ میں دوبارہ جھانکا جائے تو وہاں وہی معمول کا ہنسی مزاق چل رہا تھا۔

مہر ہتھیلی پر چہرہ ٹکائے ان سب کو سننے اور ان کے ساتھ ہنسنے میں مصروف تھی۔

مہر النساء میر نے ایک اپنی زندگی کے سولہ سالوں میں ایک چیز سیکھی تھی۔

انسانوں سے ایک مخصوص فاصلے پر بیٹھنا، بس اتنا قریب کے وہ انھیں سن اور سمجھ سکیں لیکن اتنا فاصلہ قائم رہے کہ وہ مہر کی زندگی میں نا جھانک سکیں اور نا ہی مہر کی ذات کو چھو سکیں۔ مہر کو سمجھنا تو دور کی بات ہے۔

یہ ایک سُپر پاور تھی۔

وہ اس میں محفوظ تھی۔

مہر کے لبوں پر ایک مدھم مسکراہٹ تھی۔

"بھابی ایک بات بتائیں،"

"ہاں کہو" ستارا کا چہرہ کھلا

"زیادہ تر انسان اپنا نقصان خود ہی کر رہا ہوتا ہے، زندگی کے مختلف حصوں میں، کسی دن میں کسی رات میں۔۔۔ پھر وہ اس سے کچھ سیکھ جاتا ہے، کچھ بھلا دیتا۔۔۔ اسی سب میں کہیں انسان، انسان کہلاتا ہے۔۔۔ پر بھابھی اگر کسی دوسرے نے آپکا کوئی نقصان کیا ہو تو ۔۔۔وہ کتنا قصوروار ہوتا ہے؟ آپ کب تک اسے قصوروار ٹھہرا سکتے ہو؟"

"اگر میری نظر سے دیکھا جائے مہر۔۔۔ تو اس نقصان کی ذمہ داری بھی آپ ہی کو لینی ہوتی ہے۔"

"مہر نے سر اٹھایا۔۔۔ ذرا بھنویں اٹھائیں، ستارا کی بات سمجھنے کی کوشش کی۔

"مہر جب ایک بچے کا کھلونا ٹوٹ جاتا ہے تو وہ روتا ہے کیونکہ اسے بس یہی آتا ہے. اسے اس کھلونے کو جوڑنا نہیں آتا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پر جب آپ بڑے ہو جاتے ہیں تو آپ اپنے گھر کے ٹوٹے آلات ٹوٹے دروازے خود ٹھیک کرتے ہیں یا کسی ماہر سے کرواتے ہیں. کیونکہ آپ اسے اپنی ذمہ داری سمجھتے ہیں. آپ رونے نہیں بیٹھ جاتے.

بالکل اسے طرح جب آپ بڑے ہو جاتے ہیں نا اور اور سب ذمہ داریوں کے ساتھ آپکے اندر ہونے والی ٹوٹ پھوٹ کی ذمہ داری لینا بھی آپ کا کام ہے. جو ٹوٹا اسے آپ نے خود جوڑنا ہے اب چاہے توڑا وہ جس نے مرضی ہو۔

آپ ساری عمر اس ٹوٹے کھلونے پر بیٹھ کر رو نہیں سکتے، یہ بڑے ہونے کا مطالبہ ہے کہ اسے جوڑا جائے، تکنیک لگائی جائے، خود نہیں جوڑ سکتے تو کسی ماہر سے جڑوایا جائے.

آخر کو کھڑکی بھی آپ ہی کی ہے اور ایک سلامت کھڑکی آپ ہی کو محفوظ رکھے گی اور دل بھی آپ ہی کا ہے، ایک سلامت دل آپ کو زندہ رکھے گا۔"

ستارا کے لہجے تلے ایک ٹھوس سمجھ تھی، اور اوپر ایک مسلسل مسکراہٹ، "مہر آخر آپ نقصان کر کے جانے والوں کو کب تک ہی کوس سکتے ہو؟"

مہر نے جھکا سر نہیں اٹھایا تھا۔۔۔

آخر ستارا کے لیے یہ کہنا اتنا آسان کیوں تھا۔۔۔ پھر ایک جانچتی سی نگاہ سے ستارا کی جانب دیکھا۔۔۔

"پر میں ماضی میں اٹکی ہوئی نہیں ہوں، میں ان چیزوں کے بارے میں نہیں سوچتی. لوگ تھے چلے گئے، مجھے کوئی ماتم نہیں، میں انھیں کو ستی نہیں ہوں۔ میں بس مزید لوگوں کے داخلے کے خلاف ہوں۔ مجھے خود بھی نہیں معلوم لیکن میں نے اپنی زندگی کا ایک بڑا عرصہ اپنے اطراف سے آنکھیں بند کر کے اس پابندی تلے گزارا ہے۔۔"

مہر بول تو رہی تھی، لیکن اسکی بات اور اسکے تاثرات میں کچھ تضاد تھا۔۔۔ بتانا مشکل تھا کہ وہ سوال کر رہی ہے یا جواب دے رہی ہے، کس سے سوال کر رہی ہے، کس کو جواب دے رہی ہے۔

"بالکل مہر جو لوگ آپ کے نہیں ہیں انھیں آپکو پیچھے چھوڑنا ہوتا ہے، یہ ایک ضروری عمل ہے، اپنی ذات کی بھلائی کے لیے۔ آپ ہر آنے والے کو اپنے جار میں نہیں بھر سکتے۔"

مہر کو لگا ستارا اسکی بات سمجھ گئی تھی۔۔۔دل میں ایک توثیق سی محسوس ہوئی۔

ستارا نے بات جاری رکھی۔

"وہ خلاء پھر واپس پُر بھی کرنا ہوتا ہے۔جار خالی نہیں رکھا جاتا۔ایک متوازن کے ساتھ اسے واپس بھرنا ہوتا ہے،جسے ریاضی کی مساوات کا تقاضہ ہوتا ہے کہ توازن قائم کیا جائے

۔

اپنے لوگ ڈھونڈنا آپکی ذمہ داری ہے،آپ کا آپ کی ذات پر فرض اور حق ہے۔انسان خلاء کے ساتھ رہنے کے لیے نہیں بنایا گیا مہر۔۔۔اسکے اطراف میں لوگ پیدا کئے گئے ہیں، اسے ان لوگوں میں سے اپنے لوگ تلاشنے ہیں اور پھر اپنے جار میں رکھنے ہیں۔"

مہر کو شاید بہت کچھ سمجھ نا آیا ہو،پر اس نے ایک دم اپنے جار میں جھانکا تھا۔

مہر کا جار خالی تھا۔

ایک طویل عرصے سے خالی۔

تیمور سوسائٹی سے ہٹ کر موجود اس گھر کے سامنے موجود تھا۔وہ خواجہ سراہوں کا مشترکہ اڈا تھا۔ابھی وہ گاڑی سے اترا ہی تھا جب ایک طرف سے آتا راخی اسے دیکھ کر ٹھٹکا۔

اس کے چہرے پر ایک ناگواریت تھی،لیکن اس سے بھی بڑھ کر کچھ تھا۔۔۔

تیمور نے اسے ہاتھ کے اشارے سے رکنے کا کہا۔۔۔جس پر وہ چار و ناچار وہاں رُک گیا۔

تیمور اس کی جانب آیا۔۔۔اس کا شک درست تھا۔۔۔وہ تیز سستے پرفیوم کی بو۔۔۔وہ جانتا تھا وہ بو اس نے کہاں سونگھی تھی

ایک نگاہ راخی کے ہاتھ پر ڈالی جہاں نارنجی رنگ کے بھڑکیلے نکلی ناخن اسکے سب ناخنوں پر موجود تھے۔پھر اگلی نگاہ اسکے سر کی جانب گئی جہاں ایک طرف نہایت غیر سلیقے سے پٹی باندھی گئی تھی۔

"تم کب سے۔۔۔اپنی مہر بی بی کی حفاظت کر رہے ہو؟"

تیمور کاٹدار سے لہجے میں بولا تھا۔

باب نمبر ۱۹

دوپہر ڈھل رہی تھی لیکن عصر ابھی دور تھی، جب تیمور، شاہ عالم ولا میں واپس آیا تھا۔

مہر ستارا کے ساتھ لان میں موجود، تازے توڑے گئے پھولوں کی کانٹ چھانٹ میں مصروف تھی جنہیں گھر کے اندر گلدانوں میں سجایا جانا تھا۔

"مہر ہمیں کہیں جانا ہے، کیا مجھے تمہارا تھوڑا سا وقت مل سکتا ہے؟" وہ عین مہر کے سر پر پہنچ کر بولا تھا۔

ستارا نے سر اٹھایا۔

"تیمور سانس تو لے لو، فریش تو ہو جاو۔۔ کیا ہو گیا ہے۔۔۔ کہیں بھاگی نہیں جا رہی مہر۔"

ستارا نے ڈپٹا۔

"کیا ہمیں کیس سے متعلق کچھ ڈسکس کرنا ہے؟" مہر نے حیرت سے کہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"نہیں کچھ بہت ذاتی ہے، جو مجھے تمہیں بتانا ہے۔"

مہر کے سینے میں کچھ بیٹھا تھا۔

تیمور کچھ دیر اسکے ہاتھ میں پکڑے پھول دیکھے گیا۔ پھر ذرا جھک کر ان میں سے ایک پھول اچک لیا۔۔۔"میں فریش ہو کر آتا ہوں، پانچ منٹ میں۔۔۔"اور پھول اپنی سامنے کی جیب میں اٹکاتا وہاں سے چلا گیا۔

مہر نے سوالیہ نظروں سے ستارا کو دیکھا، جس پر ستارا نے کندھے اچکا دیئے۔

سمندر کے عین کنارے کے اوپر موجود اس کھلے آسمان تلے بنے ریسٹورانٹ میں دن کے اس وقت ایک سکوت تھا۔ ہوا مدھم تھی اور سمندر کی لہریں قدرے دھیمی۔ اترتے دن کی روشنی، وہاں موجود چمکتی چیزوں پر پڑتی، نارنجی معلوم ہوتی تھی۔

وہیں عین کونے میں موجود میز پر وہ دونوں موجود تھے۔

یوں کے دونوں کے پیچھے ہی سمندر کی وسعت تھی۔

آخر تیمور کو ایسا کیا کہنا تھا جو اس نے مہر کو اس قدر وسعت میں لا بیٹھایا تھا، خیر جو بھی تھا مہر کا موڈ اس ماحول میں قدرے بہتر ہو چکا تھا، تھوڑی ہتھیلی پر ٹکائے دور سمندر کی حدود ڈھونڈتی نگاہیں قدرے پر سکون تھیں۔

اور کوئی اس سے بھی زیادہ فرصت سے اسکی پر سکون نگاہوں کو دیکھ رہا تھا، مہر مکمل باخبر تھی۔۔۔

"تیمور تمہیں کچھ کہنا تھا۔" نظریں پانی کی سطح پر ہی ٹکی رہیں۔ پلکیں کسی فرصت سے اٹھائی گئی تھیں، ایک طویل نگاہ آسمان پر ڈالی حتی کہ وہ سمندر میں آن ملا۔ "اگر تمہیں کیس سے متعلق کچھ بھی بتانا ہے، ایزی ہو کر بتاو، آئم فائن، اینڈ آئی کمپلیٹلی انڈر سٹینڈ۔۔۔ ویسے بھی مائدہ پرسوں واپس آ رہی ہے، اور مجھے بھی آفس واپس جوئن کرنا ہے سو میں آج گھر واپس جانے کا سوچ رہی ہوں۔"

"تمہیں خنکی سے کوئی مسئلہ تو نہیں ہو رہا مہر۔"

مہر ٹھٹکی۔۔۔ "نہیں آئم فائن تیمور، بلکے یہاں کا موسم قدرے بہتر ہے۔"

"دراصل تمہیں خنکی پسند نہیں ہے نا۔"

"تمہیں کیسے پتا تیمور؟"وہ ہنسی،نظریں ابھی بھی کہیں دور ہی ٹکی تھیں۔

"کیونکہ اس رات تم بون فائر سے جلدی اٹھ کر اندر چلی گئی تھی یہ کہہ کر کہ تمہیں خنکی میں زیادہ دیر بیٹھنا پسند نہیں ہے۔"

وہ کس بون فائر کی بات کر رہا تھا،مہر نے ایک سوالیہ سی نگاہ اس پر ڈالی۔کیا وہ یونی کے وقت کی بات کر رہا تھا؟پتا نہیں کیونکہ اگر مہر نے ایسا کہا بھی ہو گا تو وہ کوئی ایسی بات نہیں جو یاد رکھی جائے،اور یہ کہ وہ سو فیصد ایک جھوٹ ہی ہو گا۔

مہر نے ایک گہرہ سانس لیا۔۔۔اب کے سیدھی ہوتی،ہاتھ اپنی گود میں رکھ لیے۔"تیمور کیا پتا وہ بس ایک جھوٹ ہو،ایک بہانا ہو۔"بات ہوا میں اڑائی تھی۔

"مہر مجھے یقین کرنے سے غرض ہے،اور بس یہ کہ وہ بات تمہارے منہ سے نکلی ہو۔سچ جھوٹ پر کوئی سوال نہیں۔"

مہر کا ہاتھ جو کہ فون کی طرف بڑھ رہا تھا،ہوا میں ہی ٹھٹکا۔

تیمور نے ٹیک چھوڑی، کہنی میز پر ٹکائی، تھوڑی ہتھیلی پر جمائی، یوں کہ اسکی انگلیاں اسکے ہونٹوں کو ڈھانپ رہی تھی۔

مہر البتہ میز سے پیچھے ہوئی تھی۔

"مہر انتظار انسان کے ساتھ کچھ کر دیتا ہے. مجھے ڈر ہے کہ میں کہیں اسکا عادی نا ہو جاوں۔"

مہر کا چہرہ سراپا سوال تھا۔

"تمہیں کسکا انتظار ہے تیمور؟"

"مہر النساء میر کا۔"

(دور کہیں ایک ماضی میں تیمور نارنجی کرنوں پر نظر ٹکائے، اندر ہی اندر پھولا نا سما رہا تھا،)

سمندر میں شام کی پہلی بلند لہر اٹھی تھی۔

۔

۔

دوسری مہر کے سینے میں۔

۔

۔

"جتنا عرصہ میں نے تمہیں جانا ہے اس سے زیادہ عرصہ میں نے تمہارا انتظار کیا ہے۔ایک سال اور سات سال۔"

(اس سے اگلے دو سال تک وہ اس ہسپتال کے اس ویٹنگ ایریا میں باقاعدگی سے آیا کرتا تھا،اس نے وہاں تنہا بیٹھ کر کئی نارنجی شامیں دیکھی تھیں۔)

وہ کہتا کہتا خاموش ہو گیا تھا۔

انگلیوں تلے اسکے لب کچھ چھپا رہے تھے،پر کچھ اوپر موجود نیم وا آنکھوں میں کچھ چمکا تھا۔

وہ نمی کی چمک تھی۔

وہ اسکا پردہ نہیں رکھ پایا تھا۔

پھر انگلیوں تلے لبوں سے دبی سی آواز نکلی۔"مہر مجھے لگا تھا میں نے تمہیں اس انتظار میں اخیر چاہا ہے،وہ سات سال کا فاصلہ تھا،پر مہر۔۔۔۔"آج اسکے منہ سے ادا ہوتا اپنا نام مہر

کی سماعت کو اتنا بھاری کیوں لگ رہا تھا۔۔"اب جب تم میرے سامنے ہو صرف چند فٹ کے فاصلے پر اور مجھے بنا کسی قید تمہیں دیکھنے کی مکمل اجازت ہے۔

مہر

مجھے لگتا ہے میں جھلس جاوں گا۔"

جس طرح تیمور کی نظروں نے مہر کے وجود کو مکمل اپنی احاطے میں لیا ہوا تھا، مہر کو لگا وہ ایک انچ بھی نہیں ہل سکتی۔۔۔اگر ہل گئی، تو کچھ ہے جو ٹوٹ جائے گا۔

"مہر میں نے سات سال قبل ایک غلطی کی تھی۔۔۔میں نے سوچا تھا کہ میرے پاس وقت ہے، پر میں نہیں جانتا تھا کہ مہر رکنے والوں میں سے نہیں ہے۔۔۔۔مہر آج میں یہ غلطی نہیں کرنا چاہتا، اس سے پہلے کے تم دوبارہ میری زندگی سے واپس چلی جاو۔۔۔"

سمندر کی سطح پر شام کی دوسری لہر بلند ہوئی تھی۔

تیمور کی بات ابھی بیچ میں تھی۔

مہر بے ساختہ کرسی دھکیلتی کھڑی ہوئی تھی۔

"تیمور مجھے نہیں پتا۔۔۔تم کیا کہہ ہو،شاید تم کسی غلطی پر ہو۔۔۔۔۔۔ویٹ۔۔۔شاید ۔۔۔۔۔تمہیں کوئی دھوکہ ہوا ہے۔۔۔نہیں بلکے۔۔۔"

"مہر آئی لو یو۔"

اب کے ان گنت لہریں ایک ساتھ بلند ہوئی تھیں۔

مہر دو قدم پیچھے ہوئی،یوں کے اسکی کمر لکڑی کی ریلنگ سے جا لگی۔۔۔

تیمور لمحے سے پہلے اپنی جگہ سے اٹھا اور مہر کا بازو پکڑ کر اسے اپنی جانب کھینچا۔

دور کھڑا ایک ویٹر بھی اسی جانب بڑھا تھا،تیمور کے اشارے پر دور ہی رک گیا۔

"ہاں ٹھیک ہے مہر میں نے اپنے CONFESSION کے لیے جملوں کی پریکٹس نہیں کی تھی،پر وہ اتنا ے برے بھی نہیں تھے کہ تم خودکشی کرنے چلی ہو۔۔۔ایک مصروف انسان کو اتنا مار جن تو دو۔"

مہر کے کان دہکے تھے۔۔۔تیمور کو دھکیلا۔۔۔

تیمور دو قدم پیچھے ہو کر کسی تعبدار بچے کی طرح کھڑا ہو گیا۔۔۔مہر ایک سخت تاثر ساتھ اسے دیکھ رہی تھی،وہ بے یقینی کا تاثر تھا۔۔۔۔

"مہر اگر ڈی ایس پی مجھے اتنی تعبداری سے کھڑا دیکھ لے تو شاید ایک ساتھ دو پروموشنز دے دے۔"

مہر کی نظر دھندلائی تھی۔

تاثر سخت تھا۔

اس نے فوراً ہاتھوں میں چہرہ ڈھانپا۔واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گئی۔

تیمور وہیں کھڑا رہا تھا،وہ مہر کی پرسنل اسپیس کی تعریف اچھے سے سمجھتا تھا۔

مہر نے کچھ وقت لیا تھا۔۔۔چہرہ اٹھایا۔۔"یہ بات تم مجھے اب کیوں بتا رہے ہو تیمور؟"

"ابھی آدھی بات باقی ہے مہر۔"آنکھیں چراتا بولا۔

مہر کے چہرے پر سخت سوال ابھرا۔۔۔"کیا اس سے بھی زیادہ کچھ باقی ہے؟"

"I want to marry you mehr"

پہلے تو نہیں پر اب کے مہر نے واقعی ایک لمحے کے لیے سوچا تھا کہ وہ اٹھے اور دو قدم پیچھے جا کر چھلانگ لگا ہی دے۔

تیمور کا فون تھرایا تھا۔ تیمور کے چہرے پر زمانے بھر کی کوفت در آئی تھی، فون دیکھا، تھانے سے کال تھی۔۔۔ اس سے پہلے کے وہ کچھ بولتا۔۔۔ "تیمور پلیز تم جاو۔۔۔ میں خود گھر چلی جاوں گی۔" وہ الجھی ہوئی تھی۔

فوری فرار تھا، وہ ہاتھ سے جانے کیسے دے سکتی تھی۔

تیمور کا چہرہ مانند پڑا۔۔۔ اسکرین پر آئی کال کاٹی اور ستارا بھابی کو کال ملانے لگا۔۔۔

ستارا کو یہاں آنے کا کہہ کر وہ جا چکا تھا۔

مہر اس سمندر کی وسعت میں تنہا بیٹھی ہزار سوالوں میں الجھی تھی جب ستارا وہاں پہنچی۔

"سوری مہر میں نے پوری کوشش کی کے جلد از جلد آجاوں۔۔۔ ٹریفک بہت تھا۔۔۔"

ابھی ستارا کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی کہ مہر کا بمشکل بندھا ضبط ٹوٹا۔ ڈھندلی آنکھیں بہہ نکلی۔۔۔

ستارا نے اپنا ماتھا پیٹا تھا۔۔۔"یہ بیوقوف خود کہاں گیا ہے؟"

پھر کرسی کھینچ کر مہر کے سامنے بیٹھیں اور اسکے گال صاف کرنے لگیں۔

"تیمور نے کہا ہے کہ میں تمہارے ساتھ گھر جاوں۔ویل وہاج تھوڑا ناراض ہونگے پر ایک رات کے لیے میں جا سکتی ہوں۔چلو اٹھو شاباش"نرمی سے اسکا بازو پکڑ کر اٹھانا چاہا۔

اطراف میں رات بیٹھنے لگی تھی۔وہ ایک طویل رات ہونے والی تھی۔

راستہ خاموشی سے کٹا اور اب وہ دونوں مہر کے گھر موجود تھیں۔

مہر نے اپنے پورشن میں داخل ہو کر بتیاں جلائی۔۔۔وہ ٹھٹکی۔۔۔اچانک اسکی یاداشت میں مچھلی کا کچلا گیا وجود ابھرا تھا۔۔۔ایک سنسنی سی دوڑی۔۔۔اطراف میں نگاہ دوڑائی ۔۔۔وہاں نا کوئی ٹوٹا کانچ تھا نا کسی مچھلی کا وجود۔۔۔اس جگہ کو مکمل صاف اور خشک کر دیا گیا تھا۔

بند گھر میں ایک سوندسی پھیل چکی تھی۔

"مہر بیٹھ جاو، کھڑی کیوں ہو۔"ستارا نے اسے ہونکوں کی طرح اپنے ہی گھر کو گھورتا دیکھ کر کہا۔

مہر جاگی۔۔۔یاد آیا کہ وہاں ایک اور وجود بھی موجود ہے۔۔۔

شام میں کیا کیا ہوا۔۔۔سارا طوفان لپیٹا اور ایک کونے میں پھینک دیا۔۔۔"بھابی آپ نے کھانا کھایا، میں آپ کے لیے کچھ بناوں۔۔۔۔زبردستی مسکراتی بولی، مسلتے ہاتھوں تلے شرمندگی کو حتی المقدور چھپانے کی کوشش کی۔

"مہر۔۔"ستارا نے ایک گہرہ سانس خارج کیا۔۔"ادھر آکر بیٹھو۔۔"اسے صوفے پر اپنے برابر بیٹھنے کا کہا۔۔۔

مہر نے کچھ لمحے لیے تھے پھر خاموشی سے صوفے پر آن بیٹھی۔

مہر کا صوفہ۔

ذہن کے نہاں خانوں میں چھپی خواہش کا دھندلا سا عکس کچھ واضح ہوا تھا۔ مہر کے صوفے پر مہر کے ساتھ ایک اور وجود موجود تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تیمور کی طرف سے میں معافی مانگتی ہوں۔اس نے جو بھی غلط کہا۔"

"بھابھی اس نے کچھ غلط نہیں کہا۔"

ستارا ہنسی۔۔۔"تو پھر تم رو کیوں رہی ہو۔؟"

"میں نہیں رو ہی بھابھی، میں ٹھیک ہوں۔میں بچی نہیں ہوں۔"

"مہر تم نے کہا تھا نا کہ تمہیں یوں محسوس ہوتا ہے جیسے میں تمہیں جانتی ہوں، کہیں بہت پہلے سے"

مہر کا سانس تھما تھا،

"تم تیمور کی محبت ہو اور یہ کوئی چھوٹی بات نہیں ہے۔"

سچ بہت بھاری ہوتے ہیں، عین آپکی جان پر آن بیٹھتے ہیں، آپکا سانس پکڑ لیتے ہیں۔

"سوری مہر میرا مقصد تمہیں غیر آرام دہ کرنا نہیں تھا۔"ستارا کو فوراً احساس ہوا۔

مہر کے کان دھکے تھے۔پر ستارا کی بات کے جواب میں نفی میں سر ہلایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مہر نے کچھ وقت لیا، پھر ہمت کر کے منہ کھولا۔۔۔"تیمور نے آپکو میرے بارے میں کیا بتا رکھا ہے؟"

"شاید میرے سامنے تیمور نے تمہارا ذکر پہلی دفعہ تمہارے یونیورسٹی سے چلے جانے کے بعد کیا تھا۔ جب تم غائب ہو گئیں تھی نا، تو تیمور عجیب بیوقوف بن گیا تھا، اور میں اس پر ہنستی تھی. وہ روتا تھا ارسلان کی طرح اور میں اسے سمجھاتی تھی۔ مجھے لگتا تھا کہ لڑکپن کا بخار ہے، اتر جائے گا۔ اور تیمور کی تو عادت ہے وہ جلدی رو دیتا ہے۔"

مہر کی سانس میں کچھ اٹکا۔ یہ کیسے پردے اٹھائے جا رہے تھے؟ خود بخود اس کے لب کُھل گئے۔

"آپ مجھ سے نالاں نہیں ہیں؟"

جیسا کہ نالاں ہونا بنتا ہے، جیسا کہ مہر ڈیزروو کرتی ہے۔

ستارا کچھ دیر اسکی جانب دیکھے گئی، پھر مسکرائی۔

Clubb of Quality Content

"کچھ عرصہ واویلا کرنے کے بعد پھر تیمور خاموش ہو گیا تھا۔اور وہ آج تک خاموش ہے۔اور شاید وہ ہمیشہ ہی خاموش رہے گا،مہر اس خاموشی میں میں نے تیمور کو سنورتے دیکھا ہے۔ہاں البتہ اسکے اس سکوت اور خاموشی نے مجھے کئی دفعہ رولایا ہے۔۔۔"

مہر کے گلے میں ایک گولہ سا اٹکا۔

"تم پوچھ رہی ہو نا کہ میں تم سے نالاں کیوں نہیں؟...میں نے کبھی حقیقی مہر کو دیکھا ہی نہیں،میں نے تمہیں تیمور کی نظروں اور لفظوں سے دیکھا ہے.اور مہر...."ستارا کچھ دیر ایک بڑی سی مسکراہٹ کے ساتھ خاموش ہوئی۔

"مجھے بھی تم سے اتنی ہی محبت ہے جتنی تیمور کو۔"

ستارا نے مہر کے دونوں ہاتھ،اپنے ہاتھوں میں لیے۔وہ ٹھنڈے تھے۔

"میں نہیں جانتی مہر کہ تم کیسے مستقبل کے بارے میں سوچتی ہو،اور تم کہاں اپنی ذات کا آخری قیام چاہتی ہو۔۔۔لیکن ایک بات میں تمہیں بتادوں۔۔۔۔"

کچھ لمحے مہر کی دھندلی آنکھوں میں جھانکا۔

"شاہ عالم کے ڈائنگ ہال کی میز پر ایک کرسی تمہارے نام کی ہمیشہ سے موجود ہے ۔۔۔بلکل جیسے میری ہے، ثمن کی ہے، تیمور کی ہے، وہاج کی ہے، ارسلان کی ہے۔۔۔ایک کرسی مہر النساء میر کی بھی ہے۔"

مہر کے گال پر کچھ پھسلا تھا۔وہ غیر ارادی تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

باب نمبر ۲۰

انٹیروگیشن روم میں موجود اکلوتی میز کے دونوں اطراف تین وجود موجود تھے، دو کی نظروں میں ایک دوسرے کے لیے جارحانہ جھلک تھی۔

راخی اور تیمور۔ ساتھ موجود راخی کا اٹارنی البتہ اپنی فائل پر جھکا تھا۔ راخی کو اسکے اٹارنی کی جانب سے اسکے سارے حقوق سمجھا دیئے گئے تھے۔ میڈیکل اسسٹنس کے بعد اب اسکی انٹیروگیشن کا مرحلہ شروع ہوا تھا۔

"تم مہر کو اسٹاک کر رہے تھے۔" پہلا جرم عائد کیا گیا۔

راخی نے نفی میں سر ہلایا۔

"میں اپنی مہر باجی کی حفاظت کر رہا تھا۔"

تیمور نے سامنے موجود لیپ ٹاپ کی اسکرین گھما کر راخی کی جانب موڑی تھی،جہاں دن کے مختلف اوقات کار کے کلپس میں سے ایک مخصوص حصہ نکال کر اسکے سامنے رکھا گیا تھا۔

ان کلپس میں راخی مہر کے گھر کے دروازے کے پیپ ہول سے جھانکتا صاف دیکھائی دے رہا تھا۔

"تو پھر تم ان تمام اوقات کار میں کیا کر رہے ہو؟"

راخی کا چہرہ بگڑا تھا۔۔"میں بتا چکا ہوں کہ میں مہر باجی کی حفاظت کر رہا تھا۔"

"تم کتنی دفعہ مہر کے گھر میں داخل ہو چکے ہو؟"

اب کے راخی اپنی جگہ سے کھڑا ہوا۔۔"میں نے کچھ غلط نہیں کیا۔"

"راخی۔۔"اٹارنی نے ہنکورا بھرا تھا۔

تیمور نے ایک پلاسٹک بیگ نکال کر سامنے میز پر رکھا جس میں ایک عدد گلابی ناخن سیل تھا

۔

"کیا یہ ناخن تمہارا ہے؟"

"نہیں۔"

تیمور نے ایک اور بیگ نکال کر رکھا جس میں باقی کے نو ناخن تھے،"یہ ناخن ہمیں تمہارے گھر سے ملے ہیں۔ان میں سے دسواں ناخن کہاں ہے؟"

راخی کی بولتی بند ہوئی تھی۔

"دسواں ناخن ہمیں مہر کے گھر کے اندر سے ملا ہے،وہ بھی اس رات جس دن تم گھر میں داخل ہوئے تھے۔"

"میں نے کچھ غلط نہیں کیا ہے"وہ بضد تھا

تیمور نے ایک نظر اسکے اٹارنی کو دیکھا تھا۔پھر واپس اپنا لیپ ٹاپ اپنی جانب گھمایا۔

اب کے غصے میں راخی نے اپنی وگ اتر کر میز پر پٹخی تھی۔جو کہ اس نے پہلے لاکھ کہنے کے باوجود بھی نہیں اتاری تھی۔اسکا چہرہ لال تھا۔۔۔

"میں نے کچھ غلط نہیں کیا ہے۔"

"ہر مجرم یہی کہتا ہے راخی۔۔۔"تیمور فائل پر تیز تیز قلم چلاتا بولا تھا۔

کچھ توسط سے تیمور نے تین تصاویر نکال کر راخی کے سامنے رکھی تھیں۔۔۔ان میں سے ایک تصویر مہر کی تھی اور باقی دو۔۔۔وہ دو عورتوں کی تھیں مگر۔۔۔۔راخی نے اچنبھے سے انھیں دیکھا تھا،

پھر اگلی نگاہ تیمور پر ڈالی۔

تیمور کی نگاہ میں سوال تھا۔جب ایک کی نگاہ میں سوال ہوتا ہے تو لازماً دوسرے کے الفاظ میں جواب ہوتا ہے۔۔مگر۔۔۔۔۔

راخی بھی اتنے ہی سوال سے تیمور کو دیکھ رہا تھا۔ پھر مضبوط لہجے میں گویا ہوا۔۔"یہ دونوں کون ہیں؟"

بھئی بھلا راخی ان دو خواتین کو کیسے جانے گا۔۔۔وہ تو صرف مہر کا اسٹاک۔

---

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

باب نمبر ۲۱

"کیا یہ ناخن تمہارا ہے؟"

"نہیں۔"

تیمور نے ایک اور بیگ نکال کر رکھا جس میں باقی کے نو ناخن تھے،"یہ ناخن ہمیں تمہارے گھر سے ملے ہیں۔ان میں سے دسواں ناخن کہاں ہے؟"

راخی کی بولتی بند ہوئی تھی۔

"دسواں ناخن ہمیں مہر کے گھر کے اندر سے ملا ہے،وہ بھی اس رات جس دن تم گھر میں داخل ہوئے تھے۔"

"میں نے کچھ غلط نہیں کیا ہے"وہ بضد تھا۔

تیمور نے ایک نظر اسکے اٹارنی کو دیکھا تھا۔پھر واپس اپنا لیپ ٹاپ اپنی جانب گھمایا۔

اب کے غصے میں راخی نے اپنی وِگ اتر کر میز پر پٹخی تھی۔جو کہ اس نے پہلے لاکھ کہنے کے باوجود بھی نہیں اتاری تھی۔اسکا چہرہ لال تھا۔۔۔

"میں نے کچھ غلط نہیں کیا ہے۔"

"ہر مجرم یہی کہتا ہے راخی۔۔۔"تیمور فائل پر تیز تیز لم چلاتا بولا تھا۔

کچھ توسط سے تیمور نے تین تصاویر نکال رراخی کے سامنے رکھی تھیں۔۔۔ان میں سے ایک تصویر مہر کی تھی اور باقی دو۔۔۔وہ دو عورتوں کی تھیں مگر۔۔۔۔راخی نے اچنبھے سے انھیں دیکھا تھا،

باقی دونوں عورتیں مہر کی تقریباً ہمشکل معلوم ہوتی تھیں۔۔۔یا شاید نہیں۔۔

پر کچھ تھا۔۔۔شاید انکے ایک جیسے کرلز والے بال۔۔یا پھر ایک جیسی آنکھیں۔۔۔شاید انکی آنکھوں میں لگا ایک سا مسکارا یا ایک سا لپ اسٹک کا شیڈ۔۔۔وہ تینوں ہم شکل نہیں تھیں ۔۔۔پر وہ تینوں ہم شکل تھیں۔

پھر اگلی نگاہ تیمور پر ڈالی۔

تیمور کی نگاہ میں سوال تھا۔جب ایک کی نگاہ میں سوال ہوتا ہے تو لازماً دوسرے کے الفاظ میں جواب ہوتا ہر۔۔مگر،

راخی بھی اتنے ہی سوال سے تیمور کو دیکھ رہا تھا۔

"یہ ناخن میرے ہیں،یہ ویڈیو کلپس بھی میرے ہیں،پر تھانے دار صاحب میں کہے جا رہی ہوں کہ میں نے کچھ غلط نہیں کیا۔"

"تم ان باقی عورتوں کو کیسے جانتے ہو؟"

تیمور نے اسی بات کو یکسر نظر انداز کیا۔نیا سوال دھرا۔

راخی نے تھوک نگلا تھا۔

"میں تم سے پوچھ رہا ہوں کہ وہ دونوں زندہ ہیں یا تم انھیں مار چکے ہو؟"

اٹارنی نے سوال اٹھانا چاہا تھا تیمور نے ہاتھ سے اشارہ کیا،جس پر وہ خاموش ہو گیا۔

"میں نے کوشش کی تھی۔۔۔میں نے پوری کوشش کی تھی۔۔"راخی چلایا۔۔۔"میں نے مہر کی حفاظت کی پوری کوشش کی تھی۔۔۔اپنی پوری کوشش۔۔"وہ ہذیانی ہو رہا تھا۔تیمور نے سخت نگاہ کے ساتھ انگلی اٹھائی اور اسے واپس بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

وہ خاموش ہو گیا تھا،لیکن وہ واپس نہیں بیٹھا تھا۔

اس کی نظروں میں قہر تھا۔

"میں نے مہر کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا،اور یہ بات آپ بھی بہت اچھے سے جانتے ہیں تھانے دار صاحب۔"

اب کہ راخی کھوئے سے لہجے میں بولا تھا۔

"تمہاری کہانی کا کوئی ثبوت نہیں ہے، ایک بھی ثبوت نہیں، تمہیں کیوں لگتا ہے کہ میں اس پر یقین کر لوں گا؟"

"وہ شخص انتہائی شاطر ہے، میں بس اتنا جانتی ہوں کہ وہ۔۔۔۔۔وہ۔۔ مہر باجی کی کمپنی۔"

راخی کا لہجہ مضبوط نہیں تھا، لیکن پھر بھی کسی رمق کے ساتھ بات مکمل کی تھی۔ بات مکمل نہیں ہوئی تھی، زبان کہیں اٹک گئی۔۔

لہجہ کمزور تھا کیونکہ وہ ایک نئی گھڑی کہانی تھی،

یا لہجہ کمزور تھا، کیونکہ وہ تازی تازی ابھری کوئی یاداشت تھی؟

تیمور نے ایک گہرہ سانس خارج کیا۔۔۔راخی کی جانب دیکھے گیا۔۔۔

"تو تم یہ بھی جانتے ہو مہر کس کمپنی میں کام کرتی ہے؟"

"مہر باجی نے مجھے خود بتایا۔۔۔" کہتے کہتے راخی کی آواز کہیں کھو گئی تھی۔۔۔تیمور کے ماتھے کے تیوروں کے زیرِ اثر جو کہ صاف بتاتے تھے کہ اُسے راخی کے ایک لفظ پر بھی یقین نہیں ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

باب نمبر ۲۲

ستارا اور مہر صبح ایک ساتھ ہی مہر کے گھر سے نکلے تھے، ستارا کے لیے وہاج نے گاڑی بھجوائی تھی۔ مہر کے لاکھ منع کرنے کے باوجود ستارا اسے اپنے ساتھ گاڑی میں ہی آفس ڈراپ کر کے گئی تھی۔

مہر کسی کام سے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ سے اپنا کام نپٹا کر باہر آ رہی تھی جب راہداری میں جاتی ٹھٹکی۔۔۔

مڑی۔۔

اس کے پاس سے گزر کر جاتا وہ اونچا لمبا وجود جانا پہچانا سا تھا۔

"اکبر۔۔۔" مہر کے منہ سے بلا ساختہ نکل گیا۔۔۔ آواز اتنی اونچی تھی کہ چلنے والے کے قدم رُکے تھے۔۔۔ وہ مڑا۔۔۔ مہر کی جانب دیکھا۔۔۔

اکبر کا حلیہ ویسا ہی تھا، جیسا اس دن تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ مہر کی طرف بنا کسی تاثر کے دیکھے گیا۔۔۔گویا پکارے جانے کی وجہ جاننا چاہتا ہو۔

مہر پر ایک دم منوں پانی پڑا۔اب جب کے سامنے والا متوجہ ہو چکا تھا تو وہ نظر انداز بھی نہیں کر سکتی تھی۔سو کھسیانا سا مسکرا دی۔۔۔"اوہ سوری۔۔۔وہ بس تمہیں یہاں دیکھا تو ۔۔اس دن اس ایگزیبیشن والا واقع یاد آ گیا۔"پھر یاد آیا تو حیرت تو اسے واقعی ہوئی تھی سو اب پوچھ ہی لے۔۔۔"تم کب سے یہاں جاب کر رہے ہو؟"

"کافی عرصے سے، آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ میں۔۔ام م م۔۔۔"آگے اکبر سے کوئی بات نا بن پڑی۔۔لیکن کچھ کھسیانہ سے مہر کی جانب دیکھے گیا،۔۔۔جیسے کچھ کہنا چاہتا ہو۔

"تم کچھ پوچھنا چاہتے ہو؟"مہر نے اسکی الجھن بھانپتے ہوئے کہا۔

"آں ہاں۔۔۔وہ دراصل ابھی تم نے مجھے میرے نام سے پکارا تو ایک خوش کن سی حیرانگی ہوئی۔۔۔تمہیں یاد ہے۔"

مہر مزید شرمندہ ہوئی۔۔۔"میں کوشش کروں گی ہم ملتے جلتے رہیں،میں بس دراصل زیادہ اپنے کولیگز سے ملتی جلتی نہیں تو بس۔۔۔"

"نو نو۔۔اٹس فائن۔۔"اکبر نے ہوا میں دونوں ہاتھ جھلائے۔۔۔"خیر میں کسی کام سے جا رہا تھا۔۔۔معذرت چاہتا ہوں۔۔"کہتا سر کو ذرا خم دیا۔

مہر کی جان بچی۔۔وہ بھی فوراً وہاں سے کھسک لی۔۔۔اپنا ماتھا پیٹا تھا،،،اوہ ایک سلِپ آف ٹنگ تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

باب نمبر ۲۳

آفس کے آف ٹائم پر آف سے باہر جب مہر باہر نکلی تو تیمور کی گاڑی عین اس کے سامنے آن کھڑی ہوئی تھی۔

مہر کو وہ تاثر کچھ ناگوار سا گزرا تھا۔ تیمور نے شیشہ نیچے کیا۔ سر کو ذرا خم دیا۔

"تم یہاں کیوں ہوں تیمور؟"

"تیمور نے پیچھلی سیٹ کی جانب اشارہ کیا۔۔۔جہاں کچھ ڈبے دھرے تھے۔

"میں بھابی کے کسی کام سے اس طرف آیا تھا۔"

"تمہیں میری کمپنی کا پتہ کیسے معلوم ہوا؟"

اس کے جواب میں تیمور کچھ دیر اس کی شکل دیکھتا رہا۔۔۔"ام م م۔۔۔ویل۔۔۔میں ایسا کیا کہوں کے تمہیں برا نا لگے؟"

"جو سچ ہے وہی کہو گے obviously۔"

"پر تم سچ سن کر برا مان جاتی ہو، پھر تم میرا کوئی میسج بھی نہیں دیکھتی اور کال بھی نہیں اٹھاتی۔"

وہ مہر کو شرمندہ نہیں کر رہا تھا، پر مہر شرمندہ ہو گئی تھی۔۔۔

"میری مرضی۔۔۔ میں چاہوں تو تمہیں بلاک بھی کر دوں، تم مجھ سے سوال نہیں کر سکتے۔"

"جانتا ہوں خاتون، میں نے کب سوال کیا۔۔۔ میں تو بس اپنا دکھ بیان کر رہا ہوں۔"

مہر چہرہ پھیر گئی۔ اس کا پوئنٹ بس آنے ہی والا تھا۔ اور وہ تیمور سے بات نہیں کرنا چاہی تھی۔ ورنہ اسے ان سب سوالوں کے جواب دینے پڑتے جن سے وہ بھاگ رہی تھی۔

"تمہیں اب جانا چاہئے، یہاں کیوں کھڑے ہو؟"

"تمہارے خیال میں میں یہاں کیوں آیا ہوں؟"

مہر نے کندھے اچکائے۔ پوئنٹ آچکا تھا۔۔۔

"ہم ڈنر پر چل رہے ہیں۔" تیمور نے اسکا بھاگنے کا ارادہ بھانپتے ہوئے کہا۔۔ وہ کر بھی کیا لیتا اگر وہ بھاگ کر بس پر چڑھ جاتی۔

"پر میں نے کسی ڈنر کا وعدہ نہیں کیا۔" مہر نے اسکی اصلاح کی۔

وہ خاموش ہو گیا۔۔۔ایک گہرہ سانس لیا۔۔۔چہرہ سیدھا کیا سامنے مہر کی بس کھڑی تھی۔

ہونٹ پاوٹ کے انداز میں نکلے۔۔۔چہرہ کو آہستگی سے اثبات میں ہلایا۔

مہر آگے بڑھ گئی

مہر آگے بڑھی۔۔۔بس واپس چلنے والی تھی۔۔۔باقی چند لوگوں کے پیچھے کھڑی وہ بس میں چڑھنے کی قطار میں شامل تھی۔۔۔۔ذرا کو ٹیڑھی نگاہ سے دیکھا۔۔۔وہ مہر کو ہی دیکھ رہا تھا ۔۔۔چہرے پر وہی مسکینیت سجی تھی۔

سب بس میں سوار ہو چکے تھے۔۔۔بس کا دروازہ واپس بند ہوا۔

بس واپس چل پڑی۔

منظر میں صرف ایک ہی وجود باقی رہ گیا۔

مہر نے بس جانے کے بعد خالی سڑک دیکھتے ہوئے ایک گہرہ سانس خارج کیا۔

پھر مڑتی واپس آ گئی جہاں وہ وہ ابھی تک مسکینت بھری شکل لیے بیٹھا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تیمور فوراً گاڑی سے اترا۔۔۔ کسی شوفر کی طرح پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولا "اٹس اوکے میں تمہیں مجبور نہیں کر رہا ڈنر کے لیے۔۔" کھلا دروازہ پکڑے بولا تھا،

"تمہاری مسکین شکل کی وجہ سے میری بس جا چکی ہے اب۔" مہر نے شکتہ سے انداز میں کہا

۔

"اوہ رائٹ۔۔۔" تیمور نے جلدی سے اثبات میں سر ہلایا۔

مہر پچھلی سیٹ پر بیٹھی۔۔۔ تیمور نے دروازہ بند کیا اور خود ڈراؤنگ سیٹ سنبھالی۔

مہر نے ایک نگاہ ساتھ پڑے اُن باکسز میں ڈبوں پر ڈالی تھی۔۔۔ اندر ذرا جھانکا تو وہ خالی تھے۔

آنکھیں بھینچیں اور ایک گہرہ سانس خارج کیا۔ دل ہی دل میں تیمور کی گردن پر ایک چپت رسید کر چکی تھی۔

وہ دونوں ریسٹورانٹ میں موجود تھے۔ اب تیمور مارے گلٹ کے مہر کی جانب دیکھ بھی نہیں رہا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ویٹر نے ان دونوں کے سامنے اسٹیک کی پلیٹس رکھیں۔ جس پر مہر خاموشی سے کسی معمول کی طرح کانٹا چھری اٹھا کر کھانے لگی۔

تیمور نے ہنکارا بھرا تھا۔

"تم کہو تمہیں کیا کہنا ہے، مجھے غصہ نہیں ہے تیمور۔" مہر نے اسٹیک پر چھری چلاتے ہوئے، بنا تیمور کی جانب دیکھے کہا۔

"مہر تم نے مجھے جواب نہیں دیا۔ میں جانتا ہوں تمہارا جواب کم از کم نا نہیں ہے، کیونکہ اگر تمہیں نا کرنا ہوتا تو اسی وقت کر چکی ہوتی، اتنا تو میں مہر النساء کو جانتا ہوں۔"

مہر ہنسی۔۔۔

"تیمور۔۔۔"

کچھ توسط سے پھر بات جاری کی۔۔

"تیمور میں تم سے شادی نہیں کر سکتی۔" تم پر ذرا زور ڈالا گیا تھا۔

Clubb of Quality Content

وہ ایک انکشاف تھا۔۔۔تیمور کا غرور کہیں ذرا لڑکھڑایا تھا۔۔وہ جو اسے غرور تھا کہ اسکے ایک طویل انتظار کا حاصل عین وہی ہو گا جو وہ چاہتا ہے، جیسا چاہتا ہے۔

"پر مہر۔۔۔تم۔۔۔ویسے بھی تو شادی کرنے والی تھی نا، تو میں کیوں نہیں؟"

"تیمور، مجھے علم ہے کہ جو بھی مجھ سے شادی کرے گا وہ ایک وقت پر پہنچ کر مجھ سے disappoint ہو گا. تیمور کوئی بھی لیکن تم نہیں، میں تمہیں disappoint نہیں کرنا چاہتی...You are way to precious for that."

مہر نے عجیب بات کہی تھی۔۔تیمور اس کا چہرہ دیکھے گیا۔۔۔تیمور کے ہونٹ کا کنارہ پھڑکا تھا۔۔۔اسے لگا وقت واپس سات سال قبل جا چکا ہے، اور مہر پھر تیمور کی زندگی سے بھاگنے کی تیاری کر رہی ہے۔۔۔فرق صرف اتنا ہے کہ اس دفعہ وہ بتا کر بھاگنے والی تھی۔

ان کے سروں پر لٹکتے اس نارنجی لیمپ کی روشنی تمام منظر کو نارنجی کر رہی تھی۔

"ویسے بھی میں ابھی کریئر سے بریک لینے کے بارے سوچ رہی ہوں، شاید میں اگلے کچھ مہینے ٹریولنگ میں گزاروں۔ میں نے اپنا ریزیگنیشن بھی تیار کر لیا ہے۔"

مہر نے سر اٹھایا تو تیمور سر جھکائے اپنی پلیٹ میں پڑے اس گوشت کے بھنے ٹکڑے کو گھور رہا تھا۔ جیسے وہ اس سے بات کر رہا ہے۔۔۔ مہر آگے مزید بولنے والی تھی کہ

"آئی تھنک اب ہمیں چلنا چاہیئے۔۔۔"

تیمور کرسی دھکیلتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔"میں گاڑی نکالتا ہوں، تم آجاو۔" کہتا رُکا نہیں وہاں سے چل دیا۔

مہر کے سینے میں کچھ بیٹھا تھا۔۔ ہاتھ ایک دم سرد پڑے۔۔ جسم میں ایک سنسنی سی دوڑی ۔۔۔ تیمور ایسے کیوں اٹھ کر چل دیا۔۔۔ یوں اچانک۔

کیا وہ تیمور کی ناراضگی تھی؟۔۔۔ مہر نہیں جانتی تھی۔۔ مہر نے آج تک اس کی ناراضگی نہیں دیکھی تھی۔

وہ جا چکا تو مہر بھی سست روی سے اپنا بیگ اٹھا کر باہر آگئی۔ تیمور گاڑی نکال کر سڑک پر لا چکا تھا، مہر کے لیے پچھلا دروازہ کھولا۔ وہ خاموشی سے بیٹھ گئی۔۔۔

عجیب انسان تھا۔۔ ناراضگی میں اپنے فرائض نہیں بھولتا تھا۔

گاڑی چل پڑی تو کتنی ہی دیر وہاں ایک سرد خاموشی برقرار رہی۔۔۔مہر کی نگاہ باہر سڑک پر ٹکی ہوئی تھی جہاں کئی اور گاڑیاں دوڑتی جا رہی تھیں۔

"ابھی تو یہ صرف ایک ڈنر تھا۔۔۔کیا تم نے دیکھا کیسے میں نے تمہیں disappoint کر دیا۔۔۔کیا بھلا تم ایک پوری زندگی میرے ساتھ گزار سکو گے،جہاں میں تمہارے ہر ہر عمل کو کبھی مکمل یقین سے نہیں دیکھوں گی،جہاں میں ہمیشہ آپنا کچھ آپ تم سے چھپا کر رکھوں گی۔۔جہاں میں ہمشہ اپنی ذات کو پہلے رکھ---"

"میں تم سے disappoint نہیں ہوں مہر۔"

تیمور نے لاکھ ضبط کے باوجود اس کی بات کاٹی تھی۔

مہر ٹھٹکی۔

کچھ لمحے سرکے۔۔خاموشی نے واپس آلینا بہتر سمجھا۔

اور پھر باقی کا رستہ خاموشی سے کٹا تھا۔

حتی کہ مہر کو اس کے گھر کے آگے اتارا گیا۔اور تیمور وہاں سے چلا گیا۔

سیاہ suv اسٹیشن کے سامنے آن کھڑی ہوئی تھی۔

وہ واپس اسٹیشن پہنچا تھا

تیمور گاڑی سے اترتا کسی عجلت میں ادھر آیا تھا۔رستے میں ساتھی آفیسر نے اسے روکا تھا

۔۔

("سوری سر میں ڈیجیٹل فلو کے سامنے ٹریکینگ کے لیے وہاں جانے ہی والا تھا لیکن مجھے چیف نے کسی کام سے۔۔"

وہ تفتیشی کمرے کی جانب آیا جہاں راخی کو ابھی ابھی بلا کر بیٹھایا گیا تھا۔

تیمور نے فون پر ایک تصویر کھول کر اس کے سامنے کی۔"کیا تم اسی شخص کی بات کر رہے تھے۔"

راخی نے جلدی جلدی اثبات میں سر ہلایا۔۔"جی۔۔جی۔۔۔یہ مہر باجی کی کمپنی میں بھی کام کرتا ہے۔"

"تم یہ بات کیسے جانتے ہو کہ وہ مہر کی کمپنی میں کام کرتا ہے؟"

"میں نے اسکا کارڈ دیکھ رکھا ہے۔۔وہ جی جو وہ لوگ گلے میں ڈالتے ہیں۔۔۔اس پر اسی کمپنی کا نام تھا جو کہ مہر باجی کے کارڈ پر ہوتا ہے۔"

اس رات وہ مہر باجی کے گھر کے سامنے منڈلا رہا تھا جب میں نے پہلی دفعہ اس سے سیدھی بات کرنا چاہی،اور تب ہم دونوں میں جھڑپ ہو گئی۔۔۔تب ہی میرا ایک ناخن اتر گیا تھا ۔۔۔مجھے نہیں پتا وہ مہر باجی کے گھر تک کیسے پہنچا۔۔۔شاید اس کے کپڑوں میں اٹک گیا ہو اور جب وہ مہر باجی کے گھر گھسا ہو تو وہاں گر گیا ہو۔"

راحی کسی ناراض لہجے میں بول رہا تھا۔

تیمور کچھ دیر اس کی شکل دیکھے گیا۔

تب ہی اسکے کان میں لگے ڈیوائس پر آواز ابھری تھی۔۔۔"سر اکبر علی کے نام کوئی قانونی کاروائی یا کسی قسم کی سزا کا کوئی ریکارڈ موجود نہیں ہے۔لیکن وہ اس وقت Grandiose-type Delusional Disorder کے لیے زیرِ علاج ہے۔اس کے علاج کی ریکارڈنگز غائب ہیں،اسکی سائکاٹرسٹ کو کچھ معلوم نہیں۔"

تیمور کے ماتھے پر شکن تھے۔

وہ باقاعدگی سے تھیراپی سیشنز لیتا ہے۔اور کسی قسم کی کنٹرول کے انڈر نہیں ہے۔"

تیمور نے گردن کو ذرا مروڑ دیا تھا۔

"کیا آپ نے اسے پکڑ لیا؟"راخی بدستور ناراضگی لیکن اب کے کچھ فکر مندی سے بولا تھا۔

تب ہی تیمور کے ڈیوائس پر دوسری آواز ابھری۔۔۔"سر مس مہر کا اس وقت کوئی لوکیشن اپڈیٹ نہیں ہے۔۔۔انکی آخری اپڈیٹ آفس سے ہاف ڈے آف لینے کی ہے۔")

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

باب نمبر ۲۴

("سوری سر میں ڈیجیٹل فلو کے سامنے ٹریکینگ کے لیے وہاں جانے ہی والا تھا لیکن مجھے چیف نے کسی کام سے۔۔"

وہ تفتیشی کمرے کی جانب آیا جہاں راخی کو ابھی ابھی بلا کر بیٹھایا گیا تھا۔

تیمور نے فون پر ایک تصویر کھول کر اس کے سامنے کی۔"کیا تم اسی شخص کی بات کر رہے تھے۔"

راخی نے جلدی جلدی اثبات میں سر ہلایا۔۔"جی۔۔جی۔۔۔یہ مہر باجی کی کمپنی میں بھی کام کرتا ہے۔"

"تم یہ بات کیسے جانتے ہو کہ وہ مہر کی کمپنی میں کام کرتا ہے؟"

"میں نے اسکا کارڈ دیکھ رکھا ہے۔۔وہ جی جو وہ لوگ گلے میں ڈالتے ہیں۔۔۔اس پر اسی کمپنی کا نام تھا جو کہ مہر باجی کے کارڈ پر ہوتا ہے۔"

اس رات وہ مہر باجی کے گھر کے سامنے منڈلا رہا تھا جب میں نے پہلی دفعہ اس سے سیدھی بات کرنا چاہی،اور تب ہم دونوں میں جھڑپ ہو گئی۔۔۔تب ہی میرا ایک ناخن اتر گیا تھا ۔۔۔مجھے نہیں پتا وہ مہر باجی کے گھر تک کیسے پہنچا۔۔۔شاید اس کے کپڑوں میں اٹک گیا ہو اور جب وہ مہر باجی کے گھر گھسا ہو تو وہاں گر گیا ہو۔"

راخی کسی ناراض لہجے میں بول رہا تھا۔

تیمور کچھ دیر اس کی شکل دیکھے گیا۔

تب ہی اسکے کان میں لگے ڈیوائس پر آواز ابھری تھی۔۔۔"سر اکبر علی کے نام کوئی قانونی کاروائی یا کسی قسم کی سزا کا کوئی ریکارڈ موجود نہیں ہے۔ لیکن وہ اس وقت Grandiose-type Delusional Disorder کے لیے زیرِ علاج ہے۔اس کے علاج کی ریکارڈنگز غائب ہیں،اسکی سائکاٹرسٹ کو کچھ معلوم نہیں۔"

تیمور کے ماتھے پر شکن تھے۔

وہ باقاعدگی سے تھیرپی سیشنز لیتا ہے۔اور کسی قسم کی کنٹرول کے انڈر نہیں ہے۔"

تیمور نے گردن کو ذرا مروڑ دیا تھا۔

"کیا آپ نے اسے پکڑ لیا؟"راحی بدستور ناراضگی لیکن اب کے کچھ فکرمندی سے بولا تھا۔

تب ہی تیمور کے ڈیوائس پر دوسری آواز ابھری۔۔۔"سر مس مہر کا اس وقت کوئی لوکیشن نہیں معلوم ہو رہا۔۔۔انکی آخری اپڈیٹ آفس سے ہاف ڈے لیف لینے کی ہے۔")

ریکارڈنگ رُک چکی تھی۔

میں نے سامنے ریکارڈنگز کی لسٹ کو نیچے کرنا چاہا،وہاں ابھی مزید کچھ ریکارڈنگز باقی تھیں۔

TA hearing device rec #17

TA hearing device rec #18

TA hearing device rec #19

پر میں انھیں بعد میں سننے کا ارادہ رکھتا ہوں۔

میری گاڑی جو ڈیجیٹل فلو سے چلی تھی اب ایک نمک کی فیکٹری کے پارکنگ لاٹ میں موجود تھی۔

میں کسی کا منتظر تھا، سو تب تک میں نے ساتھ والی سیٹ پر دھرے وہ پلندے اٹھائے اور اپنی گود میں دھرے۔

باب نمبر ۲۳۔۔۔ کہانی بس اپنے اختتام کی جانب ہے۔۔۔۔ وہ ۲۳ باب کا پہلا رف سا ڈرافٹ ہے، وہاں کئی سطریں لکھ کر کاٹ دی گئی ہیں، کچھ عجلت میں لکھے ڈائلاگز اور کچھ سست فلر لائینز۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پتا ہے میں نے بہت کوشش کی، لیکن ناجانے مہر اور تیمور کی ہیپی اینڈ نگ میں کچھ خلل ہے۔۔کچھ ہے جو میں مکمل نہیں کر پایا۔۔۔یا شاید میں غلط اینگل سے سوچ رہا تھا۔۔۔

سچ یہ ہے کہ مجھے یہ کہانی اس طرح بلکل بھی نہیں بھا رہی۔۔۔

مہر کی اینڈ نگ بھی اتنی ہی مکمل تنہا ہونی چاہیئے، جتنی اس کی حقیقت ہے۔ تب ہی وہ ایک ہیپی اینڈ نگ کہلائے گی۔

فیکٹریاں چونکہ شام چھ بجے بند ہو جاتی ہیں سو ابھی وہاں پارکنگ لاٹ میں مکمل تاریکی تھی ۔۔۔بس وہاں لاٹ میں کھلتے بیک ڈور پر جلتا بلب ہلکا سا مدھم تھا۔ دروازہ ذرا سا کھلا۔۔۔وہ اشارہ تھا۔

سو میں گاڑی سے نکل کر اس دروازے کی جانب بڑھ گیا۔

کچھ دیر میں، میں ایک بڑی سی بوری لادے وہاں سے باہر آیا تھا۔۔۔بوری ڈگی میں لوڈ کی اور واپس ڈراؤنگ سیٹ کی جانب بڑھا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

گاڑی اب ایک متوازن رفتار کے ساتھ ہائی وے پر رواں تھی۔ میرے سامنے اسٹینڈ پر ایک عدد موبائل فون سیٹ تھا جس پر اب دوبارہ آڈیو ریکارڈنگ چل رہی تھی۔۔۔ گھر تک کے راستے میں میں مزید کچھ ریکارڈنگ سن سکتا ہوں۔

میری گاڑی ایک گھر کے آگے رُکی۔

میں اتر کر پیچھے ڈگی سے نمک کا تھیلا نکالنے لگا اور اپنی کمر پر لادتا پھر گیراج کی جانب بڑھ گیا۔

پھر گیراج کے وسط میں رُکا اور زمین پر ایک جگہ پاوں سے وہ دھاتی چیز سرکائی، وہ کنڈہ تھا، اور اس کے ہٹتے ہی ایک کھڑکی نما وہ دروازہ کھل کر نیچے کی جانب لٹک گیا۔

یہ تہہ خانے کا منہ ہے۔

تھیلے کو نیچے اتارا اور پھر وہاں سے اندر پھینک دیا، پھر خود نیچے بیٹھتا ان تہہ خانے کی سیڑھیاں اترنے لگا۔ جب مکمل اندر چلا گیا تو وہ کھڑکی نما دروازہ واپس بند کر دیا، اب کے اندر سے کنڈی لگائی۔

سیڑھیاں اتر کر جب زمین کو قدم لگے تو ایک جانب دیوار پر ہاتھ مار کر وہاں کی بتی جلائی، تہہ خانہ مکمل روشن ہو گیا۔

پھر ایک جانب پڑی میز پر سے ایک ریموٹ اٹھایا اور اس پر موجود اکلوتا بٹن دبایا۔

نتیجاً تہہ خانے کی چھت یعنی کہ گیراج کی زمین پر ایک گڑگڑہٹ سی ہوئی تھی۔ اور پھر خاموشی چھا گئی۔ گیراج کی زمین ایک مکمل نئے فرش سے ڈھک چکی ہے، یوں کے اگر کوئی اسے دیکھے تو گمان بھی نا ہو کہ وہاں کسی تہہ خانے کا دروازہ ہے۔۔۔

مجھے ذاتی طور پر اپنی لکھائی کی وقت میں کسی قسم کا عمل دخل پسند نہیں، سو یہ ایک ضروری ایکشن ہے۔

اگر جو گھوم کر ایک مکمل نگاہ پورے کمرے میں دوڑائی جائے تو چاروں اطراف بہت سے اوزار پلندے اور دیگر اشیاء سے بھری ہوئی ہیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

میں ایک میز کی جانب آیا جہاں کافی سارے پلندے اور قلم دوات موجود ہیں اور اس کے ساتھ ایک مسودہ پڑا ہے۔۔۔ وہ مسودہ کوئی دو سو صفحات پر مشتمل ہے جس کے سب سے پہلے صفحے پر ایک نام درج ہے۔

مہر النساء

میں نے کرسی کھینچی اور اس مسودے کے سامنے بیٹھ گیا۔۔۔ مسودے سے ہٹ کر پڑے کچھ پلندوں کو سیدھا کیا جو کہ میں ابھی ابھی اندر لایا ہوں، جس پر باب تئیس درج ہے، مجھے اس پر پھر سے کام کرنا ہے کیونکہ وہ اس مسودے کا آخری باب ہے۔

یہ باب ابھی مکمل نہیں ہو پایا۔ ابھی کچھ ریسرچ ورک باقی ہے۔

ابھی کچھ ریکارڈنگز باقی ہیں۔۔۔ امممم۔۔۔ لیکن مجھے نہیں لگتا کہ ان کا میری کہانی سے کوئی تعلق ہے۔۔۔

Delusional Disorder کچھ خاص بلا نہیں ہے۔ میرا سائکاٹرسٹ بس میرے تخلیقی عمل کو نہیں سمجھ پایا، سو اس نے اپنی سمجھ بوجھ کے مطابق مجھے ایک پاگل قرار

دے دیا۔ ہوتا۔۔۔ایسا بسا اوقات ہوتا ہے۔ ہم تخلیقی لوگوں کی ذہنیت یہ سطحی لوگ نہیں سمجھ پاتے۔

"اکبر کیا تم نمک لے آئے؟"

اوہ یہ میرا دوست ہے ناصر۔۔ میرے علاوہ یہ دوسرا شخص ہے جو کہ مجھے سمجھتا ہے۔

"ناصر تم نے پچھلے باب کا ڈرافٹ پڑھا؟۔۔ تم نے مجھے اپنی رائے نہیں دی؟"

"میں ابھی مصروف ہوں اکبر۔۔۔ مجھے پہلے کا کام نپٹانے دو۔۔۔ تمہیں خود پتا ہے تو ابھی ابھی باڈی لے کر آئے ہو۔۔ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔"

وہ جا ہی چکا ہوتا لیکن میرے کچھ دیر گھورنے پر پھر اسٹول کھینچتا بیٹھ گیا۔

"اچھا تو مجھے تم یہ بتاو کہ تم نے مہر کے جو سارے خیالات لکھے ہیں، وہ کہاں سے جان لیے تم نے؟ وہ تو تمہاری دوست بھی نہیں ہے؟"

"مہر اور میں شادی کے موضوع پر کئی دفعہ بات کر چکے ہیں، مجھے مہر کے دلائل ہمیشہ پسند آتے ہیں۔۔۔ مہر نے جو زندگی اپنے لیے منتخب کی تھی وہ اس میں مکمل ہے۔ مہر عام عورتوں سے مختلف ہے۔"

ناصر کی سر میں آیا خم صاف بتا رہا تھا کہ اسے میری بات پر یقین نہیں ہے۔

"ویل ہمیشہ ڈائریکٹ بات نہیں ہوئی لیکن کبھی کبھی میں اس کی اور اسکی دوست کے ساتھ بیٹھ جاتا تھا تو سنائی دے جاتا تھا۔۔۔ مہر کو میری موجودگی سے کبھی مسئلہ نہیں ہوا۔۔۔"

۔۔۔۔۔۔

"اچھا اچھا بلکل ساتھ بھی نہیں کچھ فاصلے پر بھی بیٹھ جاتا تھا۔۔۔ اچھا بھئی۔۔ ہمیشہ ہی میں اس کی بات دور سے سنتا تھا۔۔۔ جو بات آپ کے آس پاس کہی جا رہی ہوں اور خود بخود آپ کے کانوں میں پڑ جائے وہ سمجھ لو آپ سے ہی کہی جا رہی ہوتی ہے۔"

ناصر کی گردن کا خم جا چکا تھا۔

"مہر نے ایک دفعہ ذکر کیا تھا کہ اسے سخت ناپسند ہے اگر کوئی اس کی پراؤیسی میں عمل دخل کی کوشش کرے۔۔۔اور وہ راخی۔۔۔بہت ہی clingy ہے۔۔۔اوہ ویٹ ۔۔۔میں یہ ریکارڈنگ سننے لگا تھا۔تم سنو تمہیں خود اندازہ ہو جائے گا۔۔۔تم اسکا لہجہ سمجھنا ذرا ۔۔۔سب سمجھ جاو گے۔"

("تم کتنی دفعہ مہر کے گھر کے اندر داخل ہو چکے ہو؟"

"صاحب میں کبھی مہر باجی کے گھر میں داخل نہیں ہوا۔۔پر ہاں میں نے ایک مشکوک انسان کو دیکھا ہے۔اور ایک دفعہ تو میں نے اسے مہر باجی کے گھر کے صحن کے درخت پر سے اترتے بھی دیکھا تھا۔"

"کیسے؟"

"جب مجھے شک ہوا تو میں نے بلا ارادہ ان کے گھر کے دروازے ے peephole سے اندر جھانکا تھا۔۔۔پر مجھے وہاں کوئی نظر نہیں آیا۔۔صرف مہر باجی تھیں۔۔۔مجھے لگا شاید وہ میرا وہم ہے۔۔۔پر قسم اٹھوالیں میں نے اس کے بعد کبھی ان کے دروازے سے نہیں جھانکا۔۔۔میرے لیے یہ ایک غلط عمل ہے۔")

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"نہیں،یہ ریکارڈنگ کسی کام کی نہیں،راحی ایک بیوقوف انسان ہے۔۔۔اسے سوائے مہر کو اسٹاک کرنے کے اور کچھ نہیں آتا۔

خیر مجھے ہماری کمپنی کا ایچ آر سخت زہر لگتا ہے،میری غلطی ہے کہ میں مہر کا دھیان کرتے ہوئے ایک دو دفعہ سی سی ٹی وی میں آ گیا،اُس نے مہر کو بلاوجہ اتنی باتیں سنا دیں۔۔میں نے آفس میں گردش کرتی چہ مگوئیاں سن لی تھیں۔۔۔

میں ہمیشہ کوشش کرتا ہوں کہ بلاناغہ مہر کے گھر کا ایک چکر ضرور لگاؤں۔۔مہر کبھی کبھی تھکاوٹ اور بے دھیانی میں اپنے گھر کا دروازہ کھلا چھوڑ دیتی ہے۔۔۔ایک دفعہ تو مجھے غصہ ہی آ گیا اور میں نے مہر کو میسج کر کے تنبیہہ بھی کیا کہ وہ خیال رکھا کرے۔۔۔"

"تمہیں غصہ کیوں آیا؟"

"کیونکہ اس دن گلی میں موجود کوئی نشئی چوڑا لمبا مرد اس کے گھر کا دروازہ کھلا پا کر اندر داخل ہونے گیا تھا۔۔۔وہ صحن میں سیڑھیوں کے آغاز تک آیا تھا لیکن میری وہاں موجودگی پا کر وہاں سے بھاگ گیا۔

اس کے بعد سے مہر خیال کرنے لگی۔

پہلے پہل تو میں نے مکمل کوشش کی کے مہر کے سامنے نا آوں، بس خاموشی سے سائڈ سائڈ سے مہر کو دیکھتا رہوں، مجھے مہر کی پراؤیسی کا احساس ہے، بر عکس اس خواجہ سرا کے۔

مہر جب پہلی دفعہ تھانے گئی تو مجھے اُس پر قدرے فخر ہوا۔۔۔ کبھی کبھی مہر بہت اچھے کام کر جاتی ہے، مہر ذہین ہے۔ اور پھر اس دن میں نے اس تھانیدار کو دیکھا۔

تیمور عالم۔ دلچسپ یہ تھا کہ تیمور عالم ہم دونوں کے ماضی کا ایک مشترکہ کردار ہے۔

تیمور کو مہر کی زندگی میں بلاوجہ گھسنے کی عادت ہمیشہ سے رہی ہے۔

ماضی میں بھی، اور اب حال میں بھی۔

ایک دن میٹنگ کے اختتام کے بعد ہم ایک چھوٹی بریک پر باہر کافی کے ساتھ موجود تھے جب مہر نے مجھے خود اپنے منہ سے تیمور کے بارے میں بتایا۔۔۔"

"تم اتنے قریب کب ہوئے مہر کے کہ وہ تمہیں خود اپنے منہ سے تیمور کے بارے میں بتائے؟"

امم م م۔۔۔اچھا اچھا۔۔اُس نے خود نہیں بتایا تھا میں نے خود سنا تھا جب وہ اپنی دوست کو بتا رہی تھی۔

میں مہر کو بتانا چاہتا تھا کہ وہ تیمور سے صرف کام کی حد تک ہی تعلق رکھے لیکن۔۔۔امم م م ۔۔۔ اور پھر میں نے تیمور کے کمیونیکیشن ڈیوائس جو وہ ڈیوٹی کے دوران اپنے کان میں لگا کر رکھتا تھا، کو ہیک کیا تا کہ میں اس کی زندگی میں بھی جھانک سکوں۔۔۔۔میں تیمور کی اندرونی زندگی نہیں جانتا۔۔۔سوائے اس کے جو کچھ میں ریکارڈنگز میں سن سکا۔"

"اور تم نے ایسا کیا خاص جانا اس کی زندگی کے اندر؟"

"کچھ بھی نہیں، میں تیمور کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ سوائے اس کے کہ وہ ایس ایچ او ہے۔

مہر النساء کے مسودے وہ صرف ایک تصوراتی کردار تھا۔اور پھر میں نے اسے مہر کی زندگی کے ہر اس خانے میں فٹ کرنے کی کوشش کی جہاں جہاں وہ تنہا تھی۔

مہر نے مجھے ماضی کے کئی قصے سنائے تھے۔۔۔اور تب پہلی دفعہ مجھے احساس ہوا کہ مجھے مہر کی کہانی لکھنی ہے۔۔۔۔۔مہر نے ایک طویل زندگی گزاری ہے۔مہر اس میں ایک انسان کی خواہش کرتی تھی

ایک تیمور عالم جو کہ مہر النساء سے بہت بہت محبت کرتا ہے۔

پر کچھ عرصے میں مجھے اندازہ ہو گیا کہ میں چاہ کر بھی مہر کی مکمل توجہ تیمور کی ہوتی نہیں لکھ پارہا۔۔۔عجیب بات تھی۔

مہر کا بہنوئی زبردستی اس پر اپنے دوست کا رشتہ تھوپنا چاہ رہا تھا۔

اوہاں،میں نے مہر کو وہ تحفہ بھی بھجوایا تھا۔۔۔وہ عروسی جوڑا۔۔-وہ مہر کو میرا پہلا تحفہ تھا۔

Clubb of Quality Content

وہ ایک نفیس اظہار تھا۔۔۔پر خیر۔۔مہر کو وہ پسند نہیں آیا تھا۔وہ اسے تھانے لے گئی۔مہر ذوق نہیں سمجھتی۔

ایک مرتبہ میری اس خواجہ سرا سے جھڑپ ہو گئی تھی۔

وہ مجھے بتا رہا تھا کہ شاید مہر اب کسی کے ساتھ رہنے لگی ہے،اب وہ مجھ سے محفوظ رہے گی ۔۔۔۔پہلی بات تو اس خواجہ سرا کو کوئی بہت ہی غیر ضروری خوش فہمی ہے کہ مہر کو مجھ سے خطرہ ہے۔

مجھے تیمور کی ساری پلیننگ معلوم تھی،میں مہر کو پہلے سے انفارم کرنے گیا تھا کہ وہ خیال رکھے،اسکا اسٹا کر اس کے گھر ضرور گھسے گا۔۔۔ہو سکتا ہے پولیس کو پہنچنے میں دیر ہو جائے دوسرا مجھے کچھ اچنبھا ہوا تھا کہ مہر آخر کس کے ساتھ رہ رہی ہے،لیکن جب میں اس کے گھر دیکھنے گیا تو وہاں تنہا ہی تھی۔۔۔

اس کے بعد وہ دو دن تک آفس نہیں آئی۔۔۔۔

مجھے حیرت ہوئی تھی۔۔۔لیکن پھر اس سالانہ ملاقاتی سیشن میں جس میں ہم سارے یونیورسٹی کے لوگ اکٹھے ہوتے ہیں۔۔۔ویسے میں بتادوں مجھے وہ سیشن کچھ خاص پسند نہیں پر خیر۔۔۔کرنا پڑتا ہے۔۔۔میں نے وہاں مہر کو دیکھا تھا۔۔وہ ثمن کے ساتھ تھی۔۔مجھے نہیں پتا وہ ثمن کے ساتھ کیوں تھی۔۔۔

ویل اگر میں مکمل سچ بتاوں تو۔۔۔۔اور یہ واقعتاً سچ ہے۔۔۔مکمل سچ

کہ میری پہلی دفعہ مہر سے face to face بات اس آرٹ پیس کے سامنے کھڑے ہو کر ہوئی تھی، مہر میری باتوں سے متاثر تھی۔۔۔اور تب مجھے پہلی دفعہ احساس ہوا کہ۔۔۔کہ شاید مہر کو جس کی تلاش ہے وہ۔۔۔وہ میں ہوں۔۔۔

اوہ ویٹ میں نے مچھلی کو کھانا نہیں ڈالا، شٹ وہ بھی مجھے بد دعائیں دے رہی ہو گی۔

میں ذرا اسے لو دیکھ لوں۔

اوہ مجھے یاد آیا، میرا فون۔۔۔اسکی بیٹری ختم ہو گئی تھی، ابھی ذرا چارج ہو گیا ہو گا میں کچھ ضروری ایمیلز دیکھ لوں۔۔۔اوہ وہ مہر کا ہی میسج ہے۔ آج صبح ہی اس نے کیا تھا۔

"اکبر تم نے وہ ایمیلز بھیج دیں؟" اسکرین پر مہر کا میسج تھا۔

مہر مجھے ہر شکل میں اچھی لگتی ہے۔۔۔بس صرف ایک مینیجر کی شکل میں نہیں۔۔۔کاش وہ حقیقت میں بھی میری مینیجر نہیں بلکہ کولیگ ہوتی۔۔۔

خیر۔۔۔۔

میں پہلے اپنا ضروری کام نپٹا لوں پھر میں یہ آخری باب مکمل کروں گا۔

اور آج میں ہی کروں گا۔۔۔زیادہ کام نہیں ہے پھر میں ایمیلز بھی بھیج دوں گا۔ پر وہ اتنی ضروری نہیں، مہر کل وہ ایمیلز کہاں ہی دیکھے گی۔"

"یار اب کہانی مکمل ہو گئی ہو تو نمک اٹھا کر اندر لے کر آو۔۔۔باڈی تیار ہے میں نے تمام اندرونی اعضاء نکال دیئے ہیں۔"

ناصر کی یہی عادت مجھے اچھی نہیں لگتی، اسے مجھے ہر ذاتی لمحے میں ٹوکنا ہوتا ہے۔۔ابھی ابھی میرے دماغ میں کچھ بہت زبردست جھلکیاں آئی تھیں جو کہ میں آخری باب میں لکھ سکتا تھا اور اب ناصر کی ٹوک سے وہ نکل گئیں۔

"آں ہاں روکو... میں لے کر آتا ہوں۔"

نمک اندر پہنچا کر اب میں ناصر کی باقی کی کاروائی دیکھ رہا ہوں۔ناصر قد میں مجھ سے قدرے چھوٹا ہے۔

ناصر ایک صاف ہاتھ کا آدمی ہے۔ جتنی صفائی سے وہ جسم سے اعضاء الگ کرتا ہے،اس سے بھی زیادہ صفائی سے وہ انھیں بیچ بھی کھاتا ہے۔

"یہ باہر مجھے پولیس کا سائرن کیوں سنائی دیا تھا ابھی کچھ دیر قبل۔"کام مکمل کر کے وہ دستانے اُتارتا بولا۔

"obviously وہی پولیس والا ہو گا،بہت غرور تھا اسے کے وہ تیسرے وکٹم کو ایک مہرے کے طور پر استعمال کر کے مجھ تک پہنچ جائے گا،پر خیر۔۔۔میرا مقصد مہر کو اس کی obsession سے بچانا تھا،وہ مہر کا پیچھا نہیں چھوڑنے والا تھا۔۔۔اور پھر وہ راخی الگ۔۔۔اسٹا کر کہیں کا۔ناجانے اس آفیسر کو سمجھ کیوں نہیں آ رہی کہ راخی ہی اسٹا کر ہے"۔

"کیا تم نے پچھلی دونوں باڈیز کو چیک کیا؟ میں نے کہا بھی تھا کہ ہر چھ ماہ بعد انھیں ایک دفعہ دیکھ لیا کرو۔ "

ایک تو ناصر کو میری ہر بات بیچ میں کاٹنے کی عادت ہے،،بہت زہر لگتی ہے مجھے اس کی یہ عادت۔

"میں دیکھ چکا ہوں،وہ دونوں اپنے اپنے ممی تابوت میں سیٹ ہیں اور کسی قسم کی کوئی برائی نہیں آئی ان میں۔" میں تابوت کی صفائی خود اپنے ہاتھوں سے کرتا ہوں۔ناصر کو بلا وجہ کی فکر ہے۔

"پرفیکٹ۔۔۔اب میں چلتا ہوں۔"ناصر جانے کی تیاری کرنے لگا۔

"باہر کا دروازہ میں نے لاک کر دیا تھا۔۔۔تم کچن کے بیک ڈور سے چلے جاو۔"

"اوکے بیسٹ۔"ناصر اپنے بیگ اور باکسسز اٹھا کر جا چکا۔ اسے صبح وقت پر تھانے بھی پہنچنا ہوتا ہے۔جہاں وہ کام کرتا ہے۔آں ہاں ناصر نے ہی میری مدد کی تھی تیمور کی ڈیوائس کو بگ کرنے میں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

خیر، میں آپکو کیا بتا رہا تھا۔۔ہاں۔۔۔وہ اگلے دن بھی آفس نہیں آئی تھی۔ جب رات میں نے دن بھر کی مہر کے گھر کی فوٹیجز چیک کیں تو وہاں کچھ نیا تھا۔

میں نے ایک طویل عرصے میں پہلی دفعہ مہر کے گھر کسی دوسرے باہر کے انسان کو آتے دیکھا تھا۔۔وہ ایک عورت تھی۔۔۔ناجانے مہرا تنی رات گئے ایک عورت کو اپنے گھر کیوں لائی تھی۔۔۔پر وہ ایک خوبصورت عورت تھی۔۔۔خیر ہم اس جانب فلحال نہیں جاتے ۔۔۔میں نے اس رات مہر کو کسی کے سامنے روتا دیکھا تھا۔۔۔

اور تب مجھے احساس ہوا۔۔۔۔وہ کوئی میں کیوں نہیں ہو سکتا ؟

پھر ریکارڈنگز کی وجہ سے مجھے معلوم ہوا کہ راخی پکڑا جا چکا ہے۔۔۔آہ فائنلی۔۔۔وہ اسٹاکر پولیس کے ہاتھ لگا۔۔۔اب مہر کی زندگی میں کچھ سکون آئے گا۔

آج مہر نے پہلی دفعہ مجھ سے خود بات کی تھی۔۔وہ مجھ سے اس قدر متاثر تھی کہ اس نے آج خود ہی مجھے مخاطب کر لیا۔

آج آفس سے اختتام پر مہر کی بس مس ہو گئی تھی اس آفیسر کی وجہ سے، سو مہر نے مجھ سے لفٹ مانگی تھی. میں نمک کی فیکٹری جب کام سے رُکا اپنا کام نپٹا کر باہر آیا تو مہر سو چکی تھی... حقیقت میں مہر ایک نہایت ہی لاپرواہ انسان ثابت ہوئی تھی۔

اور تب مجھے یقین آ گیا کہ مہر کا خیال صرف میں ہی رکھ سکتا ہوں۔

ہاں ٹھیک ہے میں نے اس کہانی کے بہت سارے حصے خود سے اخذ کر کے لکھیں ہیں، پر کوئی بات نہیں، آپ نہیں جانتے کہ ایک کہانی کی بُنائی میں کس قدر حقیقیت اور کس قدر افسانہ ڈالنا ہوتا ہے۔

آپ نہیں سمجھیں گے۔ آپ صرف اس کہانی کی میٹھی میٹھی کیمسٹری کو انجوئے کریں۔

مزے کی بات ہے کہ مہر کو میرا نام یاد ہے۔

میں ہمیشہ سے جانتا تھا کہ مہر میرے لیے فیلنگز رکھتی ہے۔

مہر کو صرف میں سمجھ سکتا ہوں اور صرف میں ہی اس کی کہانی لکھ سکتا ہوں۔

میں مہر کے پاس واپس آیا۔

مہر النساء کا نمک میں مکمل ڈھکا وجود نہایت خوبصورت ہے۔ اور خوش ہے اور مطمئن ہے۔ آپکا ماننا بلکل درست ہے۔ ہر ذی روح جوڑے میں نہیں اتاری گئی۔ کچھ لوگ بس اپنے ہوتے ہیں، اپنے خود کے۔ لوگ ان کی زندگی میں زبردستی گھسنے کی کوشش کرتے ہیں ۔۔۔ کیونکہ لوگ نہیں سمجھتے کہ تنہائی کے عادی لوگ اپنی تنہائی کے علاوہ اور کہیں سکون نہیں پاتے۔

اسے کہتے ہیں پیپی اینڈ نگ.

اور یہ بات صرف میں سمجھ سکتا ہوں۔ اور کوئی نہیں۔

ختم شدہ

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اختتامیہ

"آپ کا مکمل نام کیا ہے ؟"وہ لڑکی تجسس سے بولی تھی۔اس کے بال سیاہ گھنگریالے تھے، نقش معمولی تھے مگر جاذبِ نظر۔

ہم دونوں اس وقت ایک عمارت کی چھت پر موجود تھے، معلوم ہوتا تھا کہ وہ کسی کمپنی کی چھت ہے،

کچھ کچھ فاصلے پر اور بھی کئی کولیگز وہاں بریک ٹائم کی وجہ سے ہوا کھانے کو موجود تھے۔

"میرا نام اکبر ہے۔"

"آپ ایک دلچسپ شخصیت کے مالک ہیں،ویسے تو میں یہاں نئی ہوں۔۔۔پر میں نے کبھی آپ کو یہاں کسی سے بات کرتے نہیں دیکھا۔نا ہی آپ لنچ میں کسی گروپ کے ساتھ دیکھائی دیتے ہیں۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

میں جواباً مسکرایا تھا۔"مجھے تنہا رہنا زیادہ پسند ہے۔ آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے اپروچ کیا ۔"

"تنہائی میں ایسا کیا رکھا ہے بھلا؟"وہ بولی۔

"جب لوگ آپکو دوست مان لیتے ہیں نا تو پھر وہ آپکو ایک convenience سمجھ لیتے ہیں ۔ مجھے ایسی convenience نہیں چاہئے، اور نا ہی مجھے کسی کے لیے ایسی convenience بننا ہے۔وہ آپ سے توقعات رکھتے ہیں،ڈیمانڈز رکھتے ہیں،وہ آپکو اپنے جذبات کے لیے ذمہ دار ٹھہراتے ہیں۔"

"ویل آپ کو تھوڑی بہت ذمہ داری تو لینی پڑتی،رشتے ایسے ہی پلتے ہیں اور قائم رہتے ہیں ۔۔۔مجھے لگتا ہے آپ میں رحم کی کمی ہے۔"

میں نے ذرا کو چہرہ موڑ کر اچنبھے سے اسے دیکھا تھا۔۔۔"مطلب۔"

"پہلی بات آپ کی مسکراہٹ دلکش ہے۔۔۔کیا کبھی کسی نے آپ کو بتایا؟؟؟"

میں نے جواباً کندھے اچکا دیئے۔مجھے واقعی کسی نے نہیں بتایا تھا۔

"خیر،اور دوسری بات یہ کہ محبت میں رحم ہے۔۔۔

میں اس سے زیادہ نہیں جانتی۔اگر رحم نہیں ہے،تو محبت کچی ہو جاتی ہے۔کچی محبت پائدار نہیں ہوتی۔۔۔اسکا رنگ جلد چھٹ جاتا ہے۔۔۔۔اور اگر رحم ہو تو دل بہت بہت بڑا ہو جاتا ہے۔۔۔یہ چھوٹی چھوٹی چیزیں معنی نہیں رکھتیں۔پھر سامنے والے کی جانب سے دی گئی بڑی بڑی تکلیفیں بھی کچھ خاص معنی نہیں رکھتیں۔"

"کیا میں جان سکتا ہوں آپ کا نام کیا ہے؟"

میں اس کی بات سن رہا تھا لیکن اچانک مجھے اس کا نام جاننے میں دلچسپی ہوئی۔

"آہ۔۔میرا نام۔۔میرا نام ماریہ ہے عینہ ماریہ۔"

وہ ایک خوبصورت نام تھا۔۔۔ایسے نام کہانی کے کرداروں کے ہوا کرتے ہیں۔

"کیا آپ ایسی محبت کرنا جانتی ہیں؟"

عینہ ماریہ کا چہرہ ایک دم بلش کر گیا تھا۔

"آں،،ہاں،،آئی مین۔۔۔کون نہیں جانتا ہو گا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تو آپ کس سے ایسی محبت کریں گی؟"

"یہ میرے ہاتھ میں نہیں۔۔۔جس سے بھی ہو جائے۔۔۔آپ بتائیں۔۔۔آپ کیسی محبت کریں گے؟"

میں نے سوچنے کو کچھ وقت لیا تھا۔۔۔مجھے جواب نہایت ترتیب سے سُننے کی عادت ہے۔"جب میں کسی سے محبت کروں گا تو میں تا عمر اسے اپنا بنا کر رکھوں گا۔ میرے نزدیک یہی بہترین محبت ہے۔بلکل سجا کر،اپنی آنکھوں کے سامنے۔"

لڑکی کی مسکراہٹ ذرا مدھم پڑی تھی۔

"آپ کی محبت کی تعریف ذرا غیر حقیقی ہے۔۔۔آپ ایک دفعہ محبت کر کے دیکھیں پھر آپ کو سمجھ آئے گی کہ یہ کیا ہوتا ہے،اسے کیسے ڈیل کیا جاتا ہے۔"

"کیا آپ دیکھنا چاہیں گی کہ میں اپنی محبت میں کتنا سچا ہوں؟"

میری اس بات پر لڑکی دوہرا بلش کر گئی تھی۔۔اپنے ہونٹ کاٹتی وہ چہرہ پھیر کر سامنے دیکھنے لگی۔کوئی بھی اسے دیکھتا تو بتا سکتا تھا کہ اس اس کے معدے میں کس قدر تتلیاں بھر گئی ہوں گی۔

عینہ ماریہ ایک خوبصورت عنوان ہے۔۔۔

آخری خیال جو میرے دماغ میں گزرا تھا۔۔۔ حتی کے بریک کے پندرہ منٹ ختم ہو گئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آخری بات، صوفیہ ایمان کی جانب سے (اکبر نہیں!)

ضروری نہیں ہوتا کہ ہر کہانی آپکو مکمل ہوتے ہی فوراً سمجھ آجائے۔اگر مہر النساء کو لے کر آپ کو کسی قسم کے سوالات ہیں، تو کچھ دیر کہانی کو اپنے دماغ میں سوچیں۔۔۔چاہیں تو ایک سے زیادہ بار پڑھ کر دیکھیں، آپ کو کہیں نا کہیں جواب مل جائے گا۔

مہر النساء ایک سائکلوجیکل تھرلر اور سوشل تھرلر ناول ہے۔اگر آپ اس یونر اسے ریلیٹ نہیں کرتے تو شاید یہ ناول آپ کو کچھ زیادہ نہ دے سکے۔۔۔

لکھاری ہونے کے ناطے میری سب سے پہلی کوشش آپ کو کچھ ایسا دینا ہے جسے پڑھ کر آپ اپنے وقت کا ضیاع ہوتا محسوس نا کریں باقی چیزیں آہستہ آہستہ بعد میں آتی ہیں۔۔

۔اور میں نے اپنی مکمل کوشش کی کہ جب آپ اس ناول کو مکمل کر کے بند کریں تو آپ کے پاس سوچنے کو کئی پہلو اور غور کرنے کو کئی سوالات ہوں۔

کہانی سے متعلق اپنی آراء آپ میرے انسٹاگرام اکاونٹ پر dm کر سکتے ہیں، جسے میں سہولت دیکھتے ہوئے ضرور دیکھوں گی۔

Instagram : @writer_sofiaeman

Email : emansofia8@gmail.com

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

Clubb of Quality Content

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842